Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For All

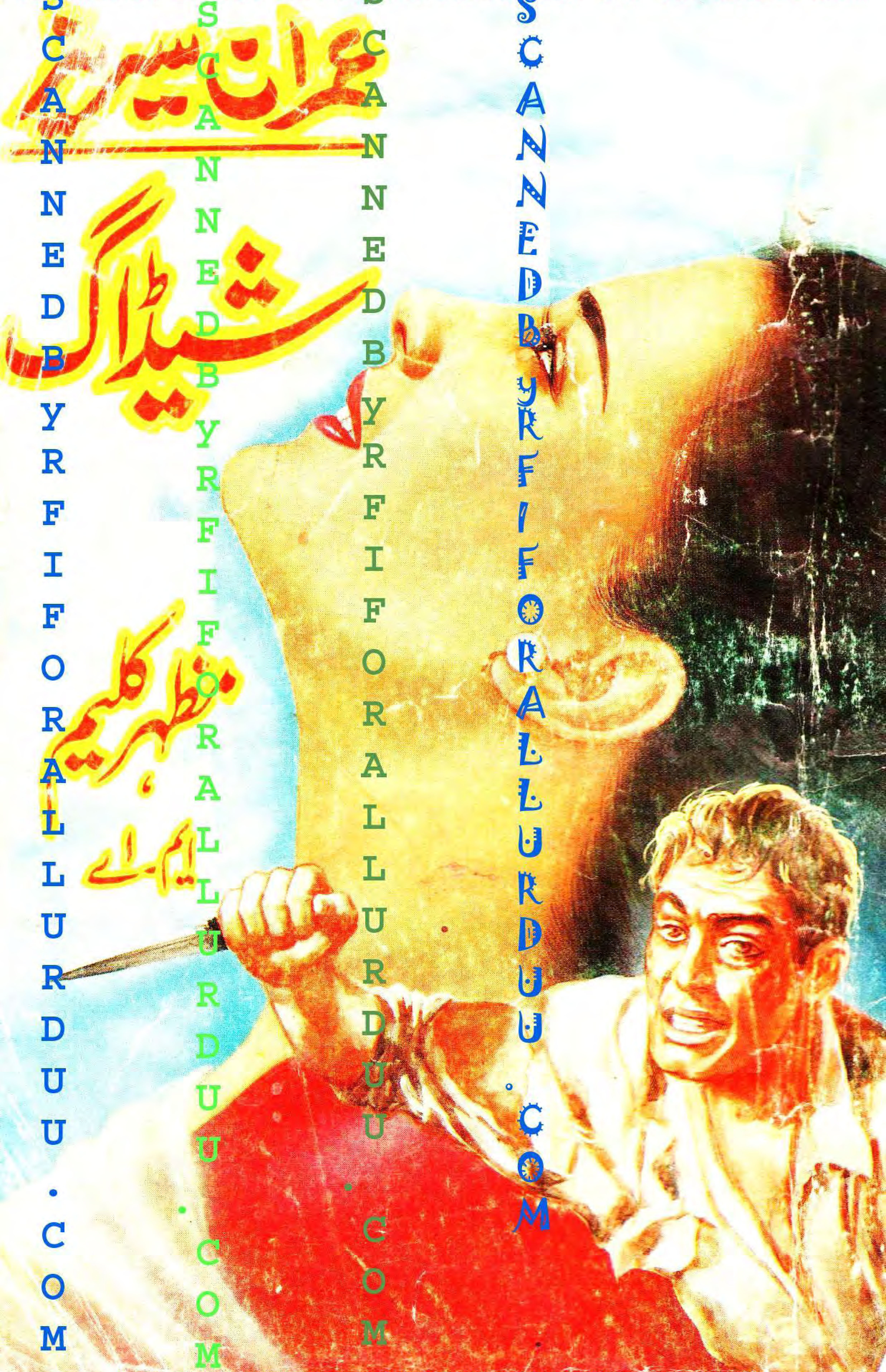

SCANNEDBYRFIFORALLURDUU.COM

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY

اسکی صلاحیتیں عام طور پر کھل کر سامنے نہیں آتیں۔ اسکی کارکردگی میں تسلسل اور اعتماد نہیں ہوتا حالانکہ وہ سیکرٹ سروس کی سیکنڈ چیف ہے لیکن عمران کے ساتھ کام کرتے ہوئے وہ انتہائی جذباتی نظر آتی ہے کہ جیسے اس میں سوائے جذباتی پن کے اور کوئی صلاحیت ہی نہ ہو اسلئے آپ میری شکایت جولیا تک پہنچا دیں"۔

محترمہ شیریں رزاق صاحبہ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ [illegible] جولیا کے [illegible] درست ہے اور اس کا احساس نہ صرف عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس [illegible] عمران کو بھی ہے بلکہ خود جولیا کو بھی ہے اور [illegible] لیکن اس کے باوجود اگر جولیا اپنے آپ کو تبدیل نہیں کر سکی تو پھر یقیناً یہی کہا جا سکتا ہے کہ یہ جذباتی پن اس کی کمزوری بن چکا ہے۔ بہرحال آپ کی شکایت جولیا تک پہنچا دی جائے گی تاکہ اسے مزید احساس ہو سکے کہ اسے پسند کرنے والے بھی اس کے شدید جذباتی پن سے اب پریشان ہونے لگ گئے ہیں۔ شاید اس طرح آپ کی شکایت دور ہونے کا کوئی سکوپ پیدا ہو سکے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتی رہیں گی۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

Scanned & PDF Copy by RFI

عمران اپنی کار میں بیٹھا ایک پہاڑی علاقے کی پرپیچ اور تنگ سی سڑک پر آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ سائیڈ سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی جبکہ عقبی سیٹ پر صالحہ اور صفدر موجود تھے۔ یہ علاقہ دارالحکومت سے تقریباً پانچ چھ سو کلو میٹر کے فاصلے پر تھا۔ اس علاقے کا نام لسباکی تھا۔ یہ انتہائی سرسبز اور شاداب علاقہ تھا لیکن تھا انتہائی دشوار گزار۔ اب بھی ایک تنگ اور پرپیچ سی سڑک تھی جو اس پورے پہاڑی علاقے میں چکر کاٹتی ہوئی اوپر کو چلی جا رہی تھی۔ اس علاقے کو ابھی حال ہی میں سیاحوں کے لئے سپاٹ بنانے کے لئے منتخب کیا گیا تھا اور اس کے لئے کوششیں شروع کر دی گئی تھیں۔ اس علاقے کی سب سے اونچی چوٹی پر لسباکی نام کا قدیم گاؤں تھا۔ اس گاؤں کے قریب سیاحوں کے لئے ہوٹل اور ریسٹوران وغیرہ بنانے جا رہے تھے اور ابھی سڑک کے کام کا آغاز نہ کیا گیا تھا لیکن اس کے باوجود اس

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

علاقے کی خوبصورتی اور اس کے قدرتی حسن کی دھوم پوری دنیا میں پھیل گئی تھی اس لئے دنیا بھر کے سیاح باوجود انتہائی دشواریوں کے یہاں آنا شروع ہو گئے تھے۔ اس علاقے کی شہرت اس انداز میں پھیل جانے کی ایک خاص وجہ تھی اور وہ وجہ اس لسباکی گاؤں کے رہنے والے تھے۔ یہ لوگ قدیم دور کے ایک انتہائی خوبصورت اور دلکش رقص کے ماہر تھے اور یہ ایک اتفاق تھا کہ قدیم دور کے رقصوں پر تحقیقاتی ٹیم کے کانوں میں اس رقص کی بھنک پڑ گئی۔ یہ ٹیم اقوام متحدہ کے تحت کام کرتی تھی اور اس پراجیکٹ کے تحت دنیا بھر میں کام ہو رہا تھا تاکہ قدیم دور کے ایسے رقصوں کی فلمیں بنا کر انہیں محفوظ کر لیا جائے اور پھر اس ٹیم نے یہاں پہنچ کر نہ صرف اس رقص کی فلم بندی کی بلکہ انہیں یہ علاقہ اس قدر پسند آیا کہ انہوں نے اس سارے علاقے کی بھی علیندہ فلم بنا ڈالی اور جب یہ دونوں فلمیں دنیا کے ٹیلی ویژن چینلز پر دکھائی گئیں تو اس علاقے کی شہرت دور دور تک پھیل گئی اور بے شمار سیاح اس علاقے کی خوبصورتی سے متاثر ہو کر یہاں پہنچنے لگے اس لئے حکومت کو بھی خیال آگیا کہ اس قدر خوبصورت علاقے میں سیاحوں کے لئے کام کیا جائے تو اس علاقے سے بھی اتنا زرمبادلہ کمایا جا سکتا ہے کہ جتنا شاید پورے ملک کی برآمدات سے بھی نہ کمایا جا سکتا ہو۔ یہی وجہ تھی کہ یہاں کام شروع کر دیا گیا تھا لیکن جیسا کہ ایشیائی ملکوں کا مزاج تھا کہ یہاں کام کچھوے سے بھی زیادہ سست رفتار ہوتا تھا ویسے ہی یہاں بھی کام ہو رہا تھا۔ یہاں آنے کا پروگرام جولیا اور صالحہ نے بنایا تھا اور جولیا نے عمران کو بھی ساتھ چلنے کے لئے رضامند کیا تھا لیکن عمران نے شرط لگا دی تھی کہ پوری ٹیم وہاں جائے گی لیکن مسئلہ چیف سے اجازت لینے کا تھا۔ چنانچہ یہ ذمہ داری عمران نے اپنے سر لے لی لیکن پھر عمران نے انہیں بتایا کہ چونکہ ایک متوقع کیس کے سلسلے میں ٹیم کی دارالحکومت میں موجودگی ضروری ہے اس لئے چیف نے صاف انکار کر دیا ہے البتہ چیف نے عمران سے کہہ دیا کہ وہ چاہے تو اکیلا جا سکتا ہے۔ پھر جولیا نے چیف سے بات کی اور چیف نے انتہائی منت سماجت پر اس کے ساتھ صالحہ اور صفدر کے جانے کی اجازت اس شرط پر دی کہ وہ دو روز کے لئے وہاں جا سکتے ہیں جبکہ باقی ٹیم کے سلسلے میں چیف نے صاف انکار کر دیا تھا اس لئے اس وقت یہ چاروں ہی لسباکی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"جولیا۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ جب چیف نے باقی ٹیم کو لسباکی جانے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے تو پھر مجھے اس نے کیسے اجازت دے دی ہے"...... صالحہ نے اچانک کہا۔

"اس لئے کہ چیف کی نظروں میں تم تینوں بے کار لوگ ہو۔ تمہاری دارالحکومت میں موجودگی یا عدم موجودگی سے کوئی فرق نہ پڑتا ہو گا"...... جولیا کے بولنے سے پہلے عمران بول پڑا۔

"تم خاموش رہو۔ تم ہو گے بے کار۔ میں نے چیف کی منت کی اور تمہارا اور صفدر کا نام لیا تو اس نے بڑی مشکل سے اجازت دی

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

ہے"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ یہ سارا ڈرامہ عمران کا ہی تھا۔ اس نے جان بوجھ کر باقی ٹیم کو روک لیا تھا۔

"تم نے نام ہی ایسے لئے کہ جن کی اس نے پرواہ نہ کی"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ویسے مس جولیا۔ اگر پوری ٹیم ساتھ آجاتی تو بے حد لطف رہتا"۔ صفدر نے کہا۔

"صالحہ اس قدر خونخوار تو نہیں ہے کہ تمہیں محافظوں کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے"...... عمران نے فوراً جواب دیا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم باز نہیں آؤ گے بکواس کرنے سے"...... جولیا نے بھناتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مم۔ میں نے کیا کیا ہے۔ تم بے شک صفدر سے پوچھ لو"۔ عمران نے بڑے مسکین سے لہجے میں کہا۔

"صفدر ٹھیک کہہ رہا ہے جولیا۔ واقعی پوری ٹیم ساتھ ہوتی تو واقعی بے حد لطف آتا"...... صالحہ نے صفدر کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے تم سے ہمدردی ہے صفدر۔ لیکن مجبوری ہے اب بھلا میں کیا کر سکتا ہوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں نے ایسی کون سی بات کر دی ہے"...... صالحہ

RFI@URDUFANS..COM

RFI@URDUFANS..COM

نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وضاحت کیا کروں۔ ایسے معاملات میں وضاحت نہیں کی جاتی۔ تم دیکھو جولیا کس طرح میرے ساتھ بیٹھ کر خوش ہو رہی ہے اس نے تو باقی ٹیم کا نام نہیں لیا"...... عمران نے جواب دیا۔

"میرا یہ مطلب نہیں تھا"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بکواس کرنے سے باز نہیں آئے گا۔ میرا بھی یہی خیال ہے کہ باقی ٹیم ساتھ ہوتی تو بے حد لطف آتا"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اگر تم کہو تو سوائے تنویر کے باقی سب کو اجازت دلوا دوں"۔ عمران نے چیلنج بھرے لہجے میں کہا تو صفدر اور صالحہ دونوں ہی اس کی بات پر بے اختیار ہنس پڑے جبکہ جولیا بھی عمران کا مطلب سمجھ کر بے اختیار مسکرا دی۔

"اگر یہ بات ہے تو پھر تنویر کو بھی اجازت دلوا دو"...... جولیا نے لطف لیتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ مجھے کسی پاگل کتے نے کاٹا ہے کہ میں اپنے رقیب روسیاہ۔ مم۔ میرا مطلب ہے کہ روسفید اور روسرخ کو بلا کر رنگ میں بھنگ ڈالوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر چیلنج قبول کرنے کا حوصلہ نہیں ہے تم میں تو پھر ڈینگیں تو نہ مارا کرو"...... جولیا نے اسے اور چڑانے کے لئے کہا۔

"یہ بات ہے تو ٹھیک۔ ابھی میں تمہارے چیف سے بات کرتا

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

ہوں"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار ایک سائیڈ پر روک دی۔

"سوچ لو۔ اگر اجازت نہ ملی تو تمہیں سزا ملے گی"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سزا۔ کیسی سزا"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"ایک گھنٹہ پہاڑی پر مرغا بننا پڑے گا"...... جولیا سے پہلے صالحہ نے کہا تو کار قہقہوں سے گونج اٹھی۔

"اور اگر اجازت مل گئی تو پھر"...... عمران نے دیدے گھماتے ہوئے کہا۔

"تو پھر انعام ملے گا"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ پھر تم دونوں کو مرغیاں بننا پڑے گا۔ کیوں صفدر۔ حساب درست ہونا چاہئے ناں"...... عمران نے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مرغا بننے کی بات تو معلوم ہے یہ مرغی بننے کا کیا مطلب ہوا"۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مرغا بانگ دیتا ہے جبکہ مرغی انڈا دیتی ہے۔ یہ تو سب کو معلوم ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے سر جھکا لیا ورنہ جولیا کا ہاتھ اس کے سر پر پڑتا۔

"نانسنس۔ اب تم نے اس قدر گھٹیا باتیں شروع کر دی ہیں۔ چلو واپس"...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چلو چلو ٹھیک ہے۔ کڑک مرغیاں بھی تو ہوتی ہیں۔ صرف کڑ کڑ کرنے پر ہی اکتفا کر لینا"...... عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔

"عمران صاحب۔ کیا واقعی آپ ٹیم کو اجازت دلوا سکتے ہیں"۔ صفدر نے شاید موضوع بدلنے کے لئے کہا کیونکہ اسے یہ معلوم تھا کہ عمران نے باز نہیں آنا اور جولیا کا غصہ بڑھتا چلا جانا ہے اس طرح ساری تفریح ہی ختم ہو جاتی۔

"ہاں۔ لیکن"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ویکن کچھ نہیں۔ تم واپس چلو بلکہ تم نیچے اترو اس قدر گھٹیا باتیں کرنے والے کی یہی سزا ہے۔ کار ہم تینوں لے جائیں گے"۔ جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔ مذاق کا برا نہیں مانا کرتے۔ عمران صاحب پلیز۔ اگر آپ اجازت دلوا سکتے ہیں تو پھر دلوا دیں۔ آپ کو آپ کا منہ مانگا انعام دوں گا"...... صفدر نے بیچ بچاؤ کرتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے خطبہ نکاح یاد کر لیا ہے"...... عمران نے چونک کر مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ آپ بے فکر رہیں"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ واقعی پھر تو اجازت ملے ہی ملے۔ میں دیکھتا ہوں چیف کیسے اجازت نہیں دیتا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈیش بورڈ کھول کر اندر موجود ایک چھوٹا لیکن وسیع رینج کا ٹرانسمیٹر نکال لیا اور اس پر تیزی سے فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر

RFI@URDUFANS.COM

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

دی۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"ایکسٹو فرام دس اینڈ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایکسٹو کی پروقار اور مخصوص آواز سنائی دی۔

"چیف۔ پلیز جلدی سے سیکرٹ سروس کی ٹیم کو لسباکی بھجوا دیں۔ میری ویران اور بنجر زندگی میں بہار آنے والی ہے۔ حسرت دیرینہ پوری ہونے کا وقت آگیا ہے چیف۔ جلدی کریں۔ میرے رنگین اور پربہار مستقبل کا سوال ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ صفدر خطبہ نکاح بھول جائے پلیز جلدی کریں۔ اوور"...... عمران نے بڑے بے چین سے لہجے میں کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے جبکہ صفدر اور صالحہ دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ رینگنے لگی تھی۔

"شٹ اپ۔ کیا تم نے ان فضول باتوں کے لئے کال کی ہے۔ اوور"...... چیف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ یہ فضول بات نہیں ہے۔ صفدر نے بڑی طویل مدت لگا کر بڑی مشکل سے خطبہ نکاح یاد کیا ہے۔ ایک تو آپ نے چن چن کر سارے کند ذہن لوگ سیکرٹ سروس میں شامل کر رکھے ہیں۔ کئی سالوں کے بعد آج وہ وقت آیا ہے اور مسئلہ یہ ہے کہ گواہ بھی موجود نہیں ہیں اور پھر ابھی لسباکی گاؤں بہت دور ہے اور مجھے خدشہ ہے کہ وہاں تک جاتے جاتے صفدر کہیں خطبہ نکاح نہ بھول جائے

RFI@URDUFANS..COM

اس لئے پلیز جلدی سے گواہ بھجوا دیں۔ چلو ایک ہی گواہ بھجوا دیں تنویر کو۔ یہ اس کے لئے واقعی اعزاز ہو گا کہ وہ گواہ بن جائے۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"ہونہہ۔ حاسد۔ جل گیا ہے"...... عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ تم نے بکواس کیوں کی ہے پھر۔ کیوں بکواس کی ہے"۔ جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم اسے بکواس کہتی ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یقیناً تمہارے دل میں لڈو پھوٹ رہے ہوں گے۔ پھوٹ رہے ہیں ناں"...... عمران نے کہا۔

"میں تمہارا سر پھوڑ دوں گی اب اگر بکواس کی۔ ٹھیک ہے چلو واپس۔ ہم نہیں جا رہے لسباکی"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یعنی واقعی۔ اوہ ویری سیڈ۔ یعنی اب ہجر و فراق کا کیسٹ لینا پڑے گا۔ اوہ۔ اوہ صفدر۔ یہ کیا ہو گیا۔ دنیا کیوں بے رنگ ہو گئی ہے۔ یہ گل و بلبل کہاں چلے گئے ہیں۔ یہ کیا ہو گیا ہے"...... عمران نے انتہائی افسردہ سے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب پلیز۔ تفریح کو غارت نہ کریں"...... صفدر نے کہا۔

RFI@URDUFANS..COM

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

"پہلے صالحہ سے پوچھ لو۔ پھر ہو سکتا ہے کہ ہم دونوں مل کر آآآ دزاریاں کورس کی صورت میں گانا شروع کر دیں"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا آپ کو خطبہ نکاح یاد ہے عمران صاحب"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"خطبہ نکاح۔ اوہ نہیں۔ مم۔ مگر۔ اوہ۔ شاید جولیا کو یاد ہو۔ کیوں جولیا"...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور صفدر اور صالحہ دونوں جولیا کی حالت دیکھ کر بے اختیار ہنس پڑے۔ جولیا کے چہرے پر شدید بے بسی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"عمران صاحب۔ مس جولیا شدید بور ہو گئی ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"اچھا تو ٹھیک ہے۔ ابھی میں تنویر کو بلا لیتا ہوں پھر اس کی بوریت دور ہو جائے گی۔ بدہضمی ہو جائے تو چورن تو کھانا ہی پڑتا ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر ہاتھ میں پکڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔ فریکونسی اس پر پہلے ہی سیٹ تھی۔

"بند کرو اسے۔ تم پھر بکواس کرو گے"...... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ اور باوقار لہجے میں کہا تو جولیا، صفدر اور صالحہ بھی

RFI@URDUFANS.COM

حیرت سے عمران کو دیکھنے لگے جس کے چہرے پر پتھریلی سنجیدگی ابھر آئی تھی۔ اس کا چہرہ دیکھ کر یوں لگتا تھا جیسے وہ زندگی میں کبھی مسکرایا تک نہ ہو۔

"ایکسٹو۔ اوور"...... دوسری طرف سے چیف کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں چیف۔ لسباکی میں شیڈاگ کے بارے میں کیا حکم ہے۔ اوور"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ شیڈاگ وہاں موجود ہو گی۔ اوور"۔ دوسری طرف سے چیف نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ جولیا، صفدر اور صالحہ تینوں کے چہروں پر اب شدید حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ہاں۔ میں ابھی لسباکی تک تو نہیں پہنچا لیکن میں نے راستے میں اس کی وہاں موجودگی کے مخصوص نشانات چیک کر لئے ہیں۔ اوور"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیسے نشانات۔ تفصیل بتاؤ۔ اوور"...... دوسری طرف سے چیف نے پوچھا تو صفدر اور صالحہ ایک دوسرے کو حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگے جبکہ جولیا ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

"راستے میں ایک پہاڑی کے دامن میں موجود کیبن کے سامنے سیاہ جیپ موجود تھی۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو تمہارا اندازہ درست ہے۔ ٹھیک ہے میں ٹیم کو لسباکی بھجوا دیتا ہوں۔ شیڈاگ کو ہم نے ہر صورت میں گھیرنا ہے۔

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ جلد از جلد بھجوا دیں۔ ہم ان کا انتظار کریں گے۔ اوور"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے بغیر کوئی جواب دیئے رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"بس۔ اب تو خوش ہو۔ اب پوری ٹیم پہنچ رہی ہے لسباکی"۔ عمران نے فاتحانہ لہجے میں جولیا، صفدر اور صالحہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر جیب میں ڈالا اور کار سٹارٹ کر کے اسے سڑک پر لے آیا۔

"کیا مطلب۔ یہ شیڈاگ کون ہے اور پھر کیبن کے سامنے سیاہ جیپ۔ کیا مطلب ہوا۔ ہم تو لسباکی تفریح کرنے جا رہے تھے"۔ جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب بھی تفریح ہی کریں گے اور ہم نے وہاں کیا کرنا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ شیڈاگ۔ کیا مطلب ہوا اس کا"۔ جولیا نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف سے جب کوئی بات منوانی ہو تو اس کا خاص طریقہ ہوتا ہے۔ شیڈاگ ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم کا نام ہے۔ یہ تنظیم ایٹمی اسلحہ کی سمگلنگ میں ملوث ہے۔ بہت باوسائل اور منظم تنظیم ہے۔ یہ ایٹمی اسلحہ خود تیار نہیں کرتی بلکہ یہ ایٹمی اسلحہ چراتی ہے اور پھر ایسے ملکوں کو فروخت کر دیتی ہے جو ایٹمی اسلحہ خود تیار نہیں کر

سکتے۔ اس کی خاص نشانی سیاہ رنگ کی جیپ ہے۔ چیف نے جس مشن کے لئے ٹیم کو روکا تھا وہ اسی شیڈاگ کے بارے میں ہی اطلاع تھی۔ حکومت کرانغیا کی طرف سے سرکاری طور پر سرسلطان کو اطلاع دی گئی تھی کہ شیڈاگ پاکیشیا میں کسی مشن میں مصروف ہے اور سرسلطان نے چیف سے بات کی۔ اب ظاہر ہے شیڈاگ یہاں پاکیشیا کا ایٹمی اسلحہ ہی چرانے آئی ہو گی اور ایک اور بات کا شاید تمہیں علم نہیں کہ لسباکی پہاڑیوں کی دوسری طرف ایک ویران اور بنجر پہاڑی سلسلہ ہے جس کا نام کاشاگو ہے۔ یہ قدرت کا کام ہے کہ دو ملحقہ پہاڑی سلسلوں میں ایک انتہائی سرسبز و شاداب ہے اور دوسرا انتہائی ویران اور بنجر اور اس کاشاگو میں پاکیشیا کا ایٹمی اسلحہ کا خفیہ سٹور بھی موجود ہے جس کے بارے میں مجھے سرداور نے بتایا تھا۔ چنانچہ میں نے چیف کو بتایا تو چیف نے ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کو کہہ کر وہاں خصوصی نگرانی کے انتظامات کرا دیئے کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تو وہاں مستقل طور پر نہیں رہ سکتی۔ البتہ انہیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ کسی بھی مشکوک معاملے کی اطلاع وہ چیف کو فوراً دیں تاکہ چیف وہاں ٹیم کو بھیج سکے۔ یہ ساری باتیں مجھے معلوم تھیں اس لئے جب میں نے چیف سے کہا کہ شیڈاگ کو لسباکی کے علاقے میں مارک کیا گیا ہے تو اس نے فوراً ٹیم بھیجنے کی حامی بھر لی"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم نے چیف سے غلط بیانی کی ہے"۔

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

کیوں"...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے اب کام کرانے کے لئے کچھ نہ کچھ چکر تو چلانا ہی پڑتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹرانسمیٹر مجھے دو۔ میں چیف کو بتاتی ہوں۔ نکالو ٹرانسمیٹر"۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔ عمران صاحب نے بات کی ہے تو خود ہی بھگت لیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ میں یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ چیف سے غلط بیانی کی جائے"...... جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جولیا ویسے سیاہ جیپ کو تو میں نے بھی دیکھا تھا"...... اچانک صالحہ نے کہا تو جولیا کے ساتھ ساتھ صفدر بھی چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا اب تم بھی عمران کی طرح غلط بیانی کر رہی ہو"۔ جولیا نے کہا۔

"جولیا۔ میں غلط بیانی نہیں کر رہی۔ تم دیکھ رہی ہو کہ میں بھی عمران صاحب والی سائیڈ پر ہوں۔ میں نے واقعی نیچے گہرائی میں ایک کیبن کے سامنے سیاہ رنگ کی جیپ کو دیکھا تھا"...... صالحہ نے کہا۔

"تو اس کا مطلب ہے کہ ہم وہاں تفریح کے لئے نہیں بلکہ مشن پر جا رہے ہیں"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ کوئی ضروری تو نہیں کہ سیاہ جیپ شیڈاگ کی ہی ہو"۔

عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے تم ٹرانسمیٹر دو مجھے۔ میں چیف کو وضاحت کر دوں پھر جو چیف حکم دے گا ویسے ہی ہو گا"...... جولیا نے کہا تو عمران نے بڑی سعادت مندی سے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور جولیا کی طرف بڑھا دیا۔ جولیا نے اس کا بٹن آن کر دیا۔ فریکونسی اس پر پہلے سے ہی ایڈجسٹ تھی۔

"ہیلو جولیا کالنگ۔ اوور"...... جولیا نے کال دیتے ہوئے کہا۔

"ایکسٹو۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایکسٹو کی آواز سنائی دی۔

"چیف۔ میرا خیال ہے کہ عمران نے صرف ٹیم کو تفریح کے لئے اپنے ساتھ لے جانے کے لئے آپ کو شیڈاگ کے بارے میں چکر دیا ہے۔ اوور"...... جولیا نے کہا۔

"تمہیں کیسے خیال آیا کہ عمران نے چکر دیا ہے۔ اوور"۔ چیف کا لہجہ سرد ہو گیا تھا۔

"اس کی کال سے پہلے ہم نے اسے چیلنج کیا تھا کہ وہ آپ سے ٹیم کو لسابای بھجوانے میں کامیاب نہیں ہو سکتا اس لئے میرا خیال ہے کہ اس نے آپ سے غلط بیانی کی ہے اور میں یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ میری موجودگی میں آپ سے کوئی غلط بیانی کی جائے۔ اوور"۔ جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم میں سے کسی نے کیبن کے سامنے سیاہ جیپ کو نہیں دیکھا۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

" صالحہ کا کہنا ہے کہ اس نے دیکھی ہے لیکن چیف۔ کیا یہ ضروری ہے کہ سیاہ جیپ کا تعلق شیڈاگ سے ہی ہو۔ اوور"۔ جولیا نے کہا۔

" عمران میں ابھی یہ جرأت پیدا نہیں ہو سکی کہ وہ مجھ سے غلط بیانی کرے۔ مجھے پہلے ہی اطلاعات مل چکی ہیں کہ لسباکی کے علاقے میں شیڈاگ کی سرگرمیاں مارک کی گئی ہیں۔ اس کے بعد جب تم نے لسباکی میں سیر و تفریح کرنے کی بات کی تو میں نے تمہیں صفدر اور صالحہ کو عمران سمیت اس لئے وہاں جانے کی اجازت دے دی کہ عمران میں یہ خداداد صلاحیت موجود ہے کہ وہ ایسی باتوں کی بو دور سے ہی سونگھ لیتا ہے اس لئے میں نے عمران کو اس بارے میں بریف کر دیا تھا لیکن ساتھ ہی میں نے اسے کہہ دیا تھا کہ جب تک اس بارے میں حتمی بات سامنے نہ آئے اس نے زبان نہیں کھولنی بلکہ تفریح کرنی ہے اس لئے جب عمران کی کال آئی تو میں سمجھ گیا کہ وہاں واقعی شیڈاگ موجود ہے اس لئے میں نے ٹیم کو حکم دے دیا ہے کہ وہ لسباکی پہنچ جائے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا تھا"...... جولیا نے اپنی شرمندگی مٹانے کے لئے عمران پر چڑھائی کر دی۔

"کیا بتاتا"...... عمران نے بڑے پرسکون لہجے میں کہا۔

"اس شیڈاگ کے بارے میں"...... جولیا نے بھناتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" کچھ ہوتا تو بتاتا۔ مقصد تو تفریح تھا اور بس۔ اب تمہیں کیا بتاتا کہ جب تم نے مجھ سے تفریح کی بات کی تو مجھے یقین تھا کہ چیف اجازت نہیں دے گا اس لئے میں نے لسباکی کے علاقے میں شیڈاگ کی سرگرمیوں کی اطلاع اس تک پہنچا دی۔ نتیجہ یہ کہ اجازت مل گئی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ وہاں کچھ نہیں ہے"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور یہ بھی سن لو کہ کیبن کے سامنے موجود سیاہ جیپ ٹائیگر کی ہے اور بس"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار اچھل پڑی۔

" اوہ۔ اوہ۔ تو تم نے یہ سارا ڈرامہ کیا ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" زندگی خود ایک ڈرامہ ہے مس جولیا"...... عمران نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

" میں تمہارا سر توڑ دوں گی سمجھے۔ سچ سچ بتاؤ کہ اصل چکر کیا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

" توڑ دو۔ اندر کچھ ہو گا تو تمہیں ملے گا۔ ہاں اگر تنویر کا سر توڑ دو تو اندر سے بہت کچھ ملے گا۔ کم از کم ایک بھینس کا پیٹ تو بھر ہی

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

جائے گا"...... عمران نے جواب دیا تو صفدر اور صالحہ دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔ جولیا بھی مسکرا رہی تھی کیونکہ وہ بھی سمجھ گئی تھی کہ عمران کا مطلب ہے کہ تنویر کے ذہن میں بھس بھرا ہوا ہے۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ شیڈاگ کے بارے میں چیف بے حد سنجیدہ ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ظاہر ہے وہ چیف ہے۔ اسے سنجیدہ ہونا ہی چاہئے"...... عمران نے جواب دیا۔

"ہمیں بھی سنجیدہ ہونا چاہئے"...... صفدر نے کہا۔

"مجھے تو کوئی اعتراض نہیں البتہ صالحہ سے پوچھ لو"...... عمران نے جواب دیا۔

"تم بکواس کرنے سے باز آجاؤ عمران۔ صفدر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ تفریح وغیرہ بعد میں ہوتی رہے گی ہمیں اس شیڈاگ کے سلسلے میں سنجیدگی سے کام کرنا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ پاکیشیا کا ایٹمی اسلحہ چرا لے"...... جولیا نے کہا۔

"اچھا ہے چرا لے۔ ورنہ اسلحہ پڑے پڑے ویسے ہی گل سڑ جائے گا۔ چلو کسی کے کام تو آئے گا"...... عمران بھلا کہاں آسانی سے قابو آنے والا تھا۔

"مس جولیا آپ بے فکر رہیں۔ عمران صاحب ہم سے زیادہ محب وطن ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے دوسرے پہلو پر بات کرتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں مس جولیا۔ صفدر ٹھیک کہہ رہا ہے"...... صالحہ نے فوراً ہی صفدر کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"واہ۔ اسے کہتے ہیں خوش قسمتی۔ اتنی انڈر سٹینڈنگ۔ واہ"۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

Scanned & PDF Copy by RFI

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

خوبصورت انداز میں سجے ہوئے کمرے کی ایک آرام کرسی پر ایک نوجوان لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ لڑکی کے جسم پر انتہائی بھڑکیلا لباس تھا۔ اس کے سنہرے رنگ کے بال اس کے کاندھوں پر پڑے ہوئے تھے۔ کانوں میں ہیروں کے ٹاپس چمک رہے تھے لیکن اس کے خوبصورت چہرے پر بے پناہ سختی اور سفاکی کے تاثرات نمایاں تھے۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے یہ خوبصورت چہرہ کسی پتھر سے تراشا گیا ہو۔ اس لڑکی کے ہاتھوں میں ایک فائل تھی اور وہ فائل کھولے اسے پڑھنے میں مصروف تھی کہ پاس پڑے ہوئے کارڈلیس فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ لڑکی نے سر گھما کر ایک نظر فون پیس کو دیکھا پھر فائل بند کر کے اس نے سامنے موجود میز پر رکھی اور پھر ہاتھ بڑھا کر فون پیس اٹھا لیا۔

"یس"...... اس نے فون کا بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔ اس کی

آواز انتہائی مترنم، سریلی اور لوچ دار تھی لیکن اس کی تہہ میں ہلکی سی سختی کا عنصر بھی جھلکتا تھا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں مادام"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... لڑکی نے اسی طرح نرم اور مترنم لہجے میں کہا۔

"میڈم۔ سٹور کا سراغ لگا لیا گیا ہے لیکن وہاں ملٹری انٹیلی جنس کا انتہائی سخت پہرہ ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ پہرہ اچانک پہلے سے کہیں زیادہ سخت کیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے بولنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کتنے افراد ہیں پہرے پر"...... لڑکی نے پوچھا۔

"میڈم۔ پچاس کے قریب مسلح افراد اردگرد پہاڑیوں پر پھیلے ہوئے ہیں۔ وہ سب مسلح اور تربیت یافتہ لگتے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سٹور کی تفصیلات حاصل کر لی گئی ہیں یا نہیں"...... لڑکی نے پوچھا۔

"یس میڈم۔ مکمل تفصیلات حاصل کر لی گئی ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہمارے مطلب کا کتنا مال موجود ہے"...... لڑکی نے پوچھا۔

"ایک سو پچاس وارہیڈ موجود ہیں"...... دوسری طرف سے کہا

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

گیا۔

"کافی ہیں۔ ہم نے بھی اتنے ہی سپلائی کرنے ہیں۔ سائنسی حفاظتی انتظامات کی کیا پوزیشن ہے"...... لڑکی نے پوچھا۔

"خاصے جدید اور سخت ہیں لیکن ایکس سکس انہیں کور کر سکتا ہے"...... رابرٹ نے کہا۔

"گڈ۔ پھر آج رات مشن مکمل کر دو۔ ہم نے ایک اور ملک میں بھی مشن مکمل کرنا ہے اس لئے میں اس چھوٹے سے مشن پر زیادہ وقت ضائع نہیں کرنا چاہتی"...... لڑکی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ کام ہو جائے گا۔ ہم نے مکمل انتظامات کر لئے ہیں۔ مال کہاں پہنچانا ہو گا"...... رابرٹ نے پوچھا۔

"سپیشل پوائنٹ پر۔ کتنے ہیلی کاپٹر استعمال کرو گے"۔ لڑکی نے پوچھا۔

"مادام بیک وقت دو ہیلی کاپٹر استعمال کرنے ہوں گے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ تمام کام انتہائی احتیاط سے کرنا۔ کسی آدمی کو زندہ چھوڑنے کی ضرورت نہیں ہے اور مال کو خاص احتیاط سے پہنچانا اور پھر مجھے اطلاع دینا"...... لڑکی نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس مادام۔ لیکن ایک اطلاع اور بھی ہے"...... دوسری طرف سے قدرے جھجکتے ہوئے لہجے میں کہا گیا تو لڑکی بے اختیار چونک پڑی۔

"کون سی اطلاع"...... لڑکی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے خطرناک سیکرٹ ایجنٹ علی عمران کو لسباکی میں دیکھا گیا ہے۔ اس کے ساتھ دو عورتیں اور سات مرد بھی ہیں اور یہ سب اپنے انداز سے انتہائی تربیت یافتہ لگتے ہیں۔ ہو سکتا ہے ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہو۔ بظاہر یہ سب لسباکی میں تفریح کرتے نظر آ رہے ہیں لیکن اس عمران کو ایک پہاڑ کی چوٹی سے سٹور والے علاقے کو ٹیلی سکوپ سے چیک کرتے بھی دیکھا گیا ہے"...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ انہیں تفریح کرنے دو۔ تم آج رات ہی کام مکمل کر دو۔ اب یہ بھی خیال رکھنا کہ مشن کے دوران فائرنگ نہ ہو تاکہ پہاڑی علاقے میں آواز نہ گونجے اور اب ہیلی کاپٹر کا روٹ بدل دو۔ انہیں لسباکی کی طرف سے سپیشل پوائنٹ پر لے جانے کی بجائے مخالف سمت سے نیچی پرواز کرتے ہوئے چکر کاٹ کر سپیشل پوائنٹ پر لے جانا۔ مجھے معلوم ہے کہ حکومت کراغیا نے حکومت پاکیشیا کو ہمارے متعلق باقاعدہ اطلاع دے دی ہے لیکن یہ لوگ ابھی سوچتے ہی رہ جائیں گے اور ہم مشن مکمل کر کے یہاں سے نکل جائیں گے"...... لڑکی نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ لیکن ایک اور اطلاع بھی ہے"...... رابرٹ نے کہا تو لڑکی کے چہرے پر انتہائی غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

BY @ RFI

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

"سب کچھ ایک ہی دفعہ کیوں نہیں بتاتے۔ یہ تم نے سسپنس کب سے پیدا کرنا شروع کر دیا ہے"...... لڑکی نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سوری مادام۔ دراصل میں آپ سے علیحدہ علیحدہ ان کے بارے میں ہدایات لینا چاہتا تھا اس لئے علیحدہ علیحدہ بتا رہا ہوں"۔ رابرٹ نے انتہائی معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بتاؤ اب کون سی اطلاع ہے"...... لڑکی نے منہ بناتے ہوئے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"مادام۔ دارالحکومت سے ابساکی کے راستے میں ایک پہاڑی کے دامن میں ایک کیبن کے پاس سیاہ رنگ کی جیپ دیکھی گئی ہے جس پر شیڈاگ کا مخصوص نشان بھی موجود ہے۔ کیبن میں ایک مقامی آدمی بھی موجود ہے"...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ ہماری جیپ وہاں کیسے پہنچ گئی"...... لڑکی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی۔ ویسے بھی آدمی مقامی ہے اور ہمارے لئے اجنبی ہے"...... رابرٹ نے جواب دیا تو لڑکی بے اختیار ہنس پڑی۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اس عمران نے ہمارے لئے ٹریپ بنا رکھا ہے"...... لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہمارے لئے ٹریپ۔ کیا مطلب میڈم"...... دوسری طرف سے رابرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بڑا خوبصورت اور کامیاب ٹریپ ہے۔ اس سیاہ جیپ کو دیکھ کر ظاہر ہے ہم نے وہاں ریڈ کرنا ہے اس طرح انہیں معلوم ہو جائے گا کہ ہم اس علاقے میں موجود ہیں اور ہو سکتا ہے کہ اس کے آدمی ارد گرد پھیلے ہوئے ہوں اور ہمارا ایک آدمی بھی ان کے ہاتھ لگ گیا تو پھر اس کی مدد سے وہ باقی گروپ کو بھی ٹریس کر لیں گے۔ ویری گڈ۔ انتہائی ذہانت آمیز ٹریپ ہے۔ یہ یقیناً اس عمران کا کام ہو گا۔ وہ واقعی ذہین آدمی ہے۔ میں نے اس کی تعریفیں تو بہت سنی تھیں لیکن کبھی اس سے واسطہ نہ پڑا تھا لیکن اس ٹریپ سے مجھے اس کی ذہانت کا اندازہ ہو گیا ہے"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ میڈم۔ واقعی انتہائی کامیاب ٹریپ ہے۔ اگر آپ ساتھ نہ ہوتیں تو ہم لامحالہ اس ٹریپ میں پھنس جاتے"...... رابرٹ نے کہا۔

"تم اسے نظرانداز کر دو اور اپنا مشن مکمل کرو۔ ہماری کامیابی اسی بات میں ہے کہ ہم انہیں مزید چیکنگ کا موقع دیئے بغیر اپنا کام مکمل کر کے یہاں سے نکل جائیں"...... لڑکی نے کہا۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اور کوئی اطلاع تو نہیں رہتی باقی"...... میڈم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نو مادام"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

"اوکے۔ گڈ بائی"...... لڑکی نے جواب دیا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک بار پھر فائل اٹھائی اور اسے کھول کر پڑھنے لگی۔ کافی دیر تک وہ فائل پڑھتی رہی اور پھر اس نے فائل بند کر کے واپس میز پر رکھی اور فون پیس اٹھا کر اسے آن کیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ہنری سپیکنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"شیری کالنگ یو"...... لڑکی نے اسی طرح مترنم لہجے میں کہا۔

"اوہ مادام آپ۔ یس میڈم"...... ہنری نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سپیشل پوائنٹ پر انتظامات کی کیا پوزیشن ہے"...... لڑکی نے پوچھا۔

"اوکے مادام"...... ہنری نے جواب دیا۔

"ہیلی کاپٹر پہنچ گئے ہیں"...... لڑکی نے پوچھا۔

"یس مادام۔ دو ہیلی کاپٹر آئے ہیں"...... ہنری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آبدوز پہنچ گئی ہے"...... لڑکی نے پوچھا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے ہنری نے جواب دیا۔

"اوکے۔ رابرٹ کو میں نے حکم دے دیا ہے آج رات وہ مشن مکمل کر لے گا اس لئے تم نے پوری طرح ہوشیار رہنا ہے۔ ایک سو

RFI@URDUFANS.COM

پچاس وارہیڈ ہیں اور تھامس کو کہہ دینا کہ وہ یہ وارہیڈ سیدھے لراشوکا پہنچا دے۔ راستے میں کہیں رکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ جب تک یہاں ان کی چوری کا علم ہو یہ اپنے ٹھکانے پر پہنچ جائیں"...... لڑکی نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور لڑکی نے اوکے کہا اور رسیور رکھ کر ایک بار پھر وہی فائل اٹھا لی۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

سیکرٹ سروس کی پوری ٹیم اس وقت ایک پہاڑی کے دامن میں گھاس پر بیٹھی ہوئی تھی۔ ارد گرد خوبصورت جھرنے گر رہے تھے۔ علاقہ اس قدر سرسبز و شاداب تھا کہ اسے دیکھ کر انتہائی خوشگوار حیرت ہوتی تھی کہ پاکیشیا کو قدرت نے کسقدر حسن سے نوازا ہے۔

"عمران صاحب۔ کیا ہم واقعی یہاں تفریح کرنے آئے ہیں"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تمہیں تمہارے چیف نے کیا کہہ کر بھیجا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"انہوں نے کہا ہے کہ ہم سب لسبا کی پہنچ جائیں۔ وہاں عمران جولیا، صالحہ اور صفدر کے ساتھ موجود ہیں باقی تفصیلات وہ خود بتائے گا"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"تو تم اب مجھ سے تفصیلات معلوم کرنا چاہتے ہو"۔ عمران نے

نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے چیف نے ہمیں یہاں تفریح کرنے تو نہیں بھیجا ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔ باقی سب خاموش بیٹھے ہوئے تھے لیکن ان سب کے چہروں پر اشتیاق کے تاثرات صاف نمایاں تھے۔

"چیف نے تو تمہیں واقعی تفریح کرنے نہیں بھیجا لیکن میں نے تمہیں جولیا کی فرمائش پر تفریح کرنے کے لئے بلایا ہے اس لئے تفصیلات بعد میں معلوم کر لینا۔ یہاں گھومو پھرو، تفریح کرو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب وہ شیڈاگ۔ اس کا کیا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"اس کے بارے میں ہی ڈاگ جانے۔ تمہیں کیوں فکر ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو چند لمحے تو وہاں خاموشی طاری رہی پھر یکلخت سب بے اختیار ہنس پڑے۔ شاید عمران کی بات کا مطلب ان سب کو کچھ دیر بعد سمجھ آیا تھا۔

"تو شیڈاگ آپ کے نزدیک کسی کتیا کا نام ہے"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"گرائمر میں کتیا کو بچ کہتے ہیں۔ مہذب لوگ اسے لیڈی ڈاگ کہتے ہیں اور جو غیر مہذب ہیں وہ اسے شیڈاگ کہتے ہوں گے۔ اب یہ تمہارا اپنا مسئلہ ہے کہ تم کس کیٹیگری میں اپنے آپ کو سمجھتے ہو"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

"تم نے پھر بکواس شروع کر دی ہے"..... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اب باقی رہ ہی کیا گیا ہے۔ بڑی مشکل سے صفدر یار جنگ نے خطبہ نکاح یاد کیا تھا مگر"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ ٹائیگر اور سیاہ جیپ کو آپ کس خانے میں فٹ کریں گے"..... صفدر نے جولیا کے بولنے سے پہلے کہا۔

"بیچارہ میدانی علاقے میں رہ رہ کر میدان ہو چکا تھا۔ میرا مطلب ہے اسپاٹ اس لئے میں نے سوچا کہ چلو اسے پہاڑوں پر دو چار روز رہنے دو۔ شاید کچھ تبدیلی آجائے اور صرف ٹائیگر ہی نہیں وہاں جوانا اور جوزف بھی موجود ہیں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم جو سچ ہے وہ بتا دو۔ اگر ہم واقعی یہاں تفریح کرنے آئے ہیں تو پھر ہم واپس چلے جائیں گے"۔ جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ چلو میں صالحہ اور صفدر کے ساتھ مل کر تفریح کر لوں گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن عمران صاحب اگر جولیا نے واپسی کا اعلان کر دیا تو پھر ہمیں بھی تو واپس جانا ہو گا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے میں اکیلا تفریح نہیں کر سکتا۔ تم خود سوچو ایسا خوبصورت علاقہ اور رقیب روسرخ و سفید اور تھانیدارنی دونوں موجود نہ ہوں تو پھر کیا تفریح نہ ہو گی۔ یہاں کس چیز کی کمی ہے"...... عمران نے ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

"میں چیف سے بات کرتی ہوں۔ اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں۔ کل سے ہم یہاں موجود ہیں اور تم سے پوچھ پوچھ کر تھک گئے ہیں اس لئے اب چیف فیصلہ کرے گا"...... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے پرس میں سے ایک چھوٹا سا لیکن وسیع رینج کا ٹرانسمیٹر نکال لیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ ٹرانسمیٹر آن کرتی اچانک عمران کی جیب سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی اور وہ سب چونک پڑے۔

"اوہ۔ ایک تو یہ نقاب پوش خواہ مخواہ رنگ میں بھنگ کیا چرس افیم ڈالتا رہتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"چیف کالنگ۔ اوور"...... چیف کی تیز آواز سنائی دی۔

"حقیر فقیر بے تقصیر۔ بندہ نادان مانگتا ہے جان کی امان نام ہے علی عمران ولد سر عبدالرحمن ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) لیکن یہ ڈگریاں علی عمران کی ہیں سر عبدالرحمن کی نہیں ہیں کیونکہ وہ تو پرانے زمانے کے میٹرک پاس ہیں اور اس کے باوجود کہتے یہی ہیں کہ پرانے زمانے کا میٹرک پاس آج کل کے ڈی ایس سی سے زیادہ پڑھے لکھے ہوتے ہیں۔ اوور"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"عمران فوری طور پر کاشا کو پہنچو۔ وہاں واردات کر دی گئی ہے۔ تمام ایٹمی اسلحہ وہاں سے نکال لیا گیا ہے اور اندر اور باہر موجود فوجیوں اور ملٹری انٹیلی جنس کے تقریباً پچھتر افراد کو ہلاک کر دیا گیا

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

ہے۔ سر سلطان اور ملٹری انٹیلی جنس کے چیف وہاں پہنچ چکے ہیں۔ صدر مملکت بھی پہنچ رہے ہیں۔ تم نے میرے نمائندہ خصوصی کے طور پر وہاں پہنچنا ہے۔ اوور"...... چیف نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو سوائے عمران کے باقی سب افراد کے چہرے تاریک ہو گئے۔

"لیکن میں وہاں جا کر کیا کروں گا چیف۔ اب وہاں مجرم بیٹھے کورس تو نہ گا رہے ہوں گے۔ جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔ اوور"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجرموں نے وہاں سے ایک سو پچاس وار ہیڈ چوری کئے ہیں۔ ان کا وزن اتنا ہے کہ سوائے بڑے ٹرک کے وہ وہاں سے کسی صورت کہیں نہیں لے جائے جا سکتے اور ٹرک وہاں چل ہی نہیں سکتا اس لئے ہو سکتا ہے کہ مجرموں نے انہیں قریب ہی کہیں غاروں میں چھپا دیا ہو تاکہ معاملہ ٹھنڈا ہونے پر انہیں وہاں سے نکال لیں۔ تم نے وہاں جا کر اس بات کا جائزہ لینا ہے کہ وار ہیڈ کہاں ہو سکتے ہیں اور اگر لے جائے گئے ہیں تو کیسے اور کہاں لے جائے گئے ہیں۔ اوور"...... چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ضرورت ہے ان کے پیچھے بھاگنے کی۔ ہمارے سائنسدان اور بنا لیں گے۔ اوور"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران۔ کیا تم ہوش میں ہو۔ اوور"...... چیف کی غصے سے بھری ہوئی آواز سنائی دی۔

"سوری چیف۔ میں یہاں تفریح کرنے آیا ہوں اور یہ جگہ اس قدر

خوبصورت ہے کہ یہاں آدمی ہوش میں رہ ہی نہیں سکتا۔ آپ سرداور سے بات کر لیں وہ آپ کو بتا دیں گے کہ جو وار ہیڈ چوری کئے گئے ہیں وہ نقلی ہیں۔ باقی رہی شیڈاگ۔ تو میں پہلے ہی صفدر کو بتا چکا ہوں کہ اس کی فکر ہی ڈاگ ہی کر سکتا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا تو عمران کے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ پھر ٹھیک ہے لیکن سرداور کو مجھے اطلاع دینی چاہئے تھی۔ اوور"...... چیف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"انہوں نے تو آپ کے نمائندہ خصوصی کو اطلاع دی تھی لیکن نمائندہ خصوصی کا گزارہ آج کل چونکہ فاقوں پر ہے اس لئے یادداشت بھوک کی وجہ سے کمزور ہو چکی ہے۔ اوور"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تم سے بعد میں بات ہو گی۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اس پر ایک اور فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ سب ساتھی ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ سب یہی سوچ رہے تھے کہ عمران نے اس بار چیف کو اندھیرے میں رکھا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔

"ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ۔ اوور"...... عمران نے فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد ٹرانسمیٹر آن کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

"یس مارتھ اٹینڈنگ یو۔اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے مارتھ۔ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ رات کو واردات ہو چکی ہے۔اوور"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔مجھے معلوم ہے لیکن چونکہ ابھی منزل کی نشاندہی نہیں ہو سکی اس لئے میں نے آپ کو کال نہیں کیا تھا۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اب تک کی کیا تفصیل ہے۔اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"جناب۔ساحل سے پچاس کلو میٹر دور جزیرے راسونا میں دو سیاہ رنگ کے ہیلی کاپٹر مارک کئے گئے ہیں۔یہ ہیلی کاپٹر وہاں سے کافی دور کھلے سمندر میں موجود ایک بحری جہاز سے اڑ کر جزیرے پر پہنچے تھے۔پھر ایک آبدوز کی موجودگی بھی مارک کی گئی۔یہ دونوں ہیلی کاپٹر پچھلی رات جزیرے سے دارالحکومت کی طرف جاتے دیکھے گئے۔ پھر ان کی واپسی کافی دیر بعد ہوئی۔دونوں ہیلی کاپٹروں سے سامان نکال نکال کر آبدوز میں رکھا گیا۔اس کے بعد آبدوز واپس سمندر میں چلی گئی جبکہ ہیلی کاپٹر واپس اس بحری جہاز پر پہنچ گئے۔اس آبدوز کا رخ کراشوکا کی طرف ہے لیکن ابھی یہ وہاں پہنچی نہیں ہے جبکہ اس بحری جہاز کا رخ بھی کراشوکا کی طرف ہی ہے۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کوئی ٹرانسمیٹر کال چیک ہوئی ہے۔اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"نو سر۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔اب مزید سیٹ اپ کی ضرورت نہیں ہے۔سیٹ اپ سیٹ دو۔اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے جیب میں رکھ لیا۔

"یہ سب کیا ہوا ہے عمران صاحب"...... صفدر نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"یہ وہ کیس ہے جس کے مکمل ہونے کے بعد مجھے کوئی چیک نہیں ملے گا اس لئے میں نے بھی پرواہ نہیں کی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"حالانکہ آپ نے کیس مکمل کر لیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ابھی کہاں مکمل ہوا ہے۔وہ شیڈاگ تو ظاہر ہے ابھی یہاں موجود رہے گی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔پلیز تفصیل بتا دیجئے ہم آپ کی منت کرتے ہیں ورنہ حقیقتاً ہم خودکشی کر لیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"اگر تنویر وعدہ کرے تو بتا دیتا ہوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیسا وعدہ"...... تنویر نے چونک کر پوچھا۔

"یہی خودکشی کرنے کا"...... عمران نے جواب دیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

rfi@urdufans.com

rfi@urdufans.com

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

"مجھے کیا ضرورت ہے خود کشی کرنے کی۔ خود کشی تو وہ کریں جو ناکام ہو گئے ہیں"...... تنویر نے جواب دیا تو سب اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے۔

"ناکام تو وہ رہتا ہے جو امید کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دیتا ہے۔ میں تو ابھی "پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ" والے مقولے پر عمل کر رہا ہوں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ پلیز وہ تفصیل"...... صفدر نے ایک بار پھر منت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اب تفصیل سن لیں کیونکہ ابھی تمہارے چیف کی چیختی دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دے گی کہ کہاں ہے شیڈاگ۔ ارے کہیں سے ڈھونڈ لاؤ اس شیڈاگ کو۔ بیچارہ چیف"...... عمران نے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ چیف کو کیا ضرورت ہے شیڈاگ کے لئے چیخنے چلانے کی"...... جولیا نے عمران کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اچھا دیکھ لینا۔ میں نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ شیڈاگ کی فکر ہی ڈاگ ہی کرے گا۔ بہرحال تفصیل سن لو۔ جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ حکومت کراغیا نے شیڈاگ نامی تنظیم کے متعلق اطلاع دی۔ یہ تنظیم بلیک تھنڈر کی طرح انتہائی منظم اور باوسائل ہے اور انتہائی جدید ترین ایجادات کو واردات میں استعمال کرتی ہے اور اس کا ٹارگٹ ایٹمی اسلحہ ہوتا ہے۔ ایٹمی اسلحے سے علیحدہ سٹور میں وارہیڈ

ہی رکھے جاتے ہیں ورنہ اصل ایٹمی اسلحہ تو انتہائی حفاظتی انتظامات میں ہوتا ہے اور اسے اس انداز میں چوری ہی نہیں کیا جا سکتا اور یہ بات بھی آپ کو معلوم ہے کہ وارہیڈز کو ایٹمی اسلحہ سے بہرحال علیحدہ رکھا جاتا ہے تاکہ کسی امکانی حادثے کا بھی امکان نہ رہے۔ چنانچہ وارہیڈز کا ایک سٹور یہاں لسباکی سے ملحقہ پہاڑی علاقے میں بنایا گیا ہے جو زیر زمین ہے اور اس میں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہیں۔ چیف کا بھی یہی خیال تھا کہ شیڈاگ کا ٹارگٹ یہی وارہیڈز ہی ہوں گے۔ شیڈاگ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرتی ہے اور جہاں بھی اس نے وارداتیں کی ہیں وہاں کے ایجنٹ ابھی سنبھلنے بھی نہ پائے تھے کہ شیڈاگ واردات کر چکی ہوتی ہے۔ اسی خدشے کے پیش نظر میں نے سرداور سے بات کی اور سرداور نے ایٹمی اسلحہ کے انچارج سے بات کی تو معلوم ہوا کہ ایک سو پچاس وارہیڈز سٹور میں موجود ہیں۔ یہ وارہیڈز کافی وزنی ہوتے ہیں اور انہیں خصوصی انداز میں پیک کیا جاتا ہے۔ اسی خدشے کے پیش نظر کہ جب تک ہم شیڈاگ کو تلاش کریں وہ واردات ہی نہ کر جائے اس لئے سرداور سے بات کر کے انتہائی خاموشی سے وہاں سے اصل وارہیڈز اٹھوا لئے گئے اور ان کی جگہ پلاسٹک کے بنائے ہوئے نقلی وارہیڈز ویسی ہی پیکنگ میں وہاں رکھوا دیئے۔ اس کے ساتھ ہی چیف کو کہہ کر ملٹری انٹیلی جنس کے چیف سے اس سٹور کے گرد خصوصی فورس لگوا دی۔ اس کے علاوہ

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

rfi@urdufans.com

میں نے یہاں ایک کیبن کے سامنے ایک سیاہ رنگ کی جیپ کھڑی کروا دی اور اس پر شیڈاگ کا مخصوص نشان جو ایک کتیا کا چہرہ ہے بنوا دیا اور ٹائیگر کو وہاں اس کیبن میں پہنچا دیا۔ اس کیبن کے گرد جوزف اور جوانا خفیہ طور پر پہرہ دے رہے ہیں۔ یہ میں نے شیڈاگ کو ٹریس کرنے کے لئے ٹریپ بنایا تھا کہ جیسے ہی شیڈاگ کو اس بارے میں اطلاع ملے گی وہ لازماً اسے چیک کرائے گی اس طرح اس کا کوئی نہ کوئی آدمی ہاتھ آجائے گا اور کام کو آگے بڑھایا جائے گا۔ آپ سب لوگوں سمیت میں یہاں اس لئے آگیا کہ میرا خیال تھا کہ شیڈاگ کے آدمیوں نے لازماً نزدیک ترین علاقے لسباکی کو ہی اپنا آپریشنل ہیڈ کوارٹر بنایا ہو گا اور وہ یہاں سے سٹور میں کارروائی کریں گے۔ اس کے علاوہ میں نے ایک اور انتظام بھی کیا تھا۔ سر سلطان کی مدد سے بحریہ کا ایک خصوصی سیل میں نے قائم کرا دیا جس کا انچارج مارتھ ہے۔ یہ مارتھ چیکنگ مشینری کا ماہر ہے۔ اس نے ایک خلائی سیارے کی مدد سے چیکنگ شروع کر دی اور ابھی اس کی رپورٹ تم سن چکے ہو۔ اب تمہیں یہ بات سمجھانے کی ضرورت نہیں کہ کس طرح واردات مکمل ہوئی ہے البتہ مجھے افسوس ہے کہ شیڈاگ نے ہمارے ملک کے پچھتر افراد کو انتہائی سفاکی سے ہلاک کر دیا ہے اور اسے اس کا حساب دینا ہو گا۔ بہرحال جب اسے معلوم ہو گا کہ وہ نقلی وارہیڈز لے آئی ہے تو پھر اسے معلوم ہو گا کہ پاکیشیا احمقوں کا ملک نہیں ہے کیونکہ صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس ہی

rfi@urdufans.com

ہمارے ملک کی نمائندگی نہیں کرتی"۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور وہ سب اس کے آخری فقرے کو سن کر بے اختیار اچھل پڑے۔

"تمہارا مطلب ہے کہ سیکرٹ سروس احمقوں کا ٹولہ ہے"۔ جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"میں نے کب کہا ہے۔ ویسے تمہاری مرضی۔ جو چاہے سمجھ لو کیونکہ تم بہرحال ڈپٹی چیف ہو"...... عمران نے کہا تو سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب اس قدر منظم واردات کرنے والے کیا صرف یہی چند لوگ ہوں گے۔ کیا ان کا انچارج جو کوئی بھی ہو گا دارالحکومت میں موجود نہ ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"ضرور ہو گا لیکن ظاہر ہے دارالحکومت کے لاکھوں کروڑوں افراد میں سے اسے کیسے تلاش کیا جا سکتا ہے۔ اسی لئے تو میں نے ٹرانسمیٹر کال کے بارے میں پوچھا تھا مگر کوئی ٹرانسمیٹر کال بھی نہیں ہوئی ورنہ اس کا منبع چیک کر کے اس تک پہنچا جا سکتا تھا"...... عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو اب آپ ان کی واپسی کا انتظار کریں گے لیکن پھر انہیں کیسے تلاش کیا جا سکے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"دیکھو۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ وہ اس بار کی طرح احمقانہ انداز میں کام نہیں کریں گے اور اتنی بات تم بھی جانتے ہو کہ جہاں

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

میں دعائیں کر رہے ہوں گے کہ میں کسی کو احمق بنا کر کھانے کا انتظام کراؤں"...... عمران نے کہا تو فضا بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھی۔

Scanned & PDF COYP By RFI

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی شیری نے ہاتھ بڑھا کر فون پیس اٹھا لیا اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

"یس شیری اٹنڈنگ یو"...... شیری نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام وکٹری۔ ہم خطرے کی حدود سے نکل آئے ہیں"۔ دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"گڈ شو۔ کہاں سے بات کر رہے ہو"...... شیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کراشوکا کے قریب ہم پہنچ چکے ہیں اور یہاں سے کراشوکا صرف ایک سو بحری میل دور ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

" کوئی پرابلم۔ کوئی رکاوٹ"...... شیری نے پوچھا۔

" نو میڈم۔ جیسا کہ میں نے آپ کو صبح بتایا تھا کہ سب کام اوکے ہو گیا۔ بالکل نارمل انداز میں۔ صرف پاکیشیائی بحریہ سے خطرہ تھا لیکن اب وہ خطرہ بھی ہر لحاظ سے ختم ہو چکا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے۔ اب میری ہدایات سن لو۔ تم نے کراشوکا کے جنوبی ساحل پر پہنچنا ہے۔ وہاں گھاٹ کے قریب ایک سرخ رنگ کی عمارت ہے۔ اس عمارت پر ریڈ سی ہوٹل کا بورڈ موجود ہو گا۔ تم وہاں جاؤ گے اور اس کے مینجر سے ملو گے۔ مینجر کا نام انتھونی ہے۔ تم نے اسے اپنا نام اور شیڈاگ کا مخصوص کوڈ بتانا ہے۔ وارہیڈز وصول کرنے کا سارا کام وہ کرے گا۔ جب وہ انہیں لے جائے گا تو تم نے مجھے کال کرنا ہے تاکہ میں یہاں سے روانگی کا بندوبست شروع کر دوں"...... شیری نے کہا۔

" یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور شیری نے اوکے کہہ کر فون آف کر دیا اور سامنے میز پر پڑا ہوا ایک غیر ملکی رسالہ اٹھا کر اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ پھر تقریباً چار گھنٹوں کے بعد فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو شیری نے ہاتھ بڑھا کر فون اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

" رابرٹ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

RFI@URDUFANS.COM

" شیری اٹنڈنگ۔ کیا رپورٹ ہے"...... شیری نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

" مشن مکمل ہو گیا ہے مادام۔ وارہیڈز لے جائے جا چکے ہیں مادام اور اب ہم فارغ ہیں"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

" کوئی پرابلم"...... شیری نے پوچھا۔

" نو میڈم۔ سب کام اوکے ہوا ہے۔ یہاں پہلے سے ہی سب انتظامات کر لئے گئے تھے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" اوکے اب تم اپنے ساتھیوں سمیت کارمن چلے جاؤ۔ میں اب وہاں پہنچوں گی۔ پھر نئے مشن کے سلسلے میں میٹنگ کی جائے گی"۔ شیری نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور شیری نے رسیور رکھ دیا۔

شیری کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اس نے ایک انتہائی اہم ترین مشن کامیابی سے مکمل کر لیا تھا۔ وہ کافی دیر تک رسالہ پڑھتی رہی۔ پھر اس نے رسالہ بند کیا۔ اس نے میز پر پڑے ہوئے عام سے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ہوٹل سروس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" کمرہ نمبر ایک سو ایک تیسری منزل سے شیری بول رہی ہوں۔

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

میں نے کارمن جانا ہے برائے کرم سب سے پہلی جو فلائٹ مل سکے اس پر میرے لئے ٹکٹ بک کرا دیں"...... شیری نے کہا۔

"یس مس۔ ہمارا آدمی آپ کے پاس پہنچ رہا ہے۔آپ اسے اپنے کاغذات دے دیں۔ ٹکٹ آپ کو کمرے میں مل جائے گا اور آپ کو ایئرپورٹ پر ڈراپ بھی کر دیا جائے گا"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تھینک یو"...... شیری نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تقریباً بیس منٹ بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان"...... شیری نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک نوجوان جس نے سوٹ پہنا ہوا تھا اندر داخل ہوا۔ اس کے کوٹ پر ہوٹل کا مخصوص بیج لگا ہوا تھا۔

"مس صاحبہ کارمن کے لئے کل صبح کی فلائٹ ہی مل سکتی ہے۔ اگر آپ چاہیں تو"...... نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اس سے پہلے کوئی فلائٹ نہیں"...... شیری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میڈم شام کی فلائٹ پر بکنگ اوکے ہو چکی ہے۔ چانس پر بھی کوئی سیٹ نہیں ہے ورنہ میں سیٹ حاصل کر لیتا"...... نوجوان نے جواب دیا۔

"اوکے پھر صبح کی فلائٹ پر ہی بکنگ کرا لو"...... شیری نے کہا اور سائیڈ پر پڑا ہوا اپنا پرس اٹھایا اور اس میں سے ایک لفافہ نکال کر

اس نے نوجوان کی طرف بڑھا دیا۔

"میں ایک گھنٹے بعد حاضر ہوں گا"...... نوجوان نے مؤدبانہ انداز میں کہا اور شیری کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ سلام کر کے واپس مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا اور پھر ایک گھنٹے کے بعد وہی نوجوان ایک بار پھر آیا اور اس نے صبح کی فلائٹ کا اوکے ٹکٹ دے دیا اور ساتھ ہی کاغذات بھی۔

"تھینک یو"...... شیری نے اس سے ٹکٹ اور کاغذات لیتے ہوئے کہا اور نوجوان سلام کر کے واپس چلا گیا۔ شیری نے کاغذات اور ٹکٹ اپنے پرس میں رکھے ۔چونکہ اسے رات یہاں رہنا تھا اور اس کا پورا گروپ واپس جا چکا تھا اس لئے اس نے سوچا کہ آج رات وہ کسی اچھے سے کلب میں فنکشن اٹنڈ کرے گی۔ چنانچہ وہ اٹھی اور باتھ روم کی طرف بڑھنے ہی لگی تھی کہ اچانک وہ چونک پڑی۔ اس کی کلائی پر موجود چین سے قفل والی جگہ سے ہلکی ہلکی اس کے بازو میں سنسناہٹ محسوس ہو رہی تھی۔ اس نے چین کے ایک حصے پر انگلی رکھ کر اسے دبایا تو ہاتھ میں پیدا ہونے والی سنسناہٹ ختم ہو گئی۔ شیری تیزی سے مڑی، اس نے وارڈروب کھولا، اس کے نیچے ایک بیگ موجود تھا۔ اس نے بیگ کھولا اور اس میں موجود چھوٹا سا بیوٹی بکس اٹھا کر وہ تیزی سے باتھ روم سے داخل ہو گئی۔ واشن بیسن کا پانی پوری رفتار سے کھول کر اس نے بیوٹی باکس کے ایک کونے کو تین بار مخصوص انداز میں دبایا تو باکس میں سے سیٹی کی ایک ہلکی

rfi@URDUFANS.com

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

سی آواز سنائی دی۔

"ہیلو ہیلو۔ شیری کالنگ۔ اوور"...... شیری نے آہستہ سے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد باکس میں سے ایک مشینی سی آواز سنائی دی۔

"مجھے کاشن ملا ہے۔ اوور"...... شیری نے کہا۔

"ویٹ کرو۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو شیری۔ تمہیں کاشن ایشیا سیکشن کی طرف سے دیا گیا ہے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے اسی مشینی آواز نے کہا تو شیری نے بیوٹی باکس کے ایک دوسرے حصے کو تین بار مخصوص انداز میں دبایا تو باکس میں سے ایسی آواز نکلنے لگی جیسے ٹیلی فون کی گھنٹی کہیں دور بج رہی ہو۔

"شیری کالنگ۔ شیری کالنگ۔ اوور"...... شیری نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ایشیا سیکشن آف شیڈاگ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک اور مشینی آواز سنائی دی۔

"مجھے ایشیا سیکشن کی طرف سے کاشن دیا گیا ہے۔ اوور"۔ شیری نے کہا۔

"ویٹ کرو۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو شیری۔ تمہارے چیف نے تمہیں کاشن دیا ہے۔ اوور اینڈ آل"۔ چند لمحوں بعد اسی مشینی اواز نے جواب دیا اور شیری نے

اطمینان کا ایک طویل سانس لیا اور پھر باکس کے اس حصے کو مخصوص انداز میں پریس کر کے اس نے واش بیسن کا پانی بھی بند کر دیا اور باتھ روم سے باہر آ کر وہ پہلے سیدھی الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کھول کر بیوٹی باکس کو واپس بیگ میں ڈالا اور پھر الماری بند کر کے وہ مڑی اور کرسی پر آ کر بیٹھ گئی۔ میز پر کارڈلیس فون پیس موجود تھا۔ یہ فون پیس دراصل خصوصی ساخت کا تھا اور اس سے کال ایک نامعلوم خلائی سیارے کے ذریعے دوسرے فون سے لنک ہوتی تھی اس لئے نہ اس کی کال کیچ ہو سکتی تھی اور نہ ہی اس کال کی مدد سے کسی کو ٹریس کیا جا سکتا تھا۔ شیری نے فون پیس اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ایشیا سیکشن اٹنڈنگ"...... چند لمحوں بعد ایک سخت اور کھردری سی آواز سنائی دی۔

"شیری بول رہی ہوں۔ چیف نے مجھے سپیشل کاشن دیا ہے"۔ شیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ آن کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو شیری۔ چیف اسکاٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک انتہائی سخت اور تیز مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس چیف۔ حکم"...... شیری نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ چیف کے پاس کوئی نیا مشن آ گیا ہو گا جو اس نے اس کے اور اس کے گروپ کے ذمہ لگانا ہو گا اس لئے اسے کال کیا

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

گیا ہے۔

"پاکیشیا مشن تم نے مکمل کر لیا ہے شیری"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شیری بے اختیار چونک پڑی کیونکہ یہ بات اس کے لئے نئی تھی۔ رابرٹ نے یقیناً اسے رپورٹ دینے کے بعد سیکشن ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ دی ہو گی۔ یہ اس کی ڈیوٹی تھی۔

"یس چیف۔ آپ کو رابرٹ نے رپورٹ دے دی ہو گی"۔ شیری نے جواب دیا۔

"ہاں۔ اس نے تو مجھے رپورٹ دے دی ہے لیکن تم نے جو وارہیڈز پاکیشیا سٹور سے اٹھوا کر کراشو کا بھجوائے ہیں وہ سب نقلی ہیں۔ پلاسٹک کے بنے ہوئے ہیں البتہ اس کی پیکنگ اصل ہے"۔ دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا تو شیری کے دماغ میں یکلخت جیسے ایٹم بم پھٹ پڑا ہو۔ اس کا پورا جسم ایک لمحے میں پسینے میں بھیگ گیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ چیف۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔ شیری نے بری طرح ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔ میں نے اس کی تصدیق بھی کر لی ہے۔ اب تم خود بتاؤ کہ شیڈاگ کی کیا ساکھ باقی رہ گئی"...... چیف کا لہجہ مزید سرد ہو گیا۔

"لیکن چیف۔ ان کے اصل اور خفیہ سٹور سے انہیں اٹھایا گیا ہے۔ وہ کیسے نقلی ہو سکتے ہیں"...... شیری کے ذہن میں ابھی تک یہ

بات نہ بیٹھ رہی تھی کہ اس نے جو وارہیڈز اٹھائے ہیں وہ نقلی ہو سکتے ہیں۔

"مجھے خود اس پر حیرت ہوئی تھی اس لئے میں نے تمہیں کال کرنے سے پہلے اپنے طور پر اس کی تحقیقات کی ہیں اور مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ یہ کام پاکیشیا کے علی عمران کا ہے۔ کراغیا حکومت نے حکومت پاکیشیا کو سرکاری طور پر شیڈاگ کی پاکیشیا آمد کی اطلاع دی۔ اس آدمی جس نے یہ راز لیک آؤٹ کیا، کو گرفتار کر کے سزا دے دی گئی لیکن حکومت پاکیشیا کو بہرحال علم ہو گیا اور چونکہ انہیں معلوم ہے کہ شیڈاگ صرف ایٹمی اسلحہ کو ٹریس کرتی ہے اور اس وقت ایٹمی اسلحے میں اصل چیز وارہیڈز ہوتے ہیں اس لئے انہوں نے یہ کیس پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ریفر کر دیا اور پاکیشیا کے ایک سائنسدان سرداور نے اس عمران کے ساتھ مل کر وزارت دفاع کے اعلیٰ ترین افسروں سے رابطہ کیا اور پھر خاموشی سے یہ کام کر دیا گیا۔ اصل وارہیڈز وہاں سے ہٹا کر کسی اور سٹور میں پہنچا دیئے گئے اور ان کی جگہ پلاسٹک کے بنے ہوئے نقلی وارہیڈز تیار کر کے وہاں اصل پیکنگ میں رکھوا دیئے اور پھر اس کے ساتھ ہی انہوں نے وہاں نگرانی بھی سخت کر دی اور عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس سٹور کے قریبی علاقے لسباکی پہنچ گیا لیکن تم نے اپنی فطرت کے مطابق فوری ایکشن کیا اور مال راتوں رات اڑا لیا اس طرح تم نے مشن تو مکمل کر لیا لیکن شیڈاگ کی ساکھ کو ناقابل تلافی دھچکا پہنچا ہے۔ اب تم بتاؤ کہ

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

تمہیں اس کی کیا سزا دی جائے"...... چیف نے انتہائی سرد اور سخت لہجے میں کہا تو شیری کا چہرہ یکلخت ہلدی کی طرح زرد پڑ گیا۔

"چیف۔ جو سزا آپ دیں گے وہ مجھے قبول ہو گی لیکن اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ آج سے پہلے ایسا واقعہ کبھی پیش نہیں آیا اور میں نے تو ہمیشہ انتہائی تیز رفتاری سے اپنا ہر مشن مکمل کیا ہے"...... شیری نے رک رک کر کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے لیکن اب مشن فوری طور پر مکمل نہیں ہو سکتا تھا اس لئے حکومت کراشو کا کو نہ صرف اس کی دی ہوئی ایڈوانس رقم واپس کر دی گئی ہے بلکہ انہیں شرمندگی کے طور پر اتنی ہی رقم ہرجانے کی صورت میں بھی ادا کر دی گئی ہے"...... چیف نے کہا۔

"ایسا ہی ہونا تھا چیف۔ لیکن"...... شیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیا تم یہ داغ دھونے کے لئے تیار ہو۔ میں تمہیں ایک چانس اور دینا چاہتا ہوں"...... دوسری طرف سے چیف نے کہا تو شیری کا زرد چہرہ یکلخت چمک اٹھا۔

"یس چیف۔ یہ آپ کی خصوصی مہربانی ہو گی"...... شیری نے کہا۔

"تمہیں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کرنا ہو گا اب جب تک ان کا خاتمہ نہ ہو جائے پاکیشیا میں ہمارا مشن مکمل نہیں ہو

سکتا۔ کیا تم اس کے لئے تیار ہو"...... چیف نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ میں ہر قیمت پر ان کا خاتمہ کر دوں گی"...... شیری نے کہا۔

"تو پھر پوری قوت سے ٹوٹ پڑو ان پر۔ ایکشن گروپ کو بلواؤ اور انتہائی جدید مشینری سے کام لو۔ یہ کام جس قدر تیز رفتاری سے ممکن ہو سکے کرو اور یہ سن لو کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کمزور نہ سمجھنا لیکن مجھے تمہاری اور ایکشن گروپ کی صلاحیتوں اور شیڈاگ کی جدید ترین مشینری پر مکمل اعتماد ہے"...... چیف نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں چیف۔ میں موت بن کر ان پر جھپٹ پڑوں گی"۔ شیری نے جواب دیا۔

"پہلے اس عمران کا خاتمہ کرنا۔ یہ اکیلا پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس سے زیادہ طاقتور ہے۔ وہاں رہائش اور کاریں حاصل کر لینا اور اب میرا اور تمہارا رابطہ اس وقت ہو گا جب تم کامیابی حاصل کر لو گی ورنہ نہیں"...... چیف نے کہا۔

"اوکے چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ اب میں خود ہی سارا کام کر لوں گی"...... شیری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو شیری نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے فون آف کر کے اسے سامنے میز پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر سوچ کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

rfi@URDUFANS.com

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا لیکن اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور فراخ پیشانی پر شکنیں نظر آ رہی تھیں۔ بلیک زیرو کچن میں تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھوں میں چائے کی پیالیاں تھیں۔ ایک پیالی اس نے عمران کے سامنے رکھی اور دوسری خود لے کر وہ اپنی مخصوص کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے اپنی بے پناہ ذہانت سے شیڈاگ کا مشن تو ناکام کر دیا ہے پھر اب آپ اس قدر پریشان کیوں ہیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اس لئے کہ انہیں بہرحال اب تک معلوم چکا ہو گا کہ ان کا مشن ناکام رہا ہے اور وارہیڈز کو زیادہ عرصے تک مخصوص سٹور سے باہر نہیں رکھا جا سکتا اس لئے وہ لازماً دوسرا وار کریں گے اور جس انداز میں انہوں نے مشن مکمل کیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ

انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے کے عادی ہیں۔ انتہائی جدید ترین مشینری استعمال کرتے ہیں اور انتہائی سفاکی سے اپنے مخالفوں کو ہلاک کر دیتے ہیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو آپ کا خیال ہے کہ وہ دوبارہ اس سٹور پر حملہ کریں گے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ گو میں نے سرداور سے مل کر وہاں ایسی خصوصی مشینری ایمرجنسی طور پر منگوا کر نصب کر دی ہے کہ اب وہ اس کے حفاظتی انتظامات کو پہلے کی طرح ٹریس نہ کر سکیں گے۔ اس کے علاوہ ارد گرد کی پہاڑیوں پر خصوصی چیک پوسٹیں بھی بنوا دی ہیں اور اس پورے علاقے کو نان ایئرزون قرار دے دیا ہے لیکن اس کے باوجود بہرحال ان کا خاتمہ ضروری ہے ورنہ ہم ہمیشہ کے لئے خطرے کی زد میں رہیں گے کیونکہ ایٹمی اسلحہ فوری استعمال تو نہیں ہو سکتا کہ وہ ختم ہو جائے گا اور کب تک وہاں اس قسم کے حفاظتی انتظامات کئے جا سکیں گے۔ اس کے علاوہ ہمارے اور سٹورز بھی ہیں، ایٹمی لیبارٹریاں بھی ہیں، ایٹمی سائنسدان بھی ہیں۔ ہم کس کس کی اور کب تک ان سب کی حفاظت کرتے رہیں گے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن آپ نے جن اطلاع دینے والی ایجنسیوں سے بات کی ہے کسی نے بھی اس کے بارے میں کوئی تفصیل نہیں بتائی۔ پھر"...... بلیک زیرو نے کہا۔

rfi@URDUFANS.COM

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

"اسی لئے تو میں اور زیادہ پریشان ہو گیا ہوں۔ ہمیں بہرحال ان کو ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کرنا ہے، چاہے وہ کتنی بڑی تنظیم ہی کیوں نہ ہو"...... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مجھے تو حیرت اس بات پر ہو رہی ہے کہ اتنا بڑا مشن انہوں نے مکمل کر لیا لیکن نہ کوئی ٹرانسمیٹر کال کیچ ہو سکی اور نہ کوئی مشکوک آدمی سامنے آ سکا ہے"...... عمران نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

"آپ کا وہ ٹائیگر والا ٹریپ بھی کامیاب نہیں ہو سکا"...... بلیک زیرو نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ وہ بھی بے کار رہا ہے"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بحریہ نے تو بہرحال انہیں ٹریس کر لیا تھا اگر وہ انہیں پکڑ لیتے تو بات بن جاتی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ وہ اس قدر تیزی سے کام کریں گے"...... عمران نے کہا اور اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں۔ صاحب ہیں یہاں"...... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔

rfi@URDUFANS.COM

"ہاں۔ عمران بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"صاحب جی۔ ابھی ایک عورت کا فون آیا ہے۔ اس نے اپنا عجیب سا نام بتایا ہے۔ شیڈاگ یا ایسا ہی نام تھا۔ اس نے کہا ہے کہ آپ کو تلاش کر کے آپ تک اس کا پیغام پہنچا دوں کہ اگر آپ پاکیشیا کو ناقابل تلافی نقصان سے بچانا چاہتے ہیں تو اس سے رابطہ کریں۔ اس نے ایک فون نمبر بھی دیا ہے"...... سلیمان نے کہا اور ساتھ ہی اس نے وہ فون نمبر بھی بتا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کر لیتا ہوں بات"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ نمبر تو پاکیشیا کا نہیں ہے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے جو لاؤڈر کی وجہ سے سلیمان کی بات سن رہا تھا بول پڑا۔

"ہاں۔ اس نمبر کی ساخت بتا رہی ہے کہ یہ کسی خلائی سیارے کے ذریعے رابطے کا نمبر ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیا کہنا چاہتی ہو گی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"مجھے میری ذہانت کی داد دینا چاہتی ہو گی لیکن خالی داد کا میں کیا کروں گا البتہ اگر کوئی بھاری سا چیک مل جاتا تو کم از کم مجھے بھی احساس ہوتا کہ اس ملک میں ذہانت کی بھی قدر کی جاتی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

" میں آپ کا مطلب سمجھ گیا ہوں۔ چونکہ آپ کو اس مشن کا چیک نہیں ملا اس لئے آپ کے نزدیک آپ کی ذہانت کی قدر نہیں کی جاتی"۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

" یہی تو مصیبت ہے کہ یہاں پاکیشیا میں مجھ سے بھی زیادہ عقلمند لوگ موجود ہیں۔ ان کے سامنے بھلا میری ذہانت کا چراغ کہاں جل سکتا ہے۔ بہرحال دیکھو شاید کچھ قدر شناس مالی طور بھی آ جائے۔ تم جا کر سپیشل مشین آن کر دو"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جب اسے گئے ہوئے کچھ دیر ہو گئی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور وہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے جو سلیمان نے بتائے تھے۔

" یس۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ یورپ کے کسی ملک کی رہنے والی ہے۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" مادام شیری بول رہی ہوں عمران۔ میرا تعلق شیڈاگ سے ہے۔ تم نے شیڈاگ کا مشن ناکام کر کے اپنی موت کے پروانے پر خود ہی دستخط کر دیئے ہیں۔ اب نہ صرف تم بلکہ تمہارے ملک کی سیکرٹ سروس کا ہر آدمی موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ تمہارے ملک کی تمام لیبارٹریاں بھی تباہ کر دی جائیں گی۔ اس

rfi@URDUFANS.COM

سائنسدان سرداور کی موت بھی یقینی ہے جس نے تمہارے ساتھ مل کر شیڈاگ کے مشن کو ناکام کیا ہے۔ میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ میں تمہیں بتانا چاہتی ہوں کہ تم سے اور تمہارے ساتھیوں سے جو ہو سکتا ہے کر لینا"...... دوسری طرف سے بولنے والی نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" ارے ارے اتنا غصہ۔ کمال ہے۔ میں تو سمجھ رہا تھا کہ تم میری ذہانت کی قدر کرو گی۔ مجھے شاباش دو گی۔ ویسے کیا تم نے تنظیم کا نام اپنا مناسبت سے رکھا ہے یا تم اس ڈاگ خاندان کی کوئی ادنیٰ سی کارکن ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" شیڈاگ بین الاقوامی تنظیم ہے سمجھے اور تم جیسے پاکیشیائی چیتھڑوں میں یہ ہمت نہیں ہے کہ اس سے ٹکراؤ۔ میں تو اس کے ایک سیکشن کی انچارج ہوں لیکن تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کے لئے موت کا پیغامبر بھی ثابت ہوں گی۔ یہ بات نوٹ کر لو کہ اب سے ایک گھنٹے کے اندر اندر تمہارے ملک کی ایک اہم عمارت تباہ کر دی جائے گی اور یہی آغاز ہو گا ایک طویل سلسلے کا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو آپریشن روم میں داخل ہوا تو اس کا چہرہ لٹکا ہوا تھا۔

" سوری عمران صاحب۔ کوئی نشاندہی نہیں ہو سکی"۔ بلیک زیرو نے کہا اور اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

" مادام شیری۔ نام تو نامانوس سا ہے۔ بہر حال کوشش تو کی جا سکتی ہے"...... عمران نے کہا اور رسیور اٹھا لیا۔

" اس نے جو دھمکی دی ہے اس کا کیا ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ دارالحکومت میں تو سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں اہم عمارتیں ہوں گی۔ بہر حال تم بے فکر رہو۔ دانش منزل کو فی الحال کوئی خطرہ نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ وہ مسلسل نمبر ڈائل کر رہا تھا۔

" روز کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" جم کارٹن سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ جم کارٹن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں پاکیشیا سے"...... عمران نے کہا۔

" یس پرنس۔ حکم فرمائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ایک بین الاقوامی تنظیم ہے شیڈاگ۔ جو سنا ہے کہ صرف ایٹمی اسلحہ کو ٹرسٹ کرتی ہے اس کی ایک رکن ہے مادام شیری۔ ان

دونوں میں سے کسی کے بارے میں تمہیں کچھ معلوم ہے"۔ عمران نے کہا۔

" شیڈاگ اور مادام شیری۔ نہیں پرنس۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کیا کوئی ٹپ دے سکتے ہو جہاں سے ان کے بارے میں معلومات مل سکیں۔ معاوضے کی فکر مت کرو"...... عمران نے کہا۔

" آپ کے کام کے لئے معاوضے کی کیسے فکر ہو سکتی ہے پرنس۔ لیکن فوری طور پر میں کچھ بتا نہیں سکتا البتہ اگر آپ کچھ وقت دیں تو میں اس بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہوں"۔ جم کارٹن نے کہا۔

" کتنا وقت چاہتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

" کم از کم دو روز تو دیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" او کے۔ ٹھیک ہے میں دو روز بعد پھر کال کروں گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" اس قدر خفیہ تنظیم۔ نجانے یہ لوگ کس طرح چھپے رہتے ہیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ یہ تنظیم ابھی نئی وجود میں آئی ہے ورنہ لازماً کسی نہ کسی کو تو اس بارے میں معلوم ہوتا"...... عمران نے جواب دیا اور پھر چند لمحوں بعد اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

"چیف آف سیکرٹ سروس فرام دس اینڈ"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے سرداور نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سرداور آپ نے عمران سے مل کر وار ہیڈز کو تبدیل کر کے ایک مجرم تنظیم کے مشن کو ناکام بنا دیا ہے۔ اب اس تنظیم کی طرف سے عمران کو دھمکی دی گئی ہے کہ وہ اس کا انتقام عمران اور آپ سے لے گی۔ میں نے اس لئے آپ کو کال کیا ہے کہ آپ کی لیبارٹری اور آپ کے حفاظتی انتظامات تسلی بخش ہیں یا نہیں یا اس سلسلے میں مزید کچھ کیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کی مہربانی ہے کہ آپ نے میرا خیال رکھا۔ ویسے تو میں نے اپنی لیبارٹری اور اپنے انتظامات اپنے طور پر فول پروف بنا رکھے ہیں لیکن آپ کی کال کے بعد میں مزید محتاط ہو جاؤں گا البتہ آپ سے درخواست ہے کہ آپ عمران کی حفاظت کا خصوصی انتظام کریں۔ یہ پاکیشیا کا ایک ایسا سرمایہ ہے جس کا کوئی نعم البدل نہیں ہو سکتا اور وہ لاابالی آدمی ہے"...... سرداور نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"عمران میرا نمائندہ خصوصی ہے سرداور اور میں نے اسے اس

لئے اپنا نمائندہ خصوصی نہیں بنایا کہ چھپ کر بیٹھ جائے۔ وہ میدان میں اترے گا تو اس تنظیم کا خاتمہ ہو گا اس لئے مجھے اس کی طرف سے فکر نہیں ہے البتہ آپ چونکہ فیلڈ کے آدمی نہیں ہیں اس لئے آپ کی طرف سے مجھے فکر تھی"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ آپ کی مہربانی جناب۔ میں بہرحال خصوصی طور پر محتاط ہو جاتا ہوں"...... سرداور نے کہا تو عمران نے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اس مادام شیری اور اس کے آدمیوں کو ہر قیمت پر ٹریس ہونا چاہئے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اب ایک علم نجوم رہ گیا ہے۔ اسی سے ٹریس ہو سکتے ہیں اور تو بظاہر کوئی چارہ نظر نہیں آتا وہ البتہ کچھ نہ کچھ کریں گے تو دیکھا جائے گا"...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا کر ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے جولیا کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"شیڈاگ کی کسی مادام شیری کی طرف سے عمران کو دھمکی دی گئی ہے کہ اس نے ایٹمی سٹور کا مشن ناکام بنایا ہے تو اس کا انتقام

rfi@urdufans.com

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

لیا جائے گا اور ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا ہے کہ کچھ دیر بعد دارالحکومت کی اہم عمارت تباہ کر کے اس دھمکی کی تکمیل کا آغاز کیا جائے گا۔ تم پوری سیکرٹ سروس کو کال کر کے کہہ دو کہ وہ دو دو کے گروپ کی صورت میں پورے شہر کا راؤنڈ لگاتے رہیں۔ اگر کوئی عمارت تباہ ہو تو فوری طور پر وہاں پہنچیں اور مجرموں کا کوئی نہ کوئی سراغ لگانے کی کوشش کریں۔ اس کے علاوہ مشکوک افراد کی نگرانی بھی کریں"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اگر کوئی واردات ہو تو مجھے فوری طور پر اطلاع دی جائے"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے بغیر مزید کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔

"او کے۔ میں بھی اب تلاش مادام شیری کے لئے نکلتا ہوں۔ ویسے تم دانش منزل میں آج سے ریڈ الرٹ رہو گے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ساتھ ہی وہ بھی احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ایک بڑے سے کمرے میں دیوار کے ساتھ ایک مستطیل شکل کی مشین نصب تھی۔ اس مشین کے سامنے ایک یورپی نوجوان سٹول پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ کمرے میں ایک کرسی پر مادام شیری بھی موجود تھی۔ یہ کمرہ جس عمارت میں تھا وہ عمارت دارالحکومت سے دو سو کلومیٹر دور ایک چھوٹے سے شہر راج پور میں واقع تھی۔ مادام شیری نے بہت سوچ سمجھ کر اس عمارت کو اپنے ہیڈ کوارٹر کے لئے منتخب کیا تھا۔ مادام شیری اور اس یورپی نوجوان دونوں کی نظریں اس مشین پر جمی ہوئی تھیں کہ اچانک مشین سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو مادام شیری بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اٹھ کر مشین کی طرف بڑھ گئی جبکہ نوجوان نے بجلی کی سی تیزی سے مشین کے چند بٹن پریس کئے تو مشین سے نکلنے والی سیٹی کی آواز بند ہو گئی اور اس کی جگہ ایسی آواز نکلنے لگی جیسے فون کی

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

گھنٹی بج رہی ہو۔ پھر ایسی آواز سنائی دی جیسے رسیور اٹھا لیا گیا ہو۔

"رانا ہاؤس"...... ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

"سلیمان بول رہا ہوں۔ صاحب ہیں یہاں"...... ایک اور آواز سنائی دی۔

"نہیں"...... دوسری طرف سے مختصر سا جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایسی آواز سنائی دی جیسے رسیور رکھ دیا گیا ہو اور اس کے ساتھ ہی مشین سے ایک بار پھر سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو نوجوان نے جلدی سے مشین کے چند بٹن پریس کر دیئے۔ مادام شیری کی تیز نظریں مشین پر جمی ہوئی تھیں۔ مشین کے درمیان میں موجود سکرین اچانک روشن ہو گئی اور اس پر پاکیشیا کے دارالحکومت کا نقشہ ابھر آیا۔ اس کے ساتھ ہی نقشے پر ایک جگہ سرخ رنگ کا نقطہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"رابرٹ روڈ پر عمارت ہے مادام۔ رانا ہاؤس اوریگا سینما کے بالکل سامنے ہے جہاں سے یہ کال کی گئی ہے"...... نوجوان نے کہا تو مادام شیری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ چیکنگ جاری رکھو"...... مادام شیری نے کہا اور تیزی سے واپس اپنی کرسی کی طرف مڑ گئی۔ کرسی پر بیٹھ کر اس نے سامنے رکھے ہوئے کارڈلیس فون پیس کو اٹھایا اور اسے آن کر کے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"شیفرے سپیکنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز

سنائی دی۔ شیفرے نارتھ زون سیکشن ہیڈ کوارٹر کے ایکشن گروپ کا چیف تھا اور مادام شیری نے اس مشن کے لئے ایکشن گروپ کو بھی کال کر لیا تھا۔ اس نے اپنے گروپ کو کال نہ کیا تھا کیونکہ اس بار اسے ایک فوری مشن عمران، سیکرٹ سروس، اس کے ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹریوں کی تباہی کی صورت میں سونپ دیا گیا تھا اور ایکشن گروپ ایسے معاملات میں انتہائی ماہر تھا۔

"مادام شیری بول رہی ہوں"...... مادام شیری نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

"شیفرے رابرٹ روڈ پر واقع اوریگا سینما کے سامنے ایک عمارت ہے رانا ہاؤس۔ اس عمارت کا خصوصی جائزہ لے کر مجھے رپورٹ دو اور سنو ہو سکتا ہے کہ یہ عمارت سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ہو اور وہاں خصوصی انتظامات ہوں اس لئے تم نے ہر لحاظ سے محتاط رہنا ہے"...... مادام شیری نے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام شیری نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد اچانک اس مشین میں سے ایسی آواز نکلنے لگی جیسے کوئی درندہ غرا رہا ہو۔

"اوہ۔ کال ہے"...... مادام شیری نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے مشین کی طرف بڑھ گئی۔ نوجوان نے

rfi@urdufans.com

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

مشین کے دو بٹن پریس کر دیئے تو مشین میں سے فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔ اس کے ساتھ ہی نوجوان نے ہاتھ بڑھا کر مشین کی سائیڈ سے ہک میں موجود ایک رسیور نکالا اور مادام شیری کی طرف بڑھا دیا اور پھر مشین کے دو بٹن اور پریس کر دیئے۔

"یس"... مادام شیری نے کہا۔

"علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ مشین سے ایک چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"مادام شیری بول رہی ہوں عمران۔ میرا تعلق شیڈاگ سے ہے"۔ مادام شیری نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور پھر ان دونوں کے درمیان کافی دیر تک گفتگو ہوتی رہی جس میں مادام شیری نے عمران کو ایک عمارت تباہ کرنے کی دھمکی بھی دی اور جب گفتگو ختم ہو گئی تو مادام شیری نے رسیور واپس ہک پر لٹکا دیا جبکہ نوجوان تیزی سے مشین کے بٹن پریس کرنے میں مصروف ہو گیا۔ دوسرے لمحے سکرین ایک بار پھر روشن ہوئی اور سکرین پر سرخ رنگ کا ایک بڑا کراس نظر آ رہا تھا۔ اس کراس کو دیکھ کر نوجوان اور مادام شیری دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔ اس کے ساتھ ہی نہ صرف سکرین آف ہو گئی بلکہ مسین بھی خود بخود آف ہو گئی۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ وہ نمبر کیوں نہیں ٹریس ہو سکا جس نمبر سے عمران بات کر رہا تھا"...... مادام شیری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے مادام کہ انہوں نے بھی ہماری طرح کا کوئی انتظام کر رکھا ہو"..... نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ واقعی تمہاری بات درست ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ میرے اندازے سے کہیں زیادہ ایڈوانس ہیں"..... مادام شیری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور واپس مڑ کر اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گئی۔ اس کے چہرے پر سختی اور پتھریلے پن کے تاثرات کچھ مزید بڑھ گئے تھے۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد میز پر پڑے ہوئے مخصوص فون کی گھنٹی بج اٹھی اور مادام شیری نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"شیفرے کالنگ"...... شیفرے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"مادام اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے"...... مادام شیری نے سخت لہجے میں کہا۔

"مادام۔ وہ خاصی وسیع و عریض عمارت ہے اور خصوصی چیکنگ سے اندر انتہائی جدید ترین مشینری کا بھی پتہ چلا ہے البتہ اندر دو قوی ہیکل حبشیوں کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے"...... شیفرے نے کہا۔

"کیا تم اس عمارت کو تباہ کر سکتے ہو"...... مادام شیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس مادام"...... شیفرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اسے تباہ کر دو لیکن خیال رکھنا تمہیں کوئی چیک نہ کر سکے۔ کتنی دیر میں یہ کام کر لو گے"...... مادام شیری نے پوچھا۔

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

"مادام ایک سے ڈیڑھ گھنٹہ لگ جائے گا"...... شیفرے نے جواب دیا۔

"اوکے۔ مشن مکمل کر کے مجھے رپورٹ دینا"...... مادام شیری نے کہا اور فون آف کر کے اس نے میز پر رکھا اور پھر کسی خیال کے تحت اس نے چونک کر دوبارہ فون پیس اٹھایا۔ اسے آن کیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انتھونی بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"مادام شیری بول رہی ہوں"...... مادام شیری نے کہا۔

"یس مادام۔ حکم دیجئے"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تمہارے پاس علی عمران کی تصویر تو موجود ہو گی"...... مادام شیری نے کہا۔

"یس مادام۔ میں نے اپنے طور پر اسے ایک اخبار سے حاصل کیا تھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا یہ تصویر آٹو فوکس ککر میں کام دے سکتی ہے"...... مادام شیری نے پوچھا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ پھر سنو رابرٹ روڈ پر اوریگا سینما کے سامنے ایک عمارت ہے جس کا نام رانا ہاؤس ہے۔ شیفرے گروپ اس

عمارت کو تباہ کر رہا ہے اس عمارت کا تعلق بہرحال عمران سے ہے اس لئے اس کی تباہی کے بعد عمران جہاں کہیں بھی ہو گا لازماً وہاں پہنچے گا تم آٹو فوکس ککر کے ذریعے اسے آسانی سے اور یقینی طور پر ہلاک کر سکتے ہو"...... مادام شیری نے کہا۔

"یس مادام۔ اگر عمران وہاں آیا تو وہ یقینی طور پر ہلاک ہو جائے گا کیونکہ وہ چاہے کسی بھی میک اپ میں ہو آٹو فوکس نے اسے چیک کر لینا ہے"...... انتھونی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم وہاں پہنچ جاؤ اور اسے ہلاک کر دو۔ جب یہ ہلاک ہو جائے تو مجھے رپورٹ دینا"...... مادام شیری نے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام شیری نے فون پیس آف کر کے اسے واپس میز پر رکھ دیا۔

"مارٹن"...... مادام شیری نے مشین کے سامنے موجود نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام"...... نوجوان نے مڑ کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا تم کسی طرح بھی اس فون کال کا منبع تلاش نہیں کر سکتے جہاں سے اس عمران نے مجھے کال کیا ہے"...... مادام شیری نے کہا۔

"میں نے کوشش کی ہے مادام۔ لیکن ایسا مخصوص انتظام کیا گیا ہے کہ یہ جدید ترین مشینری بھی اسے چیک نہیں کر سکتی"۔ مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... مادام شیری نے کہا اور خاموش ہو گئی۔ پھر

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد فون پیس کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو مادام شیری نے رسیور اٹھالیا اور فون آن کر دیا۔

"آسکر بول رہا ہوں مادام"...... دوسری طرف سے دہشت بھری آواز سنائی دی تو مادام شیری بے اختیار اچھل پڑی۔

"شیفرے کہاں ہے جو تم کال کر رہے ہو"...... مادام شیری نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"مادام۔ شیفرے اور اس کا پورا گروپ ہلاک ہو چکا ہے۔ مشینری پر مخالفوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ میں بڑی مشکل سے وہاں سے بچ کر واپس آسکا ہوں"...... آسکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کس طرح ہو گیا۔ تفصیل بتاؤ"...... مادام شیری نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"مادام۔ شیفرے پورے گروپ کے ساتھ ویگن میں ٹی ایس ٹی رکھ کر رابرٹ روڈ پر پہنچا۔ پھر ہم نے ٹی ایس ٹی کو اس عمارت کی عقبی طرف موجود ایک خالی عمارت کی چھت پر نصب کر دیا۔ پھر ہم نے اس رانا ہاؤس نامی عمارت کو ٹارگٹ بنا کر ٹی ایس ٹی فائر کر دیا۔ لیکن ٹی ایس ٹی فائر اس عمارت میں پہنچ جانے کے باوجود کام نہ کر سکا۔ ہم ابھی حیران ہو رہے تھے کہ یہ کیا ہوا ہے کہ اچانک رانا ہاؤس سے ہم پر سرخ رنگ کی شعاعوں کا فائر ہوا اور ہم سب بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ میں اس عمارت کی سیڑھیوں میں تھا اس لئے میں بے ہوش ہو کر گرا تو لڑکھڑا کر دو تین سیڑھیوں بعد آنے والے

پلیٹ فارم پر گر گیا۔ پھر مجھے ہوش آیا تو میں وہیں پڑا ہوا تھا۔ میں چھت پر گیا تو وہاں نہ ہی ٹی ایس ٹی مشین تھی اور نہ ہی شیفرے اور اس کے ساتھی۔ میں فوراً نیچے اترا اور اپنے ہیڈ کوارٹر آگیا۔ میں نے یہاں آکر شیفرے اور اس کے ساتھیوں کو بی ایس ٹی پر چیک کرنے کی کوشش کی لیکن بی ایس ٹی نے سب کو ڈیڈ ظاہر کر دیا۔ پھر میں نے آپ کو کال کیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ ویری سیڈ۔ تم ایسا کرو کہ فوری طور پر پوائنٹ چھوڑ کر تھری ایکس پر شفٹ ہو جاؤ۔ میں تھری ایکس کے انچارج کو حکم دے دیتی ہوں وہ تمہارے پوائنٹ سے تمام مشینری بھی اپنے پوائنٹ میں شفٹ کر دے گا"...... مادام شیری نے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام شیری نے فون آف کیا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور مادام شیری نے جلدی سے فون آن کر دیا۔

"انتھونی بول رہا ہوں مادام"...... انتھونی کی انتہائی پرجوش آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... مادام شیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مادام میں نے ٹارگٹ ہٹ کر لیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مادام شیری بے اختیار اچھل پڑی۔

"ہٹ کر لیا ہے۔ کیسے۔ تفصیل بتاؤ"...... مادام شیری نے پوچھا

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

rfi@urdufans.com

اس کے لہجے میں حیرت کا عنصر بھی موجود تھا کیونکہ شیفرے اور اس کے گروپ کی ہلاکت کے بعد انتھونی کی کامیابی اس کے لئے حیرت انگیز تھی۔

" مادام۔ رانا ہاؤس کے سامنے ایک ہوٹل ہے۔ ہم نے وہاں چوتھی منزل پر ایک کمرہ ایسا حاصل کیا جس کا رخ اس رانا ہاؤس کا طرف تھا۔ پھر میں نے اس کمرے کی کھڑکی میں آٹو فوکس کلر فٹ کر دیا اور شیفرے اور اس کے گروپ کا انتظار کرنے لگا لیکن وہاں کوئی نہ آیا۔ اب سے کچھ دیر قبل اچانک ایک کار رانا ہاؤس کے گیٹ کے سامنے آکر رکی اور مخصوص انداز میں ہارن بجایا تو پھاٹک کھل گیا اور کار اندر چلی گئی۔ اندر ایک وسیع و عریض پورچ تھا۔ وہاں دو کاریں پہلے سے موجود تھیں اور یہ سب کچھ اس کھڑکی سے نظر آ رہا تھا۔ پھر جیسے ہی کار پورچ میں رکی اس میں سے عمران باہر آگیا۔ وہ اپنی اصل شکل میں تھا۔ وہ جیسے ہی کار سے باہر آیا آٹو فوکس کلر نے اسے فوکس میں لے کر خود بخود فائر کر دیا اور عمران اچھل کر نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ وہاں دو گرانڈیل حبشی موجود تھے۔ انہوں نے اس کی لاش اٹھائی اور تیزی سے عمارت کے اندر چلے گئے۔ بہرحال وہ ہلاک ہو چکا تھا۔ میں نے آٹو فوکس کلر کو کھلوایا اور وہاں سے واپس اپنے ہیڈ کوارٹر آگیا اور اب آپ کو کال کر رہا ہوں"...... انتھونی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" لیکن شیفرے اور اس کا گروپ تو ناکام رہا ہے بلکہ وہ سب

rfi@urdufans.com

مارے گئے ہیں اور اس کے گروپ کے ایک آدمی نے اطلاع دی ہے کہ وہ سب ہلاک ہو چکے ہیں اور انتہائی اہم مشین ٹی ایس ٹی بھی ان کے قبضے میں چلی گئی ہے"...... مادام شیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ایسا ہی ہو گا مادام۔ لیکن آٹو فوکس کلر نے اپنا کام کر دکھایا ہے۔ عمران ہلاک ہو چکا ہے"...... انتھونی نے جواب دیا۔

" اوکے تم اپنے ہیڈ کوارٹر میں رہو گے۔ میں بعد میں تم سے خود ہی رابطہ کروں گی"...... مادام شیری نے کہا اور فون آف کر دیا۔

" مادام۔ اگر آٹو فوکس کلر نے فائر کر دیا ہے تو ٹارگٹ کسی صورت بھی نہیں بچ سکتا"...... مارٹن نے کہا۔

" ہاں۔ لیکن بہرحال اس کی ہلاکت کی تصدیق کرنا ہو گی"۔ مادام شیری نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" وہ کیسے مادام"...... مارٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم رانا ہاؤس کے نمبر پر کال ملاؤ۔ نمبر مشین میں موجود ہو گا"...... مادام شیری نے مشین کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور مارٹن نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے مشین آن کر کے اسے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ہک سے لٹکا ہوا رسیور نکال کر مادام شیری کے ہاتھ میں دے دیا اور پھر ایک بٹن پریس کیا تو دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

"راناہاؤس"...... ایک کرخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران سے بات کراؤ۔ میں مادام شیری بول رہی ہوں"۔ مادام شیری نے سخت اور قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"سوری۔ وہ یہاں نہیں رہتے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"دوبارہ ملاؤ"...... مادام شیری نے اب قدرے غصیلے لہجے میں کہا تو مارٹن نے دوبارہ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا اور ایک بار پھر مشین سے فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

"راناہاؤس"...... رسیور اٹھتے ہی وہی پہلے والی آواز سنائی دی۔

"سنو مسٹر۔ تم جو کوئی بھی ہو مجھے بتاؤ کہ کیا علی عمران زندہ ہے یا مر گیا ہے۔ مجھے اس سے انتہائی ضروری کام ہے"...... مادام شیری نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم کہاں سے بول رہی ہو"...... دوسری طرف سے اسی طرح انتہائی کرخت لہجے میں کہا گیا۔

"میں جہاں سے بھی بول رہی ہوں تم میرے سوال کا جواب دو"۔ مادام شیری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا گیا۔

"ہونہہ نانسنس۔ یہ اب میرا نمبر ٹریس کرنے کی کوشش کرے گا"...... مادام شیری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد وہی آواز سنائی دی۔

"یس۔ مادام شیری بول رہی ہوں"...... مادام شیری نے کہا۔

"باس زندہ ہیں لیکن ہوش میں نہیں ہیں اس لئے تمہاری باس سے بات نہیں ہو سکتی اور اب یہاں فون نہ کرنا سمجھی ورنہ تمہاری گردن بھی مروڑی جا سکتی ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مادام شیری کے چہرے پر یکلخت مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ویری گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ ہلاک ہو چکا ہے۔ ویری گڈ۔ یہ اہم ترین کامیابی ہے"...... مادام شیری نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور مارٹن کے ہاتھ میں دے کر وہ واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس نے فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"راجر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"شیفرے گروپ کا آسکر تمہارے پاس پہنچ گیا ہے یا نہیں"۔ مادام شیری نے پوچھا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہاں موجود مشینری کو اپنے پوائنٹ پر شفٹ کر لو"...... مادام شیری نے کہا۔

"یس مادام۔ میں نے آسکر کی رپورٹ کے بعد یہ کام پہلے ہی کر لیا

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

ہے"...... راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ اب سنو۔ عمران تو ہلاک ہو چکا ہے لیکن اب ہم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کر کے تباہ اور سیکرٹ سروس کے تمام ارکان کو ہلاک کرنا ہے اور چونکہ سوائے عمران کے اور کوئی سامنے نہیں آیا اس لئے تم ایسا کرو کہ پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ سرسلطان کو ان کی کوٹھی سے اغوا کرو اور اپنے پوائنٹ پر لے آؤ اور پھر ان سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں مکمل تفصیل حاصل کر کے مجھے رپورٹ دو"...... مادام شیری نے کہا۔

"یس مادام۔ ویسے مادام کیا انہیں ان کے بارے میں علم ہو گا کیونکہ عام طور پر تو کسی ملک کی سیکرٹ سروس وزارت داخلہ کے ماتحت ہوتی ہے اور آپ نے وزارت خارجہ کے سیکرٹری کے بارے میں حکم دیا ہے"...... راجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں مجھے بھی جب اس بارے میں علم ہوا تھا تو میں بھی تمہاری طرح حیران ہوئی تھی لیکن یہاں ایسا نہیں ہے"...... مادام شیری نے جواب دیا۔

"اوکے مادام۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام شیری نے رسیور رکھ دیا۔

rfi@urdufans.com

www.allurdu.com
by rfi
www.urdufans.com

عمران دانش منزل سے نکل کر اپنی کار میں گھومتا پھر رہا تھا کہ اچانک ٹرانسمیٹر کال آ گئی تو عمران نے چونک کر کار ایک سائیڈ پر کر کے روکی اور پھر ڈیش بورڈ سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اسے آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو جوزف کالنگ۔ اوور"...... جوزف کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ جوزف کی اس طرح ہنگامی طور پر ٹرانسمیٹر کال انتہائی غیر متوقع تھی۔

"یس۔ عمران بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے جوزف۔ کیوں کال کی ہے۔ اوور"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ رانا ہاؤس پر انتہائی خوفناک حملہ کیا گیا ہے لیکن اس سے پہلے ہم نے نگرانی کرنے والی مشین سے ایک آدمی کو نگرانی کرتے ہوئے چیک کیا تھا۔ وہ آدمی تو اچانک غائب ہو گیا تھا لیکن

rfi@urdufans.com

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

میں نے رانا ہاؤس کا سپر حفاظتی سسٹم آن کر دیا تھا۔ پھر عقبی طرف سے ایک کیپسول نما زرد رنگ کا بڑا سا میزائل رانا ہاؤس پر فائر ہوا لیکن وہ پھٹ نہ سکا۔ میں نے اسے اٹھا کر فوراً آف کرنے والی مشین میں ڈال دیا اور چیکنگ کی تو عقبی طرف ایک پرانی عمارت کی چھت پر چار افراد ایک عجیب سی مشین سمیت کھڑے نظر آئے۔ میں نے ان پر فاسٹ ریز فائر کیں اور پھر میں اور جوانا وہاں پہنچ گئے۔ اس کے بعد میں اور جوانا دونوں مل کر اس عجیب سی مشین کو اٹھا کر رانا ہاؤس لے آئے اور پھر ہم نے دوبارہ جا کر وہاں بے ہوش پڑے ہوئے ان چاروں افراد کو اٹھایا اور رانا ہاؤس لے آئے لیکن باس جیسے ہی یہ چاروں آدمی رانا ہاؤس میں داخل ہوئے اچانک ان کے جسموں میں بم سے پھٹ پڑے اور وہ چاروں ہلاک ہو گئے۔ میں نے اس مشین کو بھی ڈسٹرائر سیکشن میں رکھ دیا ہے اور پھر میں نے آپ کے فلیٹ پر فون کیا۔ طاہر صاحب سے بھی معلوم کیا لیکن آپ نہ ملے تو میں نے ٹرانسمیٹر کال کی ہے۔ اوور"۔۔۔۔ جوزف نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اس مادام نے جس عمارت کو تباہ کرنے کی دھمکی دی تھی وہ رانا ہاؤس تھا۔ ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے واپس ڈیش بورڈ میں رکھا اور ڈیش بورڈ بند کر کے اس نے کار سٹارٹ کی اور پھر رانا ہاؤس کی طرف بڑھتے لگا لیکن ساتھ ہی وہ یہ

سوچ رہا تھا کہ اس مادام شیری کو رانا ہاؤس کے بارے میں کیسے علم ہوا ہو گا لیکن کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ اسی ادھیڑ بن میں وہ رانا ہاؤس پہنچ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ رانا ہاؤس کا سپر حفاظتی نظام آن ہے اس لئے کال بیل نہ بجے گی۔ چنانچہ اس نے مخصوص انداز میں ہارن دیا تو چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور عمران کار اندر پورچ کی طرف لے گیا۔ اس نے کار پورچ میں روکی اور پھر دروازہ کھول کر وہ جیسے ہی باہر نکلا اچانک سنسناہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی کوئی چیز اس کے سینے سے ٹکرائی۔ یہ دھکا اس قدر خوفناک تھا کہ عمران بے اختیار چکرا کر نیچے گرا اور اس کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پورے جسم میں آگ کے شعلے بھڑک اٹھے ہوں۔ یہ احساس بھی اسے صرف چند لمحوں کے لئے ہوا۔ اس کے بعد اس کے ذہن پر تاریکی کی چادر سی پھیلتی چلی گئی۔ پھر اس تاریکی میں انتہائی آہستگی سے روشنی کے نقطے پیدا ہونا شروع ہو گئے اور پھر یہ نقطے آہستہ آہستہ پھیلتے چلے گئے۔

"باس۔ باس"۔۔۔۔۔۔ جوزف کی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔ اسے یوں احساس ہو رہا تھا جیسے جوزف کہیں دور سے اسے پکار رہا ہو لیکن جوزف کی آواز کا یہ اثر ہوا کہ اس کے ذہن پر پھیلنے والی روشنی کی رفتار یکلخت تیز ہو گئی اور پھر اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ آنکھیں کھلتے ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ کسی انتہائی گرم تنور کے اندر موجود ہو۔ اس کا پورا جسم جیسے آگ میں تپ رہا ہو۔ اسے بے پناہ

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

تپش کا احساس ہو رہا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں وہ منظر کسی فلم کے سین کی طرح گھوم گیا جب وہ پورچ میں کار روک کر نیچے اترا تھا اور پھر سنسناہٹ کی آواز کے ساتھ ہی اسے اپنے سینے پر کسی چیز کے ٹکرانے کا احساس ہوا تھا اور وہ چکرا کر گرا تھا اور پھر اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پورے جسم میں آگ لگ گئی ہو۔

"باس۔ باس" ..... اچانک جوزف کی آواز اس کے کانوں میں پھر پڑی اور اس کا شعور پوری طرح جاگ اٹھا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے یہ دیکھ کر اس کا ذہن بھک سے اڑ گیا کہ وہ سرخ رنگ کے پانی سے بھرے ہوئے ٹب کے اندر لیٹا ہوا تھا اور صرف اس کا سر پانی سے باہر تھا جبکہ اس کے قریب جوزف اور جوانا دونوں موجود تھے۔

"یہ۔ یہ کیا ہوا ہے" ..... عمران نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"لیٹے رہو باس۔ لیٹے رہو۔ پاٹیا کے پانی میں لیٹے رہو ورنہ تمہارا جسم ابھی جل بھن کر راکھ ہو جائے گا" ..... جوزف نے کہا۔

"پاٹیا کا پانی۔ کیا مطلب" ..... عمران نے اٹھنے کی کوشش ترک کرتے ہوئے کہا کیونکہ اس نے واقعی محسوس کیا تھا کہ اٹھتے ہوئے جیسے ہی اس کا بازو پانی سے باہر آیا اسے بازو میں تپش انتہائی شدید طور پر محسوس ہونے لگی تھی جبکہ واپس پانی میں جاتے ہی تپش کا احساس کافی حد تک کم ہو گیا تھا۔

"یہ کیا ہوا ہے اور یہ پاٹیا کیا ہے" ..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ماسٹر ایک تو یہ جوزف اپنی احمقانہ باتوں پر بہت زیادہ اصرار کرتا ہے۔ میں نے تو کہا تھا کہ آپ کو ہسپتال لے چلتے ہیں یا ڈاکٹر کو یہاں بلا لیتے ہیں لیکن جوزف نے میری ایک نہ سنی۔ اس نے نجانے کہاں سے یہ سرخ رنگ کی دوا نکالی، ٹب میں پانی بھرا اور پھر دوا اس پانی میں ملا کر آپ کو کپڑوں سمیت اس ٹب میں ڈال دیا" ..... جوانا جو اب تک خاموش کھڑا تھا بے اختیار بول پڑا۔

"باس۔ جوانا کو قطعاً کچھ معلوم نہیں۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ اگر آپ کو ہسپتال لے جایا جاتا تو ہسپتال پہنچنے سے پہلے آپ ہلاک ہو جاتے یا اگر ڈاکٹر کو یہاں بلایا جاتا تو آپ کی بیماری کا علم ہی نہ ہو سکتا اور پھر بھی آپ ہلاک ہو جاتے جبکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ پر آنافا کا وار کیا گیا ہے اور آنافا کا وار جس پر کیا جائے اس کا پورا جسم جل کر راکھ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ وچ ڈاکٹر باانی ہمیشہ آنافا کے مریض کو پاٹیا کے پانی میں ڈال دیتا تھا اور اس طرح وہ آدمی زندہ بچ جاتا تھا اور دیکھو باس تم نہ صرف زندہ ہو بلکہ ہوش میں بھی آ گئے ہو"۔ جوزف نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"گڈ جوزف۔ تم نے واقعی آج مجھ پر احسان کیا ہے۔ مجھے یہ تو معلوم نہیں کہ تم نے پانی میں کیا ڈالا ہے لیکن اس سے بہرحال میری زندگی بچ گئی ہے۔ تم ایسا کرو کہ فون پیس لے آؤ تاکہ میں

rfi@urdufans.com

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

ڈاکٹر صدیقی سے بات کر لوں" عمران نے کہا تو جوزف کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔ وہ تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"تم نے چیکنگ کی ہے کہ مجھ پر کہاں سے وار کیا گیا ہے اور کس نے کیا ہے" جوزف کے جانے کے بعد عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر۔ پہلے تو میں آپ کو سنبھالنے میں لگا رہا پھر میں باہر گیا اور مجھے اندازہ تھا کہ سامنے والے ہوٹل کے اوپر والے کمرے سے آپ پر کسی شعاعی ہتھیار سے حملہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ میں وہاں پہنچا تو مجھے بتایا گیا کہ چوتھی منزل پر دوپہر سے تھوڑی دیر پہلے ایک کمرہ بک کرایا گیا تھا جو ابھی تک بک ہے۔ میں وہاں پہنچا تو کمرہ خالی تھا البتہ اس کمرے کی کھڑکی میں ایسے نشانات موجود تھے جیسے یہاں کسی عجیب سی مشین کو باقاعدہ فٹ کیا گیا ہو اور کمرے میں ایک سرخ رنگ کی خالی کیپسول نما کوئی چیز بھی پڑی ہوئی تھی۔ میں نے اسے اٹھا لیا اور پھر میں نے اس آدمی کے بارے میں معلومات حاصل کیں جس نے کمرہ بک کرایا تھا تو مجھے بتایا گیا کہ وہ کوئی غیر ملکی تھا جس نے اپنا نام انتھونی بتایا تھا۔ اس کے پاس کارمن پاسپورٹ تھا لیکن اس نے اس پاسپورٹ کی کوئی کاپی ہوٹل والوں کو نہیں دی البتہ اس کا حلیہ مجھے معلوم ہو گیا ہے۔ اس کے پاس ایک بڑا سا بریف کیس موجود تھا، پھر حملے کے کچھ دیر بعد اس غیر ملکی کو اس بریف کیس سمیت باہر جاتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ میں نے ٹیکسی

ڈرائیوروں سے بات چیت کی لیکن کوئی پتہ نہ چل سکا تو میں واپس آ گیا کیونکہ میں آپ کے بارے میں شدید فکر مند تھا" جوانا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا کیپسول نکال کر عمران کی آنکھوں کے سامنے کر دیا اور ساتھ ہی اس نے انتھونی کا حلیہ بھی بتا دیا۔

"اوہ۔ اوہ میرا خیال درست ثابت ہو رہا ہے۔ مجھ پر کاسانی ریز کا فائر کیا گیا ہے" .... عمران نے کیپسول دیکھتے ہی ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"جوزف ابھی تک واپس نہیں آیا۔ کیا ہوا ہے اسے" عمران نے کہا لیکن اسی لمحے جوزف اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں فون پیس تھا۔

"باس۔ کسی مادام شیری کا فون آیا تھا۔ وہ آپ کے بارے میں پوچھ رہی تھی لیکن اس کے پوچھنے کا انداز انتہائی توہین آمیز تھا اس لئے میں نے انکار کر دیا لیکن فوراً ہی اس کا دوبارہ فون آیا۔ وہ پوچھ رہی تھی کہ آپ زندہ ہیں یا نہیں۔ میں نے ہولڈ کرا کر مشین پر جا کر کال چیک کی لیکن باس مشین اس کا فون نمبر چیک نہیں کر سکی۔ میں نے اسے کہہ دیا کہ آپ زندہ ہیں لیکن بے ہوش ہیں" جوزف نے اندر آ کر کہا۔

"تم نے میری بات کرائی تھی اس سے" عمران نے چونک کر کہا۔

Scanned & PDF COPY BY RFI FO SHARING PURPOSE ONLY For

rfi@urdufans.com

"سوری باس۔ میرا خیال ہے کہ اس عورت نے ہی آپ پر حملہ کرایا ہے اس لئے میں اسے نہیں بتانا چاہتا تھا کہ آپ ہوش میں آچکے ہیں" ..... جوزف نے کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال ڈاکٹر صدیقی کے نمبر پریس کر کے فون پیس میرے کان سے لگا دو ورنہ میں نے اسے پکڑنے کے لئے بازو پانی سے باہر نکالا تو پھر مجھے تکلیف ہو گی" ..... عمران نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سرہلا دیا اور نمبر پریس کر کے اس نے فون پیس عمران کے کان سے لگا دیا۔ نمبروں کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دیا تھا اس لئے دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ پھر رسیور اٹھائے جانے کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) آب احمر سے بھرے ہوئے ٹب سے بول رہا ہوں" ..... عمران نے اس حالت میں بھی اپنے مخصوص چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آب احمر کے بھرے ہوئے ٹب سے۔ کیا مطلب عمران صاحب" ..... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"آب احمر کا مطلب ہے سرخ پانی اور اس وقت میں واقعی رانا ہاؤس میں سرخ رنگ کے پانی سے بھرے ہوئے ٹب میں موجود ہوں کیونکہ مجھ پر کاستانی ریز فائر کی گئی ہیں۔ اب یہ تو مجھے معلوم نہیں کہ جوزف نے پانی میں کیا ڈالا ہے۔ وہ اسے پانیا کہہ رہا ہے لیکن پانیا کیا ہے یہ تو مجھے بھی معلوم نہیں۔ البتہ اس پانی میں ڈالے جانے کی وجہ سے میری زندگی بچ گئی ہے ورنہ آپ جانتے ہیں کہ کاستانی ریز جس پر فائر ہو جائیں اسے نصف گھنٹے کے اندر اندر جلا کر راکھ کر دیتی ہیں لیکن میں نہ صرف زندہ ہوں بلکہ ہوش میں بھی آچکا ہوں اور یہ بھی انتہائی حیرت انگیز بات ہے کہ جب تک میرا جسم پانی میں رہتا ہے تپش ہلکی محسوس ہوتی ہے لیکن پانی سے باہر آتے ہی ایسے لگتا ہے جیسے جسم کے اندر آتش فشاں پھٹ پڑا ہو" ..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کاستانی ریز کا فائر آپ پر ہوا ہے اور آپ زندہ ہیں اور ہوش میں بھی ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے عمران صاحب۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے" ..... ڈاکٹر صدیقی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ سائنس کے لحاظ سے تو واقعی ممکن نہیں ہے لیکن افریقی وچ ڈاکٹروں کے لحاظ سے ممکن ہو چکا ہے اور اس کا ثبوت میں خود ہوں" ..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر کاستانی ریز کا فائر نہیں ہو گا عمران صاحب" ..... ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"نہیں۔ میں کاستانی ریز کا خالی کیپسول دیکھ چکا ہوں اس لئے یہ بات حتمی ہے کہ کاستانی ریز کا ہی فائر ہوا ہے۔ اب آپ فوراً رانا ہاؤس پہنچ جائیں اور مجھے اس بحیرہ احمر سے نجات دلائیں" ..... عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم کرنا پڑے گا عمران صاحب کہ کاستانی ریز کا توڑ کیا

rfi@urdufans.com

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

ہے کیونکہ آج تک کہا اور سمجھا تو یہی جاتا ہے کہ اس کا کوئی توڑ نہیں ہے" ۔۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"آپ ایسا کریں کہ ایکریمیا کے ڈاکٹر شونارڈ سے بات کر لیں۔ وہ آپ کے استاد بھی ہیں اور میں نے ان کا ایک تحقیقی مقالہ اس کاسانی ریز کے بارے میں پڑھا تھا۔ انہوں نے اس مقالے میں لکھا تھا کہ وہ انسانی جسم پر اس کا توڑ تلاش کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں لیکن ابھی یہ تجربہ ابتدائی مراحل میں ہے لیکن اب تک وہ یقیناً اس کی کوئی نہ کوئی دوا تیار کر چکے ہوں گے" ۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بات کرتا ہوں ان سے" ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"آپ نے رانا ہاؤس تو دیکھا ہوا ہے۔ ویسے اگر آپ کہیں تو میں جوزف کو آپ کے پاس بھجوا دوں" عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے دیکھا ہوا ہے۔ آپ نے خود ہی وہاں انتہائی پرتکلف دعوت کھلائی تھی۔ میں جلد ہی حاضر ہو رہا ہوں" ۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اوکے کہا تو جوزف نے فون پیس اس کے کان سے ہٹا کر اسے آف کر دیا۔

"تم نے جب میرے لئے پھاٹک کھولا تو حفاظتی نظام آف کر دیا تھا" ۔ عمران نے جوزف سے کہا۔

"یس باس۔ اس کے بغیر آپ کی کار اندر نہ آ سکتی تھی" ۔ جوزف نے جواب دیا۔

"جوانا تم میرے لئے انتہائی تیز دودھ کا بندوبست کرو۔ مجھے شدید پیاس محسوس ہو رہی ہے" عمران نے جوانا سے کہا۔

"یس ماسٹر" ۔ جوانا نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"جوزف، طاہر سے رابطہ کر کے میری بات کراؤ" ۔ جوانا کے کمرے سے باہر چلے جانے کے بعد عمران نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے نمبر پریس کئے اور پھر فون پیس دوبارہ عمران کے کان سے لگا دیا۔

"ایکسٹو" ۔ رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں رانا ہاؤس سے" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ عمران صاحب۔ آپ رانا ہاؤس میں ہیں۔ میں نے ابھی فلیٹ پر فون کیا تھا۔ سلیمان نے بتایا کہ آپ واپس ہی نہیں آئے" ۔ اس بار بلیک زیرو نے اپنی اصل آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں اس وقت بحیرہ احمر میں موجود ہوں اور شکر ہے کہ زندہ ہوں" ۔ عمران نے کہا۔

"بحیرہ احمر۔ زندہ۔ کیا مطلب۔ کیا آپ رانا ہاؤس سے بات نہیں کر رہے" بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے وہی تفصیل بتا دی جو اس سے پہلے وہ ڈاکٹر صدیقی کو بتا چکا تھا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ شیڈاگ نے جس عمارت کی دھمکی

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

دی تھی وہ رانا ہاؤس تھا لیکن جب ان کا حملہ ناکام ہو گیا تھا تو پھر آپ پر اس طرح خوفناک حملہ کس نے کیا ہے“ ..... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اسی شیڈاگ کی مادام شیری نے۔ اس نے فون کر کے یہ کنفرم کرنے کی کوشش بھی کی ہے کہ میں زندہ ہوں یا نہیں۔ گو جوزف نے اسے بتایا ہے کہ میں زندہ ہوں لیکن ظاہر ہے کاسٹانی ریز کے خوفناک فائر کے بعد کسی کے زندہ رہ جانے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اگر جوزف مجھے اس طرح پانی میں نہ ڈالتا اور کوئی پاٹیا وغیرہ نہ ملاتا تو اب تک میرے مزار پر قوالیاں ہو رہی ہوتیں۔ بہرحال میں نے ڈاکٹر صدیقی کو کال کر دی ہے اس لئے مجھے امید ہے کہ جلد ہی اس بحیرہ احمر سے نجات مل جائے گی لیکن تم بتاؤ کیا رپورٹ ہے سیکرٹ سروس کی“ ..... عمران نے کہا۔

”سیکرٹ سروس کو ابھی نہ ہی کوئی مشکوک آدمی نظر آیا ہے اور نہ ہی کسی عمارت پر حملہ ہوا ہے اس لئے وہ مسلسل شہر میں گھومتے پھر رہے ہیں“ ..... بلیک زیرو نے کہا۔

”ایک حلیہ سن لو۔ یہ وہ آدمی ہے جس نے مجھ پر کاسٹانی ریز فائر کی ہے۔ جوانا نے اس کا حلیہ اس ہوٹل سے معلوم کیا ہے جہاں سے رانا ہاؤس پر ریز فائر ہوئی ہیں“ ..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے حلیہ اور نام انتھونی بھی بتا دیا۔

”ٹھیک ہے میں اسے تلاش کراتا ہوں“ ..... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اوکے کہا تو جوزف نے ہاتھ ہٹایا اور فون آف کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد جوانا اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں دودھ کا بھرا ہوا جگ اور ایک گلاس موجود تھا۔

”ارے اتنا دودھ۔ یہ تم نے نہیں پینا تھا میں نے پینا تھا“۔ عمران نے کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

”ماسٹر۔ یہ کون سا زیادہ ہے۔ میں تو سوچ رہا تھا کہ دو چار اور جگ بنا کر لے آنے پڑیں گے“ ..... جوانا نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی ہنس پڑا۔ پھر عمران نے تین گلاس دودھ کے پیئے۔ دودھ واقعی انتہائی تیخ تھا اور یہ دودھ پینے سے عمران کو جسم میں محسوس ہونے والی تپش کم ہو گئی بلکہ اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں کافی توانائی بھی آ گئی ہو۔

”نجانے اب کب تک اس بحیرہ احمر میں رہنا پڑے گا۔ ویسے یہ پاٹیا تمہارے پاس پہلے سے موجود تھا“ ..... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس باس۔ یہ کافی مقدار میں میرے پاس موجود تھا۔ باس یہ دو دواؤں پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ میں نے تب خریدا تھا جب میں نے شراب چھوڑی تھی اور لولی پوپ شروع کیا تھا لیکن لولی پوپ مجھے پسند نہ آیا تھا اس لئے میں نے اسے خرید کر کافی مقدار میں اپنے پاس رکھ لیا۔ اسے میں تھوڑا سا پانی میں ڈال کر روزانہ پی لیتا تھا تو شراب کی طلب ختم ہو جاتی تھی اور پھر ایک ہفتے بعد ویسے ہی طلب ختم ہو

rfi@urdufans.com

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

گئی تو یہ پڑا رہ گیا"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کون کون سی دوائیں ہیں"...... عمران نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"باس۔ وچ ڈاکٹر ہامانی تو جڑی بوٹیوں سے اسے تیار کرتا تھا۔ ایک بار میں بازار گیا تو وہاں میں نے ایک آدمی کو ایک دوا خریدتے ہوئے دیکھا۔ یہ دوا بالکل ایسی ہی تھی جیسی وچ ڈاکٹر جڑی بوٹیوں سے تیار کرتا تھا۔ میں نے اس آدمی سے یہ دوا لے کر چکھی تو اس کا ذائقہ بھی ویسا ہی تھا۔ چنانچہ میں نے اسے کافی مقدار میں خرید لیا۔ سفید رنگ کا پاؤڈر ہوتا ہے۔ وچ ڈاکٹر اس میں سرخ رنگ کی دوسری دوا ملاتا تھا۔ وہ دوا بھی مجھے اسی سٹور میں پڑی ہوئی نظر آ گئی۔ میں نے اسے بھی چکھ کر دیکھا، وہ وہی دوا تھی۔ چنانچہ میں نے اسے بھی خرید لیا اور پھر ان دونوں دواؤں کو جب میں نے پیس کر ملایا تو پاٹیا تیار ہو گیا۔ وچ ڈاکٹر ہامانی نے بھی مجھے بتایا تھا کہ پاٹیا پانی میں ڈال کر پینے سے شراب کی طلب ختم ہو جاتی ہے اور واقعی ایسا ہوا بھی"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان دواؤں کے نام کیا ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"باس۔ نہ میں نے سٹور والے سے پوچھا اور نہ اس نے بتایا"۔ جوزف نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ڈاکٹر صدیقی اکیلا رانا ہاؤس میں پہنچ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک مخصوص بریف کیس

تھا۔

"واہ۔ آپ تو واقعی سرخ پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں"...... ڈاکٹر صدیقی نے کمرے میں داخل ہوتے ہی مسکرا کر کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"وہ ایک شاعر نے کہا ہے کہ زندہ ہوں یہی بات بڑی بات ہے پیارے"۔ عمران نے جواب دیا اور ڈاکٹر صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں۔ یہ نہ صرف بڑی بات ہے بلکہ بہت بڑی بات ہے"۔ ڈاکٹر صدیقی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ساتھ ہی جوزف کی لائی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ڈاکٹر شونارڈ سے رابطہ ہوا ہے آپ کا"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ اپنی رہائش گاہ پر تھے۔ میں نے جب انہیں بتایا کہ کاستانی ریز کے ایک مریض کے لئے دوا چاہتا ہوں تو وہ بے حد حیران ہوئے۔ انہوں نے بھی میری طرح انتہائی حیرت کا اظہار کیا کہ کاستانی ریز جس پر فائر ہو جائیں وہ نصف گھنٹے کے اندر جل کر راکھ ہو جاتا ہے۔ جب میں نے انہیں بتایا کہ میرا ایک مریض زندہ ہے اور اس کے افریقی ساتھی نے اسے کسی سرخ پانی میں ڈالا ہوا ہے تو وہ اور بھی زیادہ حیران ہوئے۔ بہرحال انہوں نے بتایا کہ کاستانی ریز کا توڑ انہوں نے تلاش کر لیا ہے لیکن ابھی تک کسی انسان پر اس کے تجربے کی نوبت نہیں آئی۔ ویسے لیبارٹری تجربات کے لحاظ سے یہ توڑ درست ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پوٹاشیم ڈائی کرومیٹ اور آلم یعنی

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

پھٹکری کو ملا کر انجکشن تیار کیا جائے تو اس کا توڑ ہو جائے گا۔ چنانچہ میں نے دونوں کے انجکشن تیار کر رکھے ہیں۔ ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"پوٹاشیم ڈائی کرومیٹ۔ اوہ اسے سرخ کائیا کہتے ہیں۔ یہ پوٹاشیم، کرومیم اور آکسیجن کا مرکب ہوتی ہے اور پانی میں حل ہو جاتی ہے۔ اسے عام طور پر روئی، چمڑا اور ریشم رنگنے کے کام میں لایا جاتا ہے۔ اوہ۔ اوہ میرا خیال ہے کہ جوزف نے بھی اس پانی میں یہی مرکب ڈالا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے"...... ڈاکٹر صدیقی نے اپنا بیگ کھولتے ہوئے کہا۔

"آپ ذرا اس پانی کو دیکھیں تو سہی۔ میرا خیال ہے کہ اس میں پھٹکری بھی ہو گی"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر صدیقی نے اپنی ایک انگلی سرخ پانی میں ڈالی اور پھر اسے زبان پر لگایا۔

"اوہ ہاں۔ پھٹکری بھی ہے اس میں"...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"لیجئے ڈاکٹر شونارڈ نے اب جا کر توڑ تلاش کیا ہے جبکہ افریقہ میں ہزاروں سالوں سے یہ دریافت ہو چکا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ویسے یہ واقعی انتہائی حیرت انگیز بات ہے لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ پھٹکری اور پوٹاشیم ڈائی کرومیٹ کو مکس کرنے کا خیال ڈاکٹر شونارڈ کو کیسے آ گیا"...... ڈاکٹر صدیقی نے بیگ سے سرخ رنگ کے محلول سے بھری ہوئی سرنج نکالتے ہوئے کہا۔

"کیمیائی طور پر دونوں کا مرکب بنتا ہے کیونکہ پھٹکری بھی

پوٹاشیم، ایلومینیم، سلفر اور آکسیجن کے مرکب کا ہی نام ہے۔ یہ پانی میں حل ہو جاتی ہے اور پھر یہ چمڑے کی رنگائی میں استعمال ہوتی ہے۔ خاص طور پر سوتی کپڑے کے رنگ کو پکا کرنے اور پانی کو صاف کرنے میں تو اسے بہت استعمال کیا جاتا ہے"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر انہوں نے عمران کا بازو پانی سے باہر نکالا اور انجکشن لگا دیا۔ انجکشن لگتے ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں کسی نے انتہائی ٹھنڈک اتار دی ہو۔

"گڈ۔ یہ واقعی کاستانی ریز کا درست توڑ ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر صدیقی کے ستے ہوئے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ رینگ گئی۔

"کیا محسوس ہو رہا ہے آپ کو"...... ڈاکٹر صدیقی نے پوچھا۔

"بہت ریلیف محسوس ہو رہا ہے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر ٹب کے کنارے پر بیٹھ گیا۔ اس کے جسم پر پورا لباس موجود تھا جو سرخ پانی میں بھیگ کر عجیب سا محسوس ہو رہا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ آپ ایک انجکشن اور لگا دیں۔ پھر میں بالکل اوکے ہو جاؤں گا"...... کچھ دیر بعد عمران نے کہا تو ڈاکٹر صدیقی نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر بیگ سے دوسرا انجکشن نکال کر اس نے عمران کو دوسرا انجکشن لگا دیا۔

"ویری گڈ۔ اب میں بالکل ٹھیک ہوں۔ جوزف تم ڈاکٹر

Scanned & PDF COPY BY RFI FO ‹ SHARING PURPOSE ONLY For

صاحب کو سٹنگ روم میں لے جاؤ اور ان کی خاطر مدارت کرو میں لباس تبدیل کر کے آرہا ہوں"...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ کچھ دیر بعد جب وہ سٹنگ روم میں داخل ہوا تو اس نے غسل کر کے لباس تبدیل کر لیا تھا اور اب اس کا چہرہ پہلے کی طرح ہشاش بشاش تھا۔ ڈاکٹر صدیقی جو کرسی پر بیٹھے تھے عمران کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"نئی زندگی مبارک ہو عمران صاحب"...... ڈاکٹر صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اللہ کا بے حد کرم ہے۔ اس نے واقعی مجھے نئی زندگی دی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جوزف ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا جس پر جوس کے دو گلاس اور کچھ پھلوں کی پلیٹیں تھیں۔

"جوزف نے حیرت انگیز کام دکھایا ہے عمران صاحب۔ میری سمجھ میں تو ابھی تک یہ نہیں آرہا کہ جو توڑ سائنس دانوں نے طویل عرصے کی تحقیق کے بعد دریافت کیا ہے جوزف اس کے بارے میں پہلے سے جانتا تھا"...... ڈاکٹر صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"افریقہ کو ویسے ہی پراسرار سرزمین نہیں کہا جاتا ڈاکٹر صاحب۔ افریقہ واقعی پراسرار سرزمین ہے۔ شروع شروع میں میرا بھی یہی خیال تھا کہ یہ سب کچھ دقیانوسی اور من گھڑت ہے لیکن آہستہ آہستہ تجربات نے بتایا ہے کہ افریقہ کے وچ ڈاکٹر سائنس میں ہم سے بہت

آگے ہیں البتہ وہ اسے سائنس نہیں کہتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"جوزف جو چیز تم نے پانی میں ڈالی تھی اس کی کچھ مقدار موجود ہے"...... عمران نے جوزف سے کہا۔

"یس باس۔ ڈبہ بھرا ہوا ہے"...... جوزف نے جواب دیا۔

"تھوڑی سی مقدار کسی برتن میں ڈال لاؤ"...... عمران نے کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا اور ڈاکٹر صدیقی اور عمران پھل کھانے اور جوس پینے میں مصروف ہو گئے۔

"عمران صاحب۔ آپ پر یہ ہولناک فائر کس نے کیا ہے"۔ ڈاکٹر صدیقی نے پوچھا۔

"میری ہونے والی بیوی کے رشتہ داروں نے"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو ڈاکٹر صدیقی کا منہ حیرت کی شدت سے کھلے کا کھلا رہ گیا۔ ان کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے تھے کہ عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ڈاکٹر صاحب اس کے علاوہ فی الحال میں اور کیا کہہ سکتا ہوں"۔ عمران نے ڈاکٹر صدیقی کی حالت دیکھتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر صدیقی کے چہرے پر یکلخت شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ آئی ایم ویری سوری۔ نجانے کیوں میں نے یہ سوال کر دیا تھا"...... ڈاکٹر صدیقی نے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔ اسی لمحے جوزف ہاتھ میں ایک شیشی اٹھائے اندر داخل ہوا۔

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

شیشی میں سرخ رنگ کا پاؤڈر سا بھرا ہوا تھا۔

" ڈاکٹر صاحب۔ آپ اس پاؤڈر کو ڈاکٹر شو نارڈ کو بھجوا دیں اور میری تمام کیفیت بھی انہیں لکھ کر بھجوا دیں تاکہ وہ اس پر مزید ریسرچ کر سکیں۔ اس طرح مجھے یقین ہے کہ بہت سے لوگوں کی زندگیاں بچائی جا سکیں گی" ...... عمران نے شیشی جوزف سے لے کر ڈاکٹر صدیقی کو دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اب مجھے اجازت" ...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ عمران نے ان کا شکریہ ادا کیا اور پھر جوزف کو انہیں پورچ تک چھوڑنے کے لئے کہا اور پھر ڈاکٹر صدیقی اور جوزف جیسے ہی کمرے سے باہر نکلے عمران نے ساتھ پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" سلیمان بول رہا ہوں" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

" عمران بول رہا ہوں سلیمان۔ تم نے دانش منزل فون کرنے سے پہلے رانا ہاؤس فون کیا تھا" ...... عمران نے کہا۔

" جی ہاں۔ پہلے میں نے رانا ہاؤس میں ہی فون کیا تھا۔ کیوں" ۔ سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم نے دانش منزل خصوصی کال کی تھی یا عام فون سے" ۔ عمران نے انتہائی سنجیدگی سے پوچھا۔

" وہاں میں عام فون سے کیسے کال کر سکتا تھا۔ وہاں تو میں نے

سپیشل فون سے بات کی تھی جبکہ رانا ہاؤس عام فون سے کی تھی لیکن آپ یہ سب کچھ کیوں پوچھ رہے ہیں" ...... سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہارے رانا ہاؤس فون کرنے کی وجہ سے رانا ہاؤس پر حملہ ہوا ہے۔ انہوں نے رانا ہاؤس کا نمبر ٹریس کر لیا تھا۔ بہرحال اب تم عام فون کا کنکشن خصوصی فون سے جوڑ دو" ...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے ذہن میں اچانک خیال آیا تھا اور سلیمان کے جواب نے اس بات کی تصدیق کر دی تھی۔ عمران کچھ دیر بیٹھا سوچتا رہا پھر ایک خیال کے تحت ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر آگیا۔ جوزف باہر موجود تھا۔

" جوزف۔ وہ مشین اور وہ لاشیں کہاں ہیں" ۔ عمران نے کہا۔

" وہ سب ڈسٹرائے روم میں ہیں باس" ...... جوزف نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ڈسٹرائے روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس کمرے میں عمران نے خصوصی طور پر ایسی مشینری نصب کرائی ہوئی تھی کہ اس کمرے میں داخل ہوتے ہی ہر قسم کی مشینری جامد ہو جاتی تھی اس لئے اس کمرے کو ڈسٹرائے روم کہا جاتا تھا۔

rfi@urdufans.com

rfi@urdufans.com

Scanned & PDF COPY BY RFI FOI SHARING PURPOSE ONLY For

صالحہ اور تنویر ایک ہی کار میں دارالحکومت میں گھومتے پھر رہے تھے۔ چونکہ ان دونوں کے فلیٹس ایک ہی بلڈنگ میں تھے اس لئے جولیا کی طرف سے مشکوک افراد کو تلاش کرنے کے حکم پر وہ دونوں اکٹھے ایک ہی کار میں چل پڑے تھے۔ یہ کار صالحہ کی تھی اس لئے اس وقت ڈرائیونگ سیٹ پر صالحہ موجود تھی جبکہ سائیڈ سیٹ پر تنویر بیٹھا ہوا تھا۔

"میرا خیال ہے تنویر کہ ہمیں کسی ہوٹل میں بیٹھ کر کچھ دیر آرام کرنا چاہئے۔ میں تو گھومتے پھرتے ویسے بھی تھک گئی ہوں اور تمہارے چہرے پر تو بیزاریت کے آثار طوفان کی طرح امڈے ہوئے نظر آ رہے ہیں" صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بیزاریت تو ہونی ہی ہے۔ اب بھلا یہ بھی کوئی کام ہے کہ ... شہر میں ... گھومتے رہو اور مشکوک افراد کو تلاش کرو۔ اب

مشکوک افراد کے سروں پر سینگ تو نہیں ہوتے" تنویر نے واقعی بیزار سے لہجے میں کہا۔

"پھر میری تجویز ٹھیک ہے" صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ان حالات میں تو بہترین تجویز ہے" تنویر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور صالحہ نے بھی مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا اور پھر تھوڑا آگے جانے کے بعد اس نے کار ہوٹل پارک وے کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور اسے پارکنگ کی طرف لے گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں پارک وے کے انتہائی خوبصورت اور شاندار انداز میں سجے ہوئے ہال کے ایک کونے میں بیٹھے جوس پینے میں مصروف تھے۔

"ایک بات بتاؤ تنویر۔ کیا تمہیں واقعی جولیا سے عشق ہے" اچانک صالحہ نے کہا تو تنویر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب" تنویر نے بھنویں اچکاتے ہوئے کہا۔

"میں نے کوئی مشکل لفظ تو نہیں بولا۔ اگر کوئی لفظ مشکل ہے تو بتا دو میں اس کا سلیس معنی بتا دوں گی" صالحہ نے کہا تو تنویر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھا تو تمہیں مشکل الفاظ کے سلیس معنی بھی آتے ہیں۔ بہت خوب" تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں"...... صالحہ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تو پھر بتاؤ کہ عشق کے کیا معنی ہیں" تنویر

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

نے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہیں عشق کے معنی ہی نہیں آتے"۔ صالحہ نے کہا تو تنویر اور زیادہ کھل کر ہنس پڑا۔

"سب فضولیات ہیں، شاعروں اور ادیبوں کی ذہنی اختراعات ہیں"...... تنویر نے جواب دیا۔

"مطلب ہے ہمارے ایک مشہور شاعر کے بقول تم بھی عشق کو دماغ کا خلل سمجھتے ہو"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خلل دماغ تو ظاہر ہے کسی ذہنی بیماری سے ہی ہوتا ہو گا۔ میرے نزدیک تو عشق قطعی بے معنی لفظ ہے"...... تنویر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر میں یہ سمجھوں کہ تمہیں جولیا سے عشق نہیں ہے"۔ صالحہ نے کہا۔

"بالکل نہیں۔ قطعی نہیں"...... تنویر نے بڑے صاف اور دو ٹوک الفاظ میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا ہے۔ اس کی وضاحت کرو"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے وہ اچھی لگتی ہے اور بس"...... تنویر نے اسی طرح صاف اور سیدھے لہجے میں کہا۔

"کیا میں تمہیں اچھی نہیں لگتی"...... صالحہ نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

rfi@urdufans.com

"ہاں۔ تم بھی اچھی لگتی ہو لیکن صرف کام کی ساتھی کی حد تک"۔ تنویر نے جواب دیا۔

"اور جولیا کس طرح اچھی لگتی ہے"...... صالحہ پوری طرح کھل کر بات کرنے کے موڈ میں تھی۔

"زندگی کی ساتھی کی حد تک"...... تنویر نے اسی طرح بغیر لگی لپٹی رکھے صاف انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ لیکن عمران بھی شاید یہی چاہتا ہے۔ پھر"...... صالحہ نے کہا۔

"چاہتا رہے۔ اس کے چاہنے سے میرا کیا بگڑتا ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اور جہاں تک میرا خیال ہے کہ جولیا بھی تمہاری بجائے عمران میں زیادہ دلچسپی لیتی ہے"...... صالحہ نے آخر کار دھماکہ کر ہی دیا۔

"مجھے معلوم ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صالحہ کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تمہیں معلوم ہے اس کے باوجود بھی تمہاری دلچسپی قائم ہے"۔ صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے صالحہ۔ میں کسی کو پابند تو نہیں کر سکتا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اگر جولیا اور عمران نے کسی روز شادی کر لی تب"...... صالحہ واقعی پوری طرح تنویر کو کھنگالنے کے موڈ میں تھی۔

rfi@urdufans.com

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

"جس روز ایسا ہوا اس روز ان دونوں کو ہنی مون قبروں میں منانا پڑے گا"..... تنویر نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا اور صالحہ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"بس میرا انٹرویو ختم۔ اب اگر کہو تو میں تمہارا انٹرویو کروں"۔ تنویر نے کہا تو صالحہ بے اختیار چونک پڑی۔ تنویر کا مزاج واقعی اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔

"مطلب ہے تم اسے انٹرویو سمجھ کر جواب دے رہے تھے جیسے کہ لوگ انٹرویو میں جواب دیتے ہیں۔ ہر اچھی بات اپنی طرف اور ہر بری بات سے انکار"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ میرے مزاج کے خلاف ہے۔ میں جو کچھ سمجھتا ہوں برملا کہہ دیتا ہوں"...... تنویر نے جواب دیا اور صالحہ نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"اوکے اگر تم انٹرویو ہی لینا چاہتے ہو تو لے سکتے ہو۔ بہرحال وقت تو گزارنا ہی ہے"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے محسوس کیا ہے کہ تم عمران سے زیادہ ذہین اور اس سے زیادہ اچھا مزاح بول سکتی ہو لیکن پھر کیا وجہ ہے کہ عمران کے سامنے تم اکثر خاموش ہی رہتی ہو"...... تنویر نے کہا تو صالحہ کے چہرے پر بے اختیار انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ تم تو میری توقع سے بھی زیادہ ذہین ہو۔ تم نے واقعی انتہائی گہرا تجزیہ کیا ہے۔ یہ بات درست ہے کہ میں عمران سے زیادہ نہیں تو اس سے کم بھی نہیں ہوں اور شروع شروع میں جب میری عمران سے ملاقات ہوئی تھی تو میں نے مزاح میں اس کا خاصا مقابلہ بھی کیا تھا لیکن جب سے میں سیکرٹ سروس میں شامل ہوئی اور مختلف مشنز میں عمران کے ساتھ کام کیا ہے مجھے احساس ہونے لگا ہے کہ عمران ذہانت اور کارکردگی میں ہم سب سے زیادہ بہتر ہے اس لئے عمران کی شخصیت کا ایک خاموش سا رعب مجھ پر پڑ گیا ہے اس لئے اب کوشش کے باوجود میں خاموش رہتی ہوں"...... صالحہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میری ایک بات سن لو۔ عمران واقعی ذہانت اور کارکردگی میں ہم سب سے بہت آگے ہے اور وہ پاکیشیا کا ایک ایسا سرمایہ ہے جس کا کوئی نعم البدل نہیں ہے لیکن اس کی اس کارکردگی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس کی شخصیت ہم سب پر ہر موقع پر حاوی رہتی ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ اگر تم اسے مزاح کے معاملے میں کمپیٹ کرو تو اس سے تم پر خاصے خوشگوار اثرات پڑیں گے"...... تنویر نے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں تمہاری بات سمجھی نہیں ہوں"...... صالحہ نے کہا۔

"عمران کی فطرت ہے کہ وہ اپنے آپ کو ہمیشہ ٹاپ پر رکھنے کی کوشش کرتا ہے اور یہ کام وہ صرف کارکردگی کی بنیاد پر ہی نہیں کرتا بلکہ گفتگو کے دوران بھی اس کے جملوں کی وجہ سے ٹیم اس سے مرعوب رہتی ہے کیونکہ ٹیم میں کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے جو اس

rfi@urdufans.com

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

فیلڈ میں مسلسل اس کا مقابلہ کر سکے اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ اس نے تمہیں کیوں زبردستی صفدر کے ساتھ نتھی کرنے کی کوشش کی ہے۔ صرف اس وجہ سے کہ تم ذہنی طور پر الجھی رہو اور مزاج میں اس کا مقابلہ نہ کر سکو اس لئے میری درخواست ہے کہ تم اس کے سامنے کم از کم گفتگو میں دب کر نہ رہا کرو بلکہ اسے ترکی بہ ترکی جواب دو۔ اس طرح یقیناً باقی ممبرز پر اس کی شخصیت کا جو رعب ہے اس میں خاصی حد تک کمی آجائے گی اور اس طرح ٹیم کی کارکردگی جو اب عمران کے مقابلے میں ہر لحاظ سے دب کر رہ گئی ہے اس دباؤ میں بھی خاصی کمی آجائے گی"..... تنویر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے اس لئے وعدہ کہ اب میں کوشش کروں گی"..... صالحہ نے کہا۔

"اور اب دوسرا سوال۔ کیا تم واقعی صفدر سے شادی کرنا چاہتی ہو"..... تنویر نے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"تمہیں انٹرویو لینے کا سلیقہ بھی نہیں آتا۔ میں نے تم سے کتنی گھما پھرا کر بات کی تھی اور تم نے سیدھا لٹھ مار دیا ہے"..... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ سوری۔ میرا مزاج ہی کچھ ایسا ہے"..... تنویر نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"دیکھو۔ مجھے معلوم ہے کہ جب تک میں سیکرٹ سروس میں

ہوں میں کسی سے شادی نہیں کر سکتی اور میں سیکرٹ سروس میں رہنا چاہتی ہوں"..... صالحہ نے کہا تو تنویر بھی ہنس پڑا۔

"تم واقعی گھما پھرا کر بات کرنے میں ماہر ہو۔ اوکے اب تیسرا اور آخری سوال"..... تنویر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ بھی کر لو"..... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور وہ سوال یہ ہے کہ کیا تم اپنی موجودہ زندگی سے مطمئن ہو"..... تنویر نے کہا۔

"ہاں۔ بالکل سو فیصد مطمئن ہوں لیکن تم نے یہ سوال کیوں کیا ہے۔ کیا تم نے کچھ اور اندازہ لگایا ہے"..... صالحہ نے کہا۔

"ہاں مجھے احساس ہوا ہے کہ تم سیکرٹ سروس میں شامل ہو کر بور ہو رہی ہو"..... تنویر نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ دراصل میں یہ سمجھتی ہوں کہ میں تم سب سے جونیئر رکن ہوں اور مجھے ابھی بہت کچھ سیکھنا ہے اس لئے میں خاموش رہتی ہوں اور تم لوگوں کی کارکردگی کا اپنے طور پر تجزیہ کرتی رہتی ہوں"..... صالحہ نے جواب دیا۔

"ہم نے تمہیں کبھی جونیئر نہیں سمجھا اور نہ تم جونیئر ہو۔ مجھے معلوم ہے کہ ایکسٹو کسی کو بغیر اس میں خصوصی صلاحیتیں دیکھے سیکرٹ سروس میں شامل نہیں کر سکتا اس لئے تم بھی ہماری طرح باصلاحیت ہو"..... تنویر نے کہا۔

"بہت شکریہ تنویر۔ تم نے آج مجھے واقعی بہت حوصلہ دیا ہے۔ آؤ

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

اب چلیں"۔۔۔ صالحہ نے کہا اور تنویر مسکراتا ہوا اٹھا اور پھر صالحہ نے ہی کاؤنٹر پر پیمنٹ کی اور وہ دونوں باہر آکر پارکنگ کی طرف بڑھ گئے۔ چند لمحوں بعد ان کی کار کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر آئی تو اچانک ڈیش بورڈ کے ٹرانسمیٹر کی مخصوص سیٹی کی آواز سنائی دی اور صالحہ نے چونک کر کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی جبکہ تنویر نے ڈیش بورڈ کھول کر اندر موجود ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ جولیا کالنگ۔ اوور"۔۔۔ جولیا کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ تنویر بول رہا ہوں۔ اوور"۔۔۔ تنویر نے جواب دیا۔

"تمہارے ساتھ کون ہے تنویر۔ اوور"۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔

"صالحہ ہے۔ اوور"۔۔۔ تنویر نے جواب دیا۔

"کوئی مشکوک آدمی نظر آیا ہے۔ اوور"۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔

"فی الحال تو مجھے اپنے علاوہ اور کوئی مشکوک آدمی نظر نہیں آیا۔ اوور"۔۔۔ تنویر نے جواب دیا تو ساتھ بیٹھی ہوئی صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"اچھا۔ تم کیسے مشکوک ہو گئے۔ اوور"۔۔۔ جولیا نے بھی ہنستے ہوئے کہا۔

"جب تم کوئی تفصیلات بتائے بغیر مشکوک آدمیوں کی تلاش کا حکم دو گی تو پھر میرے علاوہ اور کون مشکوک ہو سکتا ہے۔ اوور"۔۔۔ تنویر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ بہرحال اب ایک آدمی کا حلیہ اور نام

rfi@urdufans.com

معلوم ہوا ہے۔ اب تمہیں آسانی ہو جائے گی۔ اوور"۔۔۔ جولیا نے جواب دیا اور ساتھ ہی اس نے حلیہ اور نام بتا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ چلو اب کوئی بات تو بنی لیکن یہ بھی بتا دو کہ اسے کہاں دیکھا گیا ہے تاکہ وہاں سے ہم اس کی تلاش کا کوئی آغاز کریں۔ اوور"۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"یہ بات تو چیف نے نہیں بتائی۔ صرف حلیہ اور نام بتا کر تلاش کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ اوور"۔۔۔ جولیا نے جواب دیا۔

"تم نے پوچھنا تھا۔ اوور"۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"جو بات چیف خود نہ بتائے وہ اس سے کیسے پوچھی جا سکتی ہے۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو تنویر نے ٹرانسمیٹر آف کر کے ڈیش بورڈ بند کر دیا۔

"نام انتھونی تو بتا رہا ہے کہ یہ شخص کارمن نہیں بلکہ گریٹ لینڈ کا باشندہ ہے جبکہ حلیہ کارمن آدمی کا بتایا گیا ہے"۔۔۔ صالحہ نے کار آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"وہ یقیناً میک اپ میں ہو گا۔ بہرحال ہمیں سب سے پہلے ہوٹلوں میں چیکنگ کرنی چاہئے"۔۔۔ تنویر نے کہا لیکن صالحہ نے کوئی جواب نہ دیا پھر اچانک اس نے کار کو تیزی سے سائیڈ کی طرف کرنا شروع کر دیا۔

"کیا ہوا"۔۔۔ تنویر نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے یاد آ رہا ہے کہ میں نے اس حلیئے کے آدمی کو ہوٹل پارک

rfi@urdufans.com

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

وے کی پارکنگ میں دیکھا ہے۔ وہ ایک کار میں بیٹھ رہا تھا۔ ٹھہرو مجھے یاد کرنے دو۔ اس کی کار کی تفصیلات"...... صالحہ نے کار ایک سائیڈ پر روکتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

"اوہ ہاں۔ مجھے یاد آگیا ہے"...... چند لمحوں بعد صالحہ نے آنکھیں کھولتے ہوئے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا تفصیلات ہیں"...... تنویر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا تو صالحہ نے اسے کار کا نمبر، اس کا رنگ اور اس کا ماڈل سب کچھ بتا دیا۔

"گڈ شو۔ اب کار کسی پبلک فون بوتھ تک لے چلو تاکہ میں اس کار کے بارے میں رجسٹریشن آفس سے معلومات حاصل کر سکوں"۔ تنویر نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کار ایک پبلک فون بوتھ کے قریب لے جا کر روک دی تو تنویر نیچے اترا اور تیزی سے پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا جبکہ صالحہ کار میں بیٹھی رہی۔ تھوڑی دیر بعد تنویر پبلک فون بوتھ سے نکل کر واپس کار میں آ بیٹھا۔

"یہ کار ریکس کار ڈیلرز کی ملکیت ہے اور ان کا آفس اعظم روڈ پر ہے۔ وہاں چلو"...... تنویر نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ اعظم روڈ پر ریکس کار ڈیلرز کے آفس کے سامنے پہنچ چکے تھے۔

"آؤ"...... تنویر نے کہا اور کار سے اتر گیا تو صالحہ بھی نیچے اتری۔

اس نے کار لاک کر دی اور پھر وہ دونوں آفس میں داخل ہو گئے۔

"یس سر"...... ایک نوجوان نے تنویر کے کاؤنٹر کے قریب پہنچتے ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہمارا تعلق سپیشل فورس سے ہے"...... تنویر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے سپیشل فورس کا سرکاری کارڈ نکال کر اس نوجوان کے سامنے لہرایا اور پھر اسے بند کر کے واپس جیب میں ڈال دیا۔

"جی فرمائیے"...... نوجوان نے اس بار قدرے الجھے ہوئے لہجے میں کہا تو تنویر نے اسے کار کا نمبر بتا دیا۔

"مجھے بتائیے کہ یہ کار آپ نے کسے دی ہوئی ہے"...... تنویر نے کہا۔

"سوری جناب۔ اس نمبر کی کار ہمارے ادارے کے پاس نہیں ہے"...... نوجوان نے جواب دیا۔

"جبکہ رجسٹریشن آفس سے بتایا گیا ہے کہ یہ کار آپ کے ادارے کے پاس رجسٹرڈ ہے"...... تنویر نے سخت لہجے میں کہا۔

"آپ ہمارے رجسٹر دیکھ سکتے ہیں جناب"...... نوجوان نے کہا اور ایک رجسٹر اٹھا کر اس نے تنویر کے سامنے رکھ دیا۔ تنویر نے رجسٹر کھولا اور اس میں درج کاروں کے نمبر وغیرہ چیک کرنے لگا۔ چند لمحوں بعد اس نے رجسٹر بند کر دیا۔ اس میں واقعی وہ نمبر درج نہیں تھا۔

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

"مینجر سے ملاقات ہو سکتی ہے"۔ تنویر نے کہا۔

"یس سر۔ سائیڈ راہداری پر ان کے آفس کا دروازہ ہے"۔ نوجوان نے جواب دیا۔

"کیا نام ہے ان کا"...... تنویر پوچھا۔

"آصف رحمان"...... نوجوان نے جواب دیا اور تنویر سر ہلاتا ہوا اس راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ صالحہ اس کے پیچھے تھی۔ چند لمحوں بعد وہ ایک آفس میں موجود تھے جس میں ایک ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا۔

"مجھے آصف رحمان کہتے ہیں جناب"...... اس آدمی نے اٹھ کر ان دونوں کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کے سیلز مین نے آپ کو ہمارے متعلق بتا دیا ہو گا۔ میرا نام ماجد ہے اور یہ میری ساتھی ہیں مس افشاں"...... تنویر نے کہا۔

"جی ہاں۔ مجھے فون پر بتا دیا گیا ہے کہ آپ کا تعلق سپیشل فورس سے ہے اور آپ کسی کار کے بارے میں معلومات حاصل کر رہے ہیں"۔ مینجر نے کہا۔

"ہاں۔ ہمیں رجسٹریشن آفس سے معلوم ہوا ہے کہ یہ کار آپ کے ادارے کے نام رجسٹرڈ ہے جبکہ آپ کا سیلز مین اور اس کا رجسٹر بتا رہا ہے کہ ایسا نہیں ہے"...... تنویر نے کہا۔

"جی ہاں۔ آپ کو درست بتایا گیا ہے۔ یہ کار ہم نے خریدی ضرور تھی لیکن پھر اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تو ہم نے اسے فروخت کر دیا۔ شاید خریدنے والے نے اسے اپنے نام ٹرانسفر نہیں کرایا ہو گا۔ ایسا

تو اکثر ہوتا ہے"۔ مینجر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ کے پاس اس کی فروخت کا ریکارڈ ہو گا وہ دکھائیے"۔ تنویر نے کہا تو مینجر بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ نہیں۔ ہمیں کیا ضرورت تھی اس کا ریکارڈ رکھنے کی"۔ مینجر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دیکھیں آصف رحمان صاحب۔ میں زبان سے زیادہ ہاتھ سے بات کرنے کا عادی ہوں اس لئے آپ اس بات کو غنیمت سمجھیں کہ میں ابھی تک زبان سے ہی بات کر رہا ہوں"...... تنویر نے اس بار غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ آپ مجھے دھمکا رہے ہیں۔ مجھے۔ میں معزز اور شریف کاروباری آدمی ہوں"۔ آصف رحمان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جب تمہارا کاروبار ملکی سلامتی کے خلاف استعمال ہونے لگے تو پھر تم جیسے کاروباری آدمی کے جسم کے ایک ہزار ٹکڑے بھی کئے جا سکتے ہیں۔ بولو کس کو دی ہے یہ کار"۔ تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سوری۔ جو میں نے بتایا ہے وہ درست ہے۔ آپ تشریف لے جائیں اور جو آپ سے ہو سکتا ہے کر لیں۔ ہماری ایجنسی انتہائی طاقتور ہے وہ خود آپ سے اور آپ کے ادارے سے نمٹ لے گی"۔ آصف رحمان نے بھی اس بار غصیلے لہجے میں کہا تو تنویر اٹھ کھڑا ہوا۔

rfi@urdufans.com
rfi@urdufans.com

Scanned & PDF COPY BY RFI FO / SHARING PURPOSE ONLY For

"مس افشاں۔ باہر جا کر اس سیلز مین کو ہاف آف کر دو اور آفس کے باہر "بند ہے" کا کارڈ لگا دو"...... تنویر نے کہا تو صالحہ تیزی سے مڑی۔

"کیا مطلب۔ میں پولیس کو فون کرتا ہوں"..... آصف رحمان نے فون کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے تنویر کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور آصف رحمان بھرپور تھپڑ کھا کر چیختا ہوا کرسی سمیت دوسری طرف جا گرا۔ تنویر نے تیزی سے آگے بڑھ کر اسے گریبان سے پکڑا اور ہوا میں اٹھا کر ایک طرف قالین پر پھینک دیا اور آصف رحمان کے حلق سے ایک چیخ نکلی۔

"اب بتاؤ ورنہ ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا"...... تنویر نے اس کے پہلو میں زوردار لات مارتے ہوئے کہا۔

"بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ خدا کے لئے مت مارو۔ بتاتا ہوں"۔ آصف رحمان نے انتہائی کربناک انداز میں چیختے ہوئے کہا تو تنویر نے اسے گریبان سے پکڑ کر سیدھا کیا اور ایک کرسی پر ڈال دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور نکالا اور اس کی نال آصف رحمان کی گردن سے لگا دی۔

"بتاؤ"...... تنویر کے لہجے میں اس قدر غراہٹ تھی کہ آصف رحمان کا پورا جسم بری طرح کانپنے لگ گیا تھا۔

"یہ۔ یہ کار ہوٹل الیگزینڈر کے مینجر جاکی نے بک کرائی ہے۔ اس نے ڈبل معاوضہ دیا تھا اور جو ڈبل معاوضہ دے ہم اسے ایسی

کار دیتے ہیں جس کا اندراج رجسٹروں میں نہیں ہوتا"..... آصف رحمان نے جواب دیا۔

"اگر تمہاری بات غلط نکلی تو"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ میں درست کہہ رہا ہوں"..... آصف رحمان نے جواب دیا تو تنویر کا ہاتھ گھوما اور آصف رحمان کی کنپٹی پر اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پڑا اور وہ چیخ کر ایک بار پھر کرسی سے نیچے جا گرا۔ نیچے گر کر اس نے اٹھنے کی ایک بار پھر کوشش کی لیکن دوسرے لمحے تنویر کی لات حرکت میں آئی اور دوسری ضرب کھا کر آصف رحمان ساکت ہو گیا تو تنویر نے ریوالور جیب میں ڈالا اور پھر تیزی سے آفس کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ آفس کے باہر صالحہ موجود تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد ان کی کار انتہائی تیز رفتاری سے ہوٹل الیگزینڈر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

مخصوص فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھی ہوئی مادام شیری نے ہاتھ بڑھا کر فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر دیا۔

"راجر بول رہا ہوں مادام" ـــ دوسری طرف سے راجر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے" ـــ مادام شیری نے نرم لہجے میں پوچھا۔

"مادام۔ سر سلطان تو غیر ملکی دورے پر ہیں اور ان کی واپسی ایک ہفتے بعد ہو گی البتہ میرے گروپ کے آدمیوں نے سیکرٹ سروس کے دو ارکان کا پتہ چلا لیا ہے"...... دوسری طرف سے بتایا گیا تو مادام شیری چونک پڑی۔

"کیسے۔ تفصیل بتاؤ"...... مادام شیری نے کہا۔

"مادام۔ ایک مقامی لڑکی اور ایک مقامی مرد ہوٹل پارک وے

میں بیٹھے عمران کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔ ان کے قریب ہی میرے گروپ کے آدمی موجود تھے۔ عمران کا نام سن کر وہ ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔ پھر سیکرٹ سروس کے الفاظ بھی استعمال ہونے اور یہ بات کنفرم ہو گئی کہ ان دونوں کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے۔ انہوں نے مجھ سے رابطہ کیا تو میں نے انہیں نگرانی کرنے اور ٹرانس کراس کے ذریعے ان کی گفتگو مسلسل سننے کی ہدایت کی۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ یہ دونوں ہوٹل سے باہر آ کر ایک کار میں جا رہے تھے کہ انہیں ٹرانسمیٹر کال موصول ہوئی۔ ٹرانس کراس کے ذریعے یہ کال سن لی گئی۔ کال کرنے والی کوئی عورت جولیا تھی۔ اس نے انہیں انتھونی کا حلیہ بتایا اور ساتھ ہی نام بھی اور انہیں تلاش کرنے کا حکم دیا۔ اس لڑکی نے کال کے بعد اپنے ساتھی کو بتایا کہ اس نے اس حلیئے کے آدمی کو ہوٹل پارک وے کی پارکنگ میں ایک کار میں بیٹھے ہوئے دیکھا تھا پھر اس نے کار کا رجسٹریشن نمبر، ماڈل اور رنگ وغیرہ بتا دیئے۔ اس کے بعد اس آدمی نے جس کا نام تنویر ہے ایک پبلک فون بوتھ سے رجسٹریشن آفس سے رابطہ کیا اور اپنے آپ کو سپیشل فورس کا عہدیدار بتا کر اس رجسٹریشن کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو اسے بتایا گیا کہ یہ کار ریکس کار ڈیلرز کے نام رجسٹرڈ ہے۔ اس کے بعد یہ دونوں ریکس کار ڈیلرز کے آفس میں گئے۔ وہاں انہوں نے مینجر پر تشدد کر کے اس سے معلوم کیا کہ یہ کار اس ادارے سے ہوٹل الیگزینڈر کے

rfi@urdufans.com

Scanned & PDF COPY BY RFI FO (SHARING PURPOSE ONLY For

مینجر جاسکی نے حاصل کی ہے اور اب یہ دونوں ہوٹل الیگزینڈر کی طرف جا رہے ہیں"۔ راجر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ پھر تو یہ لوگ انتھونی کو ٹریس کر لیں گے۔ انہیں فوراً ہلاک کر دو" ... مادام شیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو انہیں اغوا کر کے ان سے باقی ممبرز کے بارے میں معلومات حاصل کر لی جائیں" .... راجر نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی یہ ٹھیک رہے گا لیکن تم نے بہرحال خیال رکھنا ہے۔ یہ لوگ انتہائی تربیت یافتہ ہیں" .... مادام شیری نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مادام" .... راجر نے کہا۔

"اوکے۔ اور جو کچھ ان سے معلوم ہو اس سے مجھے آگاہ کر دینا پھر میں تمہیں مزید ہدایات دوں گی"...... مادام نے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام نے اوکے کہہ کر فون آف کیا اور پھر اسے آن کر کے اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انتھونی بول رہا ہوں" .... رابطہ قائم ہوتے ہی انتھونی کی آواز سنائی دی۔

"مادام شیری بول رہی ہوں انتھونی۔ تمہیں ٹریس کر لیا گیا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران تمہارے پیچھے ہیں۔ راجر نے انہیں ٹریس کر لیا ہے۔ وہ ان سے نمٹ لے گا لیکن تم فوری طور پر اپنا میک اپ تبدیل کر لو اور کار بھی۔ اب تمہارا نام جانسن ہو گا اور

اپنا پوائنٹ بھی چھوڑ دو۔ خاص طور پر وہ کار جو تم استعمال کر رہے ہو اور متبادل پوائنٹ پر شفٹ ہو جاؤ" ..... مادام شیری نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے مختصر سا جواب دیا گیا۔

"وہ کار اور پوائنٹ تبدیل کر کے مجھے رپورٹ دو" ..... مادام شیری نے کہا اور فون آف کر کے اس نے میز پر رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مادام نے فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر دیا۔

"سابقہ انتھونی اور موجودہ جانسن بول رہا ہوں" . . دوسری طرف سے انتھونی کی آواز سنائی دی۔

"پوائنٹ چینج کر لیا ہے۔ کس پوائنٹ پر ہو اب تم" .... مادام نے پوچھا۔

"پوائنٹ ایکس پر مادام"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوکے۔ اب تم نے میری دوسری ہدایات تک بہرحال محتاط رہنا ہے اور اپنے پوائنٹ سے باہر نہیں آنا"۔ مادام نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام نے اوکے کہہ کر فون آف کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے اور اب اسے راجر کی طرف سے کال کا انتظار تھا۔

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

" بیٹھو۔ میں ذرا لیبارٹری کا چکر لگا آؤں۔ تم اس دوران میرے لئے یخ دودھ کا انتظام کر رکھو"...... عمران نے سلام دعا کے بعد کہا اور لیبارٹری کی طرف مڑ گیا۔

" دودھ کا انتظام۔ کیا مطلب۔ یہ اچانک کایا پلٹ کیسے ہو گئی"۔ بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

" واپسی پر بتاؤں گا البتہ خیال رکھنا کہ دودھ انتہائی یخ ہونا چاہئے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ لیبارٹری میں پہنچ کر اس نے جیب سے ایک لفافہ نکالا اور اس میں سے ایک چھوٹا سا پرزہ نکال کر اس نے اسے ایک بڑی سی مشین کے خانے میں ڈالا اور پھر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک وہ کام

کرتا رہا پھر اس نے مشین آف کی۔ اس کے خانے سے وہ پرزہ نکال کر اسے دوبارہ لفافے میں ڈالا اور پھر یہ لفافہ میز کی دراز میں رکھ کر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا واپس آپریشن روم میں پہنچ گیا۔

" لے آؤں دودھ یا موڈ بدل گیا ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ نہیں۔ دودھ ہی لے آؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا کچن کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی اس نے دودھ کا گلاس لا کر اس کے سامنے رکھ دیا اور عمران نے چسکیاں لے لے کر دودھ پینا شروع کر دیا جبکہ بلیک زیرو اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا حیرت بھری نظروں سے اسے ایسا کرتے دیکھ رہا تھا۔

" حیرت ہے۔ شاید اماں بی نے حکم دیا ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اماں بی کو تو معلوم ہی نہیں کہ ان کا اکلوتا بیٹا قبر کے اندر پہنچ کر واپس آ گیا ہے"...... عمران نے خالی گلاس میز پر رکھتے ہوئے مسکرا کر کہا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیا۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے رانا ہاؤس پر حملے اور پھر اپنے وہاں پہنچنے سے لے کر اب واپسی تک کے تمام حالات بتا دیئے اور بلیک زیرو کا چہرہ حیرت کی شدت سے بگڑ سا گیا۔

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

"اوہ۔ اوہ یہ تو اللہ تعالیٰ نے کرم کر دیا۔ نئی زندگی مبارک ہو"۔ بلیک زیرو نے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے۔ جس مشین سے رانا ہاؤس پر حملہ کیا گیا تھا وہ انتہائی خوفناک مشین ہے۔ اس میں بھی ریز استعمال ہوتی ہیں۔ مجھے ان ریز کی ماہیت کا علم نہ ہو سکا تھا اس لئے میں اس کا مین پرزہ ساتھ لے آیا تھا لیکن یہاں بھی مجھے ان ریز کی ماہیت کا علم نہیں ہو سکا اس لئے اب اسے سرداور کو بھجوانا پڑے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ شیڈاگ تو بلیک تھنڈر کی طرح کی کوئی تنظیم لگتی ہے۔ انتہائی جدید ترین ایجادات استعمال کر رہی ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو اس کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چل رہا۔ بہرحال تم بتاؤ اس انتھونی کے بارے میں کوئی رپورٹ"۔ عمران نے کہا۔

"ابھی تک تو کوئی رپوٹ نہیں ملی"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں چیف۔ تنویر اور صالحہ جس کار میں تھے وہ کار سوجانی روڈ پر خالی کھڑی ہوئی صفدر اور کیپٹن شکیل کو ملی ہے۔

صفدر نے رپورٹ دی ہے کہ کار میں کسی نامانوس گیس کی بو بھی موجود ہے اور کار کا انجن بھی مکمل طور پر جام ہو چکا ہے"۔ دوسری طرف سے جولیا نے کہا۔

"انہیں تلاش کرو۔ یقیناً ان پر مجرموں نے ہاتھ ڈالا ہو گا"۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ میں نے انہیں کہہ دیا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"جیسے ہی ان کے بارے میں کوئی رپورٹ آئے مجھے کال کر لینا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ صالحہ اور تنویر نے اس انتھونی کا سراغ لگا لیا ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اس کا ایک اور مطلب بھی ہے کہ صالحہ اور تنویر نے کوئی ایسی حرکت کی ہے جس کی وجہ سے انہوں نے انہیں چیک کر لیا ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اصل مسئلہ اسی مادام شیری کی تلاش کا ہے۔ یہ لوگ ایسی مشینری استعمال کر رہے ہیں کہ جسے ہماری مشینری چیک نہیں کر رہی۔ سلیمان نے مجھے کال کرنے کے لئے پہلے رانا ہاؤس فون کیا تو رانا ہاؤس کی لوکیشن کا انہیں پتہ چل گیا۔ یہ تو شکر ہے کہ سلیمان نے ہدایت کے مطابق سپیشل فون سے مجھے دانش منزل کال کیا تھا اس لئے وہ لوگ دانش منزل کو لوکیٹ نہیں کر سکے ورنہ وہ رانا ہاؤس کی طرح لازماً دانش منزل پر حملہ کرتے اور ہماری مشینری اس

rfi@urdufans.com

Scanned & PDF COPY BY RFI FO SHARING PURPOSE ONLY For

لوکیشن کو لوکیٹ نہیں کر سکی جہاں سے مادام شیری فون کر رہی ہے"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"ان کا ایک آدمی بھی لوکیٹ ہو جائے تو پھر تو انہیں لوکیٹ کیا جا سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ کوشش تو یہی کی جا رہی ہے لیکن ان کے آدمی کی بجائے ہمارے آدمی لوکیٹ ہو رہے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"مجھے یقین ہے کہ تنویر اور صالحہ نہ صرف حالات کو کنٹرول کر لیں گے بلکہ وہ ان کے کسی نہ کسی آدمی کو بھی کور کر لیں گے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"جبکہ میرا خیال دوسرا ہے۔ تنویر نے سچوئیشن پلٹتے ہی وہاں موجود سب کا خاتمہ کر دینا ہے۔ نتیجہ یہ کہ ہم پھر وہیں آکھڑے ہوں گے جہاں سے چلے تھے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"صالحہ اس کے ساتھ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اسے کنٹرول کر لے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"صالحہ صفدر جیسے شریف اور مرنجاں مرنج کو اب تک کنٹرول نہیں کر سکی تنویر کو کیسے کرے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"پھر تو آپ کو خود ٹرائی کرنا چاہئے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے تو بہت کوشش کی ہے لیکن صفدر ہمیشہ کنی کاٹ جاتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے صفدر کی بات نہیں کی تھی آپ کی بات کی تھی"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"مادام شیری کے لحاظ سے میں ہلاک ہو چکا ہوں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ کچھ وقت تک وہ یہی سمجھتی رہے تاکہ میں اسے اطمینان سے ٹریس کر لوں"...... عمران نے کہا۔

"آپ میک اپ بھی تو کر سکتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن فی الحال میں اس جدید مشینری سے ڈرا ہوا ہوں"۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"وہ عمرو عیار کی زنبیل مجھے دو شاید اس سے کوئی چیز برآمد ہو جائے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی دراز کھولی اور سرخ جلد والی ضخیم ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران اس ڈائری کو اکثر عمرو عیار کی زنبیل کہا کرتا تھا کیونکہ اس میں دنیا بھر کے فون نمبرز اور پتے درج تھے۔ عمران نے ڈائری لے کر اس کی ورق گردانی شروع کر دی۔ کافی دیر تک وہ ایسا کرتا رہا پھر ایک صفحہ پر اس کی نظریں جم گئیں۔ اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ڈائری کو میز پر رکھا اور پھر رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ٹیلی فون کارپوریشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن بولنے والی کا لہجہ سن کر عمران سمجھ گیا کہ بولنے والی ایکریمین ہے۔

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ آپ کی کارپوریشن میں ایک ٹیلی فون انجینیئر ہیں ایڈورڈ جم۔ ان سے بات ہو سکتی ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر جم رخصت پر ہیں۔ وہ کافی دنوں سے بیمار ہیں۔ آپ ان کی رہائش گاہ پر فون کر لیں میں نمبر بتا دیتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ساتھ ہی ایک نمبر بھی بتا دیا گیا۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ مسٹر جم سے بات کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"پاکیشیا۔ یہ کون سا ملک ہے"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ایشیا کا ملک ہے محترمہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایشیا۔ اوہ اچھا میں بات کراتی ہوں"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو جم بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھرائی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"کتنی بار تمہیں سمجھایا ہے کہ بداعمالیاں نہ کیا کرو۔ اب بولو سزا شروع ہو گئی ناں"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا۔ کون بول رہا ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"وہی جسے تم ہر بار کہتے تھے کہ نصیحتیں نہ کیا کرو۔ ابھی تمہاری عمر نصیحتیں کرنے کی نہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ عمران۔ اوہ علی عمران۔ کیا واقعی یہ تم ہو"۔ دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد چونک کر کہا گیا۔

"جی جناب۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔ اب بتاؤ اگر تم میری نصیحتوں پر عمل کر لیتے تو اس حال تک تو نہ پہنچتے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے زور دار قہقہہ سنائی دیا۔

"تم ٹھیک کہتے تھے اور شکر ہے کہ میں نے لاؤڈر کا بٹن پریس نہیں کیا تھا ورنہ جیکولین اگر تمہاری بات سن لیتی کہ میں نے بداعمالیاں کی ہیں تو وہ جو اب میری خدمت کر رہی ہے مجھے اٹھا کر گھر سے باہر پھینک دیتی۔ بہرحال اب میں تمہاری نصیحتوں پر ضرور عمل کروں گا۔ بولو کیسے فون کیا ہے اتنے طویل عرصے کے بعد"۔ دوسری طرف سے ایڈورڈ جم نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہاری بداعمالیوں سے میں بھی فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یعنی دوسروں کو نصیحتیں اور خود۔ کیا مطلب۔ تم کیسے فائدہ اٹھا سکتے ہو"...... ایڈورڈ جم نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

rfi@urdufans.com

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY. For

"بیوہ سے شادی کرنا ہمارے ہاں کار ثواب ہے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی طاری رہی پھر ایڈورڈجم اس قدر گلا پھاڑ کر ہنسا کہ عمران نے بے اختیار رسیور کان سے کافی فاصلے پر کر لیا۔

"اوہ۔ اوہ تو یہ ارادے ہیں۔ منہ دھو رکھو۔ بس اب میں نے سب بداعمالیاں چھوڑ دی ہیں"...... ایڈورڈجم نے ہنستے ہوئے کہا۔

"چلو جہاں اتنی گزر گئی ہے وہاں اور سہی۔ البتہ ایک بات بتاؤ۔ پاکیشیا میں ایک سرکاری ادارے نے فون کال لوکیشن چیک کرنے کے لئے انتہائی جدید ترین مشین آر ایف ٹی ایم ون ہنڈرڈ تھرٹی نصب کر رکھی ہے لیکن یہاں سے ایک کال اس ادارے کو مسلسل کی جا رہی ہے لیکن یہ مشین اسے چیک نہیں کر پا رہی۔ اس کی وجہ"...... عمران نے کہا۔

"ار ایف ٹی ایم ون ہنڈرڈ تھرٹی۔ اس قدر جدید ترین مشین پاکیشیا کو کہاں سے مل گئی۔ یہ مشین تو صرف ایکریمین ملٹری کے پاس ہے"...... ایڈورڈجم نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم جیسے بداعمال ایکریمین فوج میں بھی تو ہو سکتے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ایڈورڈجم ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھا۔ اچھا ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں لیکن اگر یہ مشین اس کال کی لوکیشن چیک نہیں کر پا رہی تو اس کا صرف ایک ہی مطلب

ہو سکتا ہے کہ یہ کال کسی خفیہ ٹیلی سیارے کے ذریعے کی جا رہی ہے۔ ایسے سیارے سے جس کا کوڈ یہ مشین بھی ٹریس نہیں کر سکتی"...... ایڈورڈجم نے کہا۔

"کیا ایسا ٹیلی سیارہ ہو سکتا ہے جسے یہ مشین بھی چیک نہ کر سکے"...... عمران نے لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کئی ہیں۔ چار کے بارے میں تو میں بھی جانتا ہوں۔ ہو سکتا ہے اور بھی ہوں"...... جم نے جواب دیا۔

"لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایکریمیا اور دوسری سپرپاورز کی نظروں سے یہ سیارے خفیہ رہ جائیں اور پھر جب تم ان کے بارے میں جانتے ہو تو پھر یہ خفیہ کیسے ہوگئے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"انہیں خفیہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ باقاعدہ اقوام متحدہ کے ٹیلی مواصلات شعبے سے رجسٹرڈ نہیں ہیں۔ ایسے سیاروں سے ایسے کام لئے جاتے ہیں جنہیں حکومتیں دوسروں کے سامنے نہیں لانا چاہتیں اس لئے ایکریمیا کیا تمام سپرپاورز نے ایسے خفیہ سیارے فضا میں چھوڑے ہوئے ہیں"...... جم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اب بات سمجھ میں آ رہی ہے لیکن پھر اب میں اس کال کی لوکیشن کیسے چیک کروں"...... عمران نے کہا۔

"ایک حل ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ وہ حل بھی میں ہی تمہیں بتا سکتا ہوں کیونکہ تمہیں معلوم ہے کہ مجھے اس کام سے عشق ہے اور

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

وہ حل یہ ہے کہ تم اپنی مشین کے ساتھ رینج کو میٹ لگا دو اور پھر اس رینج کو میٹ کے ساتھ ایس ڈی ایس کو منسلک کر دو اس طرح تمہیں اس کال کی رینج اور اینگل کا پتہ چل جائے گا۔ جب یہ دونوں چیزیں معلوم ہو جائیں تو ان دونوں معلومات کو پھر ایس کے میں فیڈ کر کے اس کی لوکیشن تلاش کر لو"...... جم نے کہا تو عمران کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

"اوہ۔ اوہ ویری گڈ۔ بڑا آسان اور سادہ حل ہے۔ ویری گڈ۔ چلو اب تم بے شک جتنی چاہے بداعمالیاں کر لو اب جیکولین سے میں صرف ہمدردی کروں گا اور بس"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایڈورڈ جم بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم جیسے شیطان سے کچھ بعید نہیں ہے۔ میں جانتا ہوں تمہیں لیکن یہ بتا دوں کہ پھر میری روح کو تمہارے جسم پر زبردستی قبضہ کرنا پڑے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ارے ارے۔ باپ رے۔ میں تو جانتا بھی نہیں جیکولین کو۔ بالکل نہیں جانتا"...... عمران نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا تو جم کی ہنسی ایک بار پھر سنائی دی۔

"اوکے جم۔ تم نے واقعی میری مدد کی ہے اس لئے بے حد شکریہ۔ اب میں جب بھی ایکریمیا آؤں گا تو باقاعدہ جیکولین سے ملاقات کر کے اس سے تمہاری تعریف کروں گا۔ گڈ بائی"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ ایڈورڈ جم صاحب کون ہیں۔ آج سے پہلے تو کبھی ان کا نام سامنے نہیں آیا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس لئے تو اس ڈائری کو میں عمرو عیار کی زنبیل کہتا ہوں۔ کوئی نہ کوئی حل نکل ہی آتا ہے۔ یہ ٹیلی مواصلات کا انجینئر ہے اور اسے جدید ریسرچ کا جنون ہے اور مجھے اعتراف ہے کہ اس شعبے میں اس کا ذہن سپریم ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ اس سے کن بداعمالیوں کی بات کر رہے تھے"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کی بیوی کٹر یہودی ہے جبکہ جم کٹر عیسائی ہے لیکن اسے جیکولین سے مشرقی طرز کا عشق ہے اس لئے اس نے اسے یہی بتایا ہوا ہے کہ وہ یہودی ہے لیکن چھپ چھپ کر چرچ جا کر عبادت کرتا ہے اور اسے میں اس کی بداعمالی کہتا ہوں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

rfi@urdufans.com

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

تنویر کی آنکھیں کھلیں تو درد کی ایک تیز لہر اس کے پورے جسم میں دوڑتی چلی گئی۔ اس کے ساتھ ہی اسے یاد آگیا کہ وہ صالحہ کے ساتھ کار میں بیٹھا ہوٹل الیگزینڈر جا رہا تھا کہ اچانک کار اس طرح جام ہو گئی جیسے سڑک پر موجود کسی طاقتور گوند نے اسے جکڑ لیا ہو لیکن اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن بھی اس طرح تاریک ہو گیا جیسے کار جامد ہوئی تھی اور اب اسے ہوش آرہا تھا۔ اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا اور اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ لوہے کی ایک کرسی پر موجود تھا اور اس کا جسم لوہے کے مضبوط کڑوں سے جکڑا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ایک ٹرالی پر ایک چھوٹی سی مشین سرخ رنگ کے کپڑے سے ڈھکی ہوئی موجود تھی۔ ساتھ ہی ایک لوہے کی کرسی پر صالحہ بھی اسی طرح لوہے کے کڑوں میں جکڑی ہوئی موجود تھی اور ایک نوجوان اس کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا۔

پھر اس نوجوان نے سوئی باہر کھینچی اور سرنج کو ایک طرف اچھال کر وہ مڑا اور پھر تنویر کو ہوش میں دیکھ کر وہ بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم کون ہو اور ہم کس کے قبضے میں ہیں"...... تنویر نے سرد لہجے میں کہا۔

"میرا نام ٹاسکی ہے اور میں شیڈاگ کے ایک سیکشن جس کا انچارج راجر ہے، کا ممبر ہوں"...... نوجوان نے جواب دیا اور کمرے کے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"ایک منٹ۔ یہ بتاؤ کہ ہمیں کیوں اس طرح یہاں لایا گیا ہے۔ کیا چاہتے ہو تم ہم سے"...... تنویر نے کہا۔

" دونوں کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور باس راجر ابھی آکر تم سے سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر اور اس کے دیگر ممبران کے بارے میں معلومات حاصل کرے گا۔ پھر تم سمیت ان سب کا خاتمہ کر دیا جائے گا"...... ٹاسکی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو تم ہمیں کسی سیکرٹ سروس کے ممبر سمجھ رہے ہو"۔ تنویر نے لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"فضول باتیں کرنے کی ضرورت نہیں ہے مسٹر تنویر۔ تم دونوں نے ہوٹل پارک وے میں گفتگو کرتے ہوئے اپنی شناخت بتا دی تھی پھر ایک جدید مشین کے ذریعے تمہارے درمیان ہونے والی تمام گفتگو ہم سنتے رہے اور پھر کار میں ٹرانسمیٹر کال جو کسی جولیا کی تھی وہ بھی ہم نے سنی۔ پھر تم نے اس کار کے بارے میں رجسٹریشن

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

آفس سے پبلک فون بوتھ پر معلومات حاصل کیں اور یہ سب گفتگو ہمارے پاس ٹیپ شدہ موجود ہے۔ باس راجر نے تمہیں بے ہوش کر کے یہاں لانے اور تم سے معلومات حاصل کرنے کی اجازت مادام شیری سے حاصل کی ورنہ مادام شیری نے تو تمہیں فوری ہلاک کرنے کا حکم دے دیا تھا اور تمہاری کار تم سمیت جلا کر راکھ کر دی جاتی اور جہاں تک معلومات کا تعلق ہے تو یہ تمہاری کرسی کے ساتھ ایک ایسی مشین موجود ہے جو چند لمحوں میں وہ سب کچھ خود بخود بتا دے گی جو تم ویسے نہ بتانا چاہو گے"...... ٹاسکی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"یہ سب کیا ہوا ہے تنویر"...... صالحہ نے کہا۔

"تمہارے انٹرویو کا نتیجہ ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرے انٹرویو کا نتیجہ۔ کیا مطلب"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو تنویر نے اسے وہ سب کچھ بتا دیا جو ٹاسکی نے اسے بتایا تھا۔

"اوہ۔ پھر اب کیا کرنا ہے"...... صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کرنا کیا ہے۔ ان سب کا خاتمہ کرنا ہے اور کیا کرنا ہے"۔ تنویر نے جواب دیا۔

"سب کا نہیں تنویر۔ ان کے چیف کو ہمیں زندہ پکڑنا چاہئے تاکہ

جس طرح یہ لوگ ہم سے معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں اسی طرح ہم اس سے معلومات حاصل کر سکیں"...... صالحہ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن پہلے ہمیں اس کرسی کی گرفت سے آزاد ہونا ہے پھر سوچ لیں گے"...... تنویر نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ یہ کارمن نژاد تھا۔ اس کے پیچھے وہی ٹاسکی تھا۔

"تمہارا نام ہے راجر"...... تنویر نے اس کے بولنے سے پہلے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ کیوں"...... راجر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں کنفرم کر رہا تھا تاکہ تم سے اس شیڈاگ کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں"...... تنویر نے جواب دیا تو راجر بے اختیار ہنس پڑا۔

"بہت خوب۔ تم شاید پاکیشیا سیکرٹ سروس میں جوکر ہو"۔ راجر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ تم خود مجھے جوکر نظر آ رہے ہو نانسنس۔ میرا نام تنویر ہے اور ابھی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ تنویر جوکر ہے یا تم"۔ تنویر نے غصے سے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کمال ہے۔ تعریف تو تم لوگوں کی بہت سن رکھی ہے لیکن شاید ایشیائی پراپیگنڈے کے ماہر ہوتے ہیں"...... راجر نے منہ بناتے

rfi@urdufans.com

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

ہوئے کہا۔

"سنو راجر۔ تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ تم اپنی اس بوڑھی مادام شیری سمیت یہاں سے دفع ہو جاؤ ورنہ تم اور تمہاری یہ مادام شیری دونوں کا وہ عبرتناک حشر ہو گا کہ جس کا تصور بھی تم نہ کر سکو گے"۔۔۔ تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ٹاسکی یہ شخص تو مکمل احمق ہے تم اس لڑکی کا ذہن چیک کرو"۔ راجر نے اپنی پشت پر موجود ٹاسکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"۔۔۔ ٹاسکی نے کہا اور آگے بڑھ کر وہ تنویر کی کرسی کے قریب موجود مشین کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک کھٹاک کی تیز آواز ابھری اور اس کے ساتھ ہی ٹاسکی چیختا ہوا اچھل کر راجر سے ٹکرایا اور وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے ہی تھے کہ تنویر بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے ٹاسکی ہوا میں اٹھتا ہوا ایک دھماکے سے سائیڈ کی دیوار سے جا ٹکرایا۔ تنویر نے اسے گردن سے پکڑ کر اس طرح اچھال دیا تھا جیسے بچے کسی ناپسندیدہ کھلونے کو نفرت بھرے انداز میں پھینکتے ہیں لیکن اسی لمحے تنویر بھی اچھل کر نیچے گرا۔ اس کی پنڈلی کی ہڈی پر اچانک زوردار ضرب لگی تھی اور یہ ضرب راجر نے لگائی تھی۔ تنویر نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر کھڑا ہو گیا لیکن اسی لمحے راجر بھی اس طرح اٹھ کھڑا ہوا جیسے اس کے جسم میں ہڈیوں کی جگہ سپرنگ لگے ہوئے ہوں۔

"تم۔ تم نے جرأت کی ہے کہ مجھے یعنی تنویر کو ضرب لگاؤ"۔

تنویر نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا لیکن اسی لمحے راجر نے انتہائی ماہرانہ انداز میں اس پر چھلانگ لگا دی لیکن دوسرے لمحے راجر ہوا میں اٹھتا چلا گیا البتہ اس کی اٹھتی ہوئی لات تنویر کے چہرے پر پڑی تھی۔ اس کے ساتھ ہی تنویر کے حلق سے بھی چیخ نکلی اور وہ بھی اچھل کر پشت کے بل اسی کرسی پر جا گرا جہاں وہ پہلے کڑوں میں جکڑا ہوا تھا۔ راجر نے ہوا میں ہی قلابازی کھائی اور پلک جھپکنے سے بھی پہلے وہ تنویر پر آ گرا لیکن دوسرے لمحے اس کا جسم ہوا میں اٹھ کر پھرکی کی طرح گھوما اور پھر اس کا سر نیچے فرش پر جا ٹکرایا جبکہ تنویر نے اس کا نچلا دھڑ جو اس نے دونوں ہاتھوں میں جکڑا ہوا تھا تیزی سے گھما دیا۔

"اسے مارنا مت۔ اسے مت مارنا تنویر"۔۔۔ صالحہ نے چیختے ہوئے کہا لیکن ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی راجر کا جسم یکلخت ڈھیلا پڑتا چلا گیا اور تنویر نے بڑے نفرت بھرے انداز میں اسے فرش پر پلٹ دیا۔ راجر کی گردن ٹوٹ گئی تھی اور وہ ہلاک ہو چکا تھا۔ تنویر نے واقعی انتہائی مہارت کا مظاہرہ کیا تھا اس نے اپنے اوپر گرتے ہوئے راجر کو گھما کر بڑے ماہرانہ انداز میں کراس ٹریپ پھنسا کر اس کی گردن توڑ دی تھی۔

"تم نے اسے مار دیا۔ اس سے تو معلومات حاصل کرنی تھیں"۔ صالحہ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اس نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا تھا اس لئے اب یہ زندہ کیسے رہ سکتا تھا"۔۔۔۔ تنویر نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

اس نے ایک طرف فرش پر پڑے ہوئے مشین پسٹل کو اٹھا لیا جو اس راجر کی جیب سے اس وقت گرا تھا جب اس نے تنویر پر حملہ کیا تھا اور تنویر کی مخصوص انداز کی تھپکی کی وجہ سے وہ ہوا میں اٹھتا چلا گیا تھا۔

"ارے مجھے تو کھولو"...... صالحہ نے اسے مشین پسٹل اٹھا کر دروازے کی طرف دوڑتے دیکھ کر کہا لیکن تنویر نے اس کی بات سنی ان سنی کر دی اور دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ ایک چھوٹی سی راہداری سے گزر کر وہ جیسے ہی ایک اور راہداری میں پہنچا اسے وہاں دو آدمی نظر آئے جو دیوار سے پشت لگائے کھڑے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ تنویر کے باہر آنے کی آواز سنتے ہی وہ چونک کر مڑے ہی تھے کہ تنویر نے ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی ان دونوں کے حلق سے چیخیں نکلیں اور وہ دونوں دھماکے سے نیچے گرے۔ تنویر نے اس وقت تک ان پر فائر جاری رکھا جب تک ان کے جسم ساکت نہیں ہو گئے اور پھر تنویر تیزی سے آگے بڑھ گیا لیکن اس چھوٹی سی کوٹھی میں اور کوئی آدمی نہیں تھا۔ پھر تنویر ایک کمرے سے نکل کر واپس اس کمرے کی طرف بڑھا ہی تھا جہاں صالحہ تھی کہ اچانک وہ تیزی سے ایک ستون کی اوٹ میں ہو گیا کیونکہ اس نے چار دیواری پر ایک آدمی کا سر ابھرتے ہوئے دیکھا تھا جو فوراً ہی نیچے ہو گیا تھا۔

"تنویر۔ کیا تم تنویر ہو۔ میں صفدر ہوں"...... اچانک پھاٹک

rfi@urdufans.com

کی طرف سے صفدر کی اونچی آواز سنائی دی تو تنویر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ہاں۔ میں تنویر ہوں"...... تنویر نے اونچی آواز میں کہا اور پھر ستون کی اوٹ سے نکل کر تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھنے لگا۔ اس نے پھاٹک کھولا تو صفدر اور اس کے پیچھے کیپٹن شکیل اندر داخل ہوئے۔

"تم کہاں سے آئے ہو"...... تنویر نے پھاٹک بند کرتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم تمہیں تلاش کرتے پھر رہے تھے کہ اچانک اس کوٹھی سے فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور ہم ادھر متوجہ ہو گئے۔ پھر میں نے چار دیواری کے اوپر سے اندر دیکھنے کی کوشش کی تو تم مجھے کمرے سے نکلتے نظر آئے۔ کیا ہوا ہے۔ صالحہ کہاں ہے"...... صفدر نے کہا۔

"وہ اندر کمرے میں ہے۔ آؤ"...... تنویر نے کہا۔

"کیپٹن شکیل تم یہیں رکو۔ ہو سکتا ہے جس طرح ہم فائرنگ کی آوازیں سن کر ادھر متوجہ ہوئے ہیں ایسے ہی کوئی اور بھی متوجہ ہوا ہو یا کسی ہمسائے نے پولیس کو فون کر دیا ہو"...... صفدر نے کیپٹن شکیل سے کہا اور کیپٹن شکیل سر ہلاتے ہوئے وہیں رک گیا جبکہ صفدر، تنویر کے ساتھ واپس اس کمرے میں پہنچ گیا جہاں راجر اور ٹاسکی کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں اور صالحہ کرسی پر کڑوں میں جکڑی ہوئی بیٹھی تھی۔

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

"ارے صفدر۔ تم اور یہاں"...... صالحہ نے تنویر کے ساتھ صفدر کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر کہا اور صفدر نے وہی بات دوہرا دی جو اس نے تنویر کو بتائی تھی جبکہ اس دوران تنویر نے آگے بڑھ کر صالحہ کے پیروں سے ذرا آگے فرش پر زور سے پیر مارا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی کڑے غائب ہو گئے اور صالحہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ میں سوچ سوچ کر پاگل ہو رہی تھی کہ تم نے آخر کس طرح ان کڑوں سے آزادی حاصل کر لی ہے"...... صالحہ نے اٹھ کر کہا۔

"ایسے کام میں نے عمران سے سیکھے ہیں۔ میں نے ہوش میں آتے ہی اس کرسی کی ساخت اور اس کے کڑوں کے سسٹم کو چیک کیا تھا۔ یہ کرسی اس ساخت کی ہے کہ اس کے عقبی پائے باریک فولادی پٹی کے ہیں اس لئے آن آف بٹن اس کے عقبی پایوں میں ہو ہی نہیں سکتے اور دیواروں پر کوئی ایسا بورڈ نہ تھا اس لئے میں سمجھ گیا کہ اس کا سسٹم سامنے پیروں میں ہو گا اس لئے پیر بھی جکڑے ہوئے تھے لیکن میرے بوٹ کی ٹو وہاں تک پہنچ سکتی تھی اس لئے جیسے ہی میں نے پیر کو تھوڑا سا موڑ کر اس پر دباؤ ڈالا کڑے کھل گئے"۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ سب ہوا کیا ہے۔ تم کیسے ان کے ہاتھ لگ گئے"...... صفدر نے کہا تو تنویر نے اسے شروع سے آخر تک ساری بات بتا دی۔

"صالحہ آئندہ محتاط رہنا۔ کھلے عام کوئی ایسی بات نہیں ہونی

چاہئے جس سے کسی کو شبہ پڑ سکے"...... صفدر نے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ اب مجھے سبق مل گیا ہے۔ اب کھلے عام تو ایک طرف میں بند خاص میں بھی ایسی بات نہ کروں گی"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو صفدر اور تنویر اس کے فقرے پر بے اختیار ہنس پڑے کیونکہ صالحہ نے کھلے عام کا متبادل بند خاص استعمال کیا تھا۔

"اس مشین کو ساتھ لے جانا پڑے گا"...... صفدر نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

مادام شیری کی حالت دیکھنے والی ہو رہی تھی۔ اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔ وہ انتہائی بے چینی سے کمرے میں ٹہل رہی تھی۔ اسے راجر اور اس کے تین آدمیوں کی سپیشل پوائنٹ پر ہلاکت کی اطلاع مل چکی تھی اور سپیشل پوائنٹ میں موجود انتہائی جدید ترین مشین بھی غائب ہو چکی تھی۔ وہ ہونٹ بھینچے مسلسل کمرے میں ٹہل رہی تھی۔ اس کی نگاہیں بار بار میز پر پڑے ہوئے مخصوص فون پیس پر پڑ رہی تھیں لیکن فون پیس خاموش تھا۔

"اس طرح کام نہیں چلے گا۔ مجھے خود کھل کر سامنے آنا پڑے گا"۔ اچانک مادام شیری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور مادام شیری نے تیزی سے آگے بڑھ کر فون پیس اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"یس"...... مادام شیری نے تیز لہجے میں کہا۔

"آسکر بول رہا ہوں مادام"..... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"۔ مادام شیری نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"مادام ہم نے وہ عمارت ٹریس کر لی ہے جہاں ہماری مشین پہنچائی گئی ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو مادام شیری بے اختیار اچھل پڑی۔

"کہاں ہے یہ عمارت"...... مادام شیری نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"روڈ کا نام تو مجھے کہیں نظر نہیں آیا البتہ یہ روڈ برگر چوک سے دائیں طرف کو نکلتی ہے اور پھر گھوم کر شاہ روڈ سے جا ملتی ہے۔ بہت بڑی عمارت ہے اس کے عقب میں ایک بہت بڑی باغیچہ نما نرسری ہے۔ عمارت کا پھاٹک قدیم دور کا اور کافی بڑا ہے۔ چاردیواری کافی اونچی ہے لیکن چاردیواری پر کسی قسم کا حفاظتی نظام موجود نہیں ہے اور بلڈنگ پر کسی قسم کا کوئی نمبر بھی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی نام لکھا ہوا ہے"..... آسکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیسے ٹریس کیا ہے۔ تفصیل بتاؤ"..... مادام شیری نے پوچھا۔

"مادام۔ میں نے آسٹن کراس زیرو دن کو پورے دارالحکومت پر پھیلا کر استعمال کیا۔ پہلے تو کچھ معلوم نہ ہو سکا لیکن پھر اچانک لنک ہو گیا اور اس عمارت کی نشاندہی ہو گئی۔ شاید انہوں نے مشین کو آن کر دیا تھا۔ پھر میں آسٹن کراس لے کر اس علاقے میں گیا اور پھر

rfi@urdufans.com

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

اس عمارت کی نشاندہی ہو گئی۔ میں نے اس عمارت کا اندرونی جائزہ لینے کی کوشش کی لیکن کچھ معلوم نہ ہو سکا البتہ میں نے بیرونی جائزہ لے لیا تھا جو میں نے آپ کو بتایا ہے"...... آسکر نے جواب دیا۔

"اندرونی جائزہ کیوں نہیں لیا جا سکا"...... مادام شیری نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میں نے کوشش کی تھی۔ سپر ریکس کو استعمال کیا لیکن شاید سپر ریکس ریز وہاں کام نہیں کر رہیں"...... آسکر نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کے اندر انتہائی جدید ترین مشینری نصب ہے۔ اچھا تم ایسا کرو کہ اس کے پھاٹک کی تھرٹی ون زیرو سپر سے نگرانی کرو اور جو آدمی بھی اس سے باہر نکلے اس کو کراس فائر کر کے بے ہوش کر کے مارگلہ کالونی والے پوائنٹ پر پہنچا دو۔ میں اب وہیں شفٹ ہو رہی ہوں"...... مادام شیری نے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مادام شیری نے فون آف کیا اور پھر اس نے میز پر پڑے ہوئے ایک چھوٹے سے باکس کو اٹھایا اور اس کے کونے میں موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔

"مارٹن"...... مادام شیری نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"میں مارگلہ پوائنٹ پر شفٹ ہو رہی ہوں۔ تم مشینری کو وہیں لے آؤ اور اس پوائنٹ کو ہر لحاظ سے خالی کر دو۔ یہاں کوئی ایسی چیز

نہیں ہونی چاہئے جس سے ہمارے بارے میں کسی قسم کی نشاندہی ہو سکے"...... مادام شیری نے کہا۔

"یس مادام"...... مارٹن نے جواب دیا تو مادام شیری نے باکس کے کونے میں موجود بٹن کو آف کر دیا اور پھر اس نے ایک طرف دیوار میں نصب بڑی وارڈ روب کھولی اور اس کے نچلے خانے میں موجود ایک سیاہ رنگ کا بڑا سا بیگ اٹھایا اور الماری کو لاک کر اس نے بیگ میز پر رکھا اور پھر اسے کھول کر اس کے اندر موجود ایک سیاہ رنگ کی ٹارچ سی اٹھا کر اس نے علیحدہ سائیڈ پر رکھی اور پھر میز پر موجود مخصوص فون پیس اور باکس اٹھا کر اس نے بیگ میں رکھے اور پھر بیگ کے اوپر موجود ایک بڑا سا خانہ کھول کر اس نے سیاہ ٹارچ اس خانے میں رکھی اور اس کی زپ لگا کر اس نے بیگ اٹھایا اور کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک سیاہ رنگ کی کار کو خود ہی ڈرائیو کرتی ہوئی تیزی سے دارالحکومت کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ دارالحکومت میں داخل ہو کر اس نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور پھر جیکٹ کی جیب میں سے اس نے ایک تہہ شدہ نقشہ نکالا اور اسے سائیڈ سیٹ پر پھیلا کر اس نے اسے دیکھنا شروع کر دیا۔ پھر جیب سے اس نے ایک بال پوائنٹ نکالا اور پھر اس سے نقشے کو مارک کرنا شروع کر دیا۔ اس نے اس سڑک کو بھی مارک کیا تھا جس پر آسکر نے اس عمارت کی نشاندہی کی تھی اور مارگلہ کالونی کو بھی مارک کرنے کے بعد اس نے نقشہ تہہ کر کے

rfi@urdufans.com

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

واپس جیب میں ڈالا اور کار سٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی۔ مختلف سڑکوں اور چوکوں سے گزرتے کے بعد وہ اس سڑک پر پہنچ گئی جہاں آسکر کی بتائی ہوئی عمارت موجود تھی۔ اس نے کار آہستہ کی اور اس عمارت کا نظروں ہی نظروں میں جائزہ لیتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ پھر آگے جا کر اس نے چوک پر کار کو واپس موڑا اور پھر کافی آگے آ کر اس نے کار کو ایک سائیڈ روڈ پر موڑ کر روکا اور عقبی سیٹ پر پڑے ہوئے بیگ کا خانہ کھول کر اس نے اس میں موجود سیاہ ٹارچ نکالی اور پھر کار کا دروازہ کھول کر وہ باہر آ گئی۔ کار لاک کر کے وہ تیز تیز قدم اٹھاتی سڑک پر آئی اور پھر سڑک کراس کر کے وہ اس سائیڈ پر آ گئی جہاں وہ عمارت موجود تھی۔ عمارت کے قریب سے گزرتے ہوئے اس نے ہاتھ میں موجود سیاہ ٹارچ کا رخ اس عمارت کی طرف کیا اور ٹارچ کے درمیان میں موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔ ٹارچ روشن نہ ہوئی تھی لیکن مادام شیری ٹارچ کو اسی انداز میں پکڑے تیز تیز قدم اٹھاتی آگے بڑھتی چلی گئی۔ جب عمارت ختم ہو گئی تو اس نے ٹارچ کا وہ بٹن آف کر دیا جو اس نے پہلے آن کیا تھا اور ٹارچ کو جیکٹ کی اندرونی جیب میں رکھ کر اس نے ایک بار پھر سڑک کراس کی اور دوسری سائیڈ پر واپس پیدل چلتی ہوئی اس سائیڈ روڈ کی طرف بڑھتی چلی گئی جہاں اس کی کار موجود تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ مارگلہ کالونی کی ایک عظیم الشان کوٹھی میں موجود تھی۔ کوٹھی میں اس کے علاوہ اور کوئی آدمی موجود نہ تھا البتہ کوٹھی مکمل طور پر فرنشڈ

تھی۔

مادام شیری نے ایکشن گروپ کو بلوا کر سب سے پہلے مختلف علاقوں میں ایسی کوٹھیاں حاصل کی تھیں جبکہ وہ خود دارالحکومت کے نواحی قصبے میں جا کر رہی تھی البتہ یہ پوائنٹ اس نے متبادل کے طور پر اپنے لئے محفوظ رکھا ہوا تھا۔ ایکشن گروپ کو اس نے تین سیکشنوں میں تبدیل کر کے دارالحکومت میں ٹھہرایا تھا۔ اس میں سے ایک گروپ کا انچارج راجر تھا جبکہ دوسرے کا انتھونی اور تیسرے کا آسکر انچارج تھا۔ یہ تینوں چونکہ پوری طرح تربیت یافتہ تھے اس لئے تینوں نے اپنے اپنے لئے علیحدہ علیحدہ قیام گاہیں اور کاریں وغیرہ حاصل کر لی تھیں۔ شیفرے گروپ ان تینوں سے علیحدہ تھا لیکن اب موجودہ صورت حال کے تحت اس نے سب کو ایک پوائنٹ پر اکٹھا ہونے کا حکم دیا تھا اور آسکر کو اس نے انچارج بنا دیا تھا۔ اس وقت آسکر کے تحت اٹھارہ آدمی موجود تھے اور یہ سب گلشن کالونی کی ایک کوٹھی میں موجود تھے۔ ایکشن گروپ اپنے ساتھ حسب معمول انتہائی جدید ترین مشینری بھی لے آیا تھا لیکن اس مشینری نے اسے اب تک صرف اتنا فائدہ پہنچایا تھا کہ اس کی وجہ سے عمران جیسا آدمی ہلاک ہو سکا تھا۔ اس کے علاوہ اسے فائدے کی بجائے نقصان ہی ہوا تھا کیونکہ ایک انتہائی قیمتی اور جدید ترین مشینری سیکرٹ سروس کے ہاتھ لگ گئی تھی اور اس کے کئی انتہائی قیمتی آدمی بھی ہلاک ہو گئے تھے جن میں راجر کی موت پر اسے سب سے زیادہ افسوس ہوا تھا

Scanned & PDF COPY BY RFI FO SHARING PURPOSE ONLY For

کیونکہ راجر انتہائی فعال، تیز اور انتہائی تربیت یافتہ آدمی تھا اور اس مشین کی وجہ سے اسے اپنا نواحی قصبے والا پوائنٹ فوری طور پر چھوڑنا پڑا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس مشین کو اگر کسی سائنسدان نے سمجھ لیا تو اس سے وہ اس مشین کو لنک کر لینے میں نہ صرف کامیاب ہو جائے گا جس سے وہ فون کالز چیک کرتی تھی بلکہ اس پوائنٹ کی نشاندہی بھی آسانی سے ہو جائے گی۔ گو اسے یقین تھا کہ پاکیشیا جیسے پسماندہ ملک کے سائنسدان اس قدر پیچیدہ مشین کو کسی طرح بھی اس گہرائی کی حد تک نہ سمجھ سکیں گے لیکن اس کے باوجود اس نے رسک لینا مناسب نہیں سمجھا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ اب اس نے ایک اور فیصلہ بھی کیا تھا کہ سیکرٹ سروس کے ممبرز کو ٹریس ہوتے ہی گولی سے اڑا دیا جائے اور اس سے پوچھ گچھ کے چکر میں ہی نہ پڑا جائے اور اب اسے مارٹن کا انتظار تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد مارٹن ایک بڑی سی بند ویگن میں مشینری لاد کر وہاں پہنچ گیا۔

"کالز چیکنگ مشین کو ابھی آن نہ کرنا البتہ حفاظتی مشینری نصب کر کے آن کر دو اور یہ بلیک ٹارچ لے جاؤ۔ میں نے اسے ایک عمارت پر چارج کیا ہے۔ اس کا رزلٹ لے آؤ"...... مادام شیری نے جیکٹ کی اندرونی جیب سے سیاہ ٹارچ نکال کر مارٹن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یس مادام"...... مارٹن نے کہا اور سیاہ ٹارچ مادام سے لے کر

وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔ مادام شیری نے پاس پڑے ہوئے اپنے بیگ میں سے مخصوص فون پیس نکالا اور پھر اسے آن کر کے اس نے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جانسن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔ یہ وہی انتھونی تھا جسے مادام شیری نے جانسن نام رکھنے کا کہا تھا اس لئے وہ حکم کے مطابق اب اپنا نام جانسن ہی بتاتا تھا۔

"تم نے میک اپ تو کر لیا ہو گا"...... مادام شیری نے کہا۔

"یس مادام"...... انتھونی نے جواب دیا۔

"تو پھر نام وہی پہلے والا چلنے دو۔ یہ عام سا نام ہے اس لئے اسے تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں ہے"...... مادام شیری نے کہا۔

"یس مادام۔ جیسے آپ کا حکم"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آسکر کو واپس کال کر لو۔ اب اس عمارت کی نگرانی کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے بلیک ٹارچ کو اس عمارت پر چارج کر دیا ہے اور مارٹن اس کا رزلٹ لے آئے گا اس کے بعد نگرانی کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس کا رزلٹ آنے پر میں اس بارے میں خود فیصلہ کروں گی"...... مادام شیری نے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام شیری نے فون آف کر کے اسے میز پر رکھ دیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد مارٹن کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا پروجیکٹر تھا۔

"کیا رزلٹ ہے"...... مادام شیری نے چونک کر پوچھا۔

rfi@urdufans.com

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

"مادام۔ یہ عمارت تو انتہائی جدید ترین مشینری سے بھری پڑی ہے۔ بہت بڑی عمارت ہے اور تقریباً ہر کمرے میں انتہائی جدید ترین مشینری نصب ہے" مارٹن نے پروجیکٹر کو سامنے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"مشینری کی تفصیلات"..... مادام نے پوچھا۔

"نو مادام۔ مشینری کی تفصیلات بھی بلیک ٹارچ چیک نہیں کر سکی۔ صرف مشینری کی موجودگی کا ہی پتہ چل سکا ہے" .... مارٹن نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر کیا فائدہ۔ بہرحال وہاں کتنے آدمی ہیں" .... مادام شیری نے پوچھا۔

"یہ اور بھی حیرت انگیز بات ہے مادام کہ وہاں صرف ایک آدمی ہے۔ اکیلا" .... مارٹن نے جواب دیا تو مادام شیری بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے" مادام شیری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ خود چیک کر لیں مادام" .. مارٹن نے کہا اور پروجیکٹر کے نچلے حصے میں لگا ہوا ایک بٹن آن کر دیا۔ پروجیکٹر کی سکرین روشن ہو گئی اور پھر ایک جھماکے سے اس پر ایک منظر ابھر آیا۔ یہ ایک وسیع و عریض صحن کا منظر تھا جس کے سامنے ایک طویل برآمدہ نظر آ رہا تھا۔ ساتھ ہی سکرین کے ایک علیحدہ خانے میں نمبر آنے شروع ہو

گئے اور اس کے ساتھ ہی منظر پر سرخ رنگ کے نقطے جلتے بجھتے دکھائی دینے لگے۔ یہ نقطے برآمدے، چار دیواری اور اندرونی حصوں میں چمک رہے تھے۔ مادام شیری سمجھ رہی تھی کہ جہاں یہ نقطے چمک رہے ہیں وہاں مشینری نصب ہے۔ اس کے ہونٹ بھینچ گئے لیکن وہ خاموش بیٹھی رہی۔ منظر یکے بعد دیگرے بدلتے چلے گئے اور پھر ایک بڑے کمرے کا منظر ابھرا جس میں ایک آدمی کا صرف سایہ سا نظر آ رہا تھا۔ مادام اسی طرح خاموش بیٹھی رہی۔ تھوڑی دیر بعد ہی سکرین تاریک ہو گئی تو مارٹن نے پروجیکٹر کا بٹن آف کر دیا۔

"یہ عمارت یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ہے اسے ہر صورت میں تباہ ہونا چاہئے" ...... مادام شیری نے کہا۔

"مادام۔ میں نے اس کی ریز ریڈنگ پڑھ لی ہے۔ اس ریڈنگ کے مطابق اس عمارت میں انتہائی ہائی پاور حفاظتی مشینری نصب ہے ہمارے پاس باکوسن تھرٹی پاور کی مشین ہے جبکہ میری ریڈنگ کے مطابق اس عمارت کے حفاظتی انتظامات زیرو کرنے کے لئے باکوسن ہنڈرڈ پاور کی ضرورت ہو گی" ...... مارٹن نے کہا۔

"ہونہہ۔ لیکن یہ مشینری یہاں تو نہ مل سکے گی اور ہیڈ کوارٹر سے منگوائی گئی تو اس میں کافی دن لگ جائیں گے جبکہ میں اس مشن کو بلد از جلد ختم کرنا چاہتی ہوں تاکہ اصل مشن مکمل کر سکوں"۔ مادام شیری نے کہا۔

"اس کا ایک اور حل بھی ہے مادام" .. مارٹن نے چند لمحے

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"وہ کیا"..... مادام شیری نے چونک کر پوچھا۔

"اگر اس عمارت کے اندر ایس وی سکس کو آف کر کے لے جایا جائے اور پھر اسے اندر لے جا کر آن کر دیا جائے تو پھر باکوسن تھرٹی کے ذریعے بھی اسے تباہ کیا جا سکتا ہے"..... مارٹن نے کہا تو مادام شیری بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کام البتہ ہو سکتا ہے۔ اندر ایک آدمی ہے۔ ویری گڈ۔ میں خود جاؤں گی"..... مادام شیری نے کہا۔

"لیکن مادام آپ تو اندر پھنس جائیں گی"..... مارٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ شیری کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ میں اندر داخل ہو کر ایس وی سکس کو آن کر کے چھپا کر واپس آ جاؤں گی اور پھر باہر سے اسے تباہ کر دیا جائے گا۔ ویری گڈ۔ یہ بہت اچھا حل ہے۔ ویری گڈ"..... مادام شیری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام ایک بار پھر سوچ لیجئے۔ یہ انتہائی رسک ہے"..... مارٹن نے کہا۔

"شٹ اپ۔ تم شیری کو کیا سمجھتے ہو نانسنس۔ جاؤ اور جا کر ایس وی سکس بھی لے آؤ اور ساتھ ہی باکوسن تھرٹی کو بھی چارج کرو۔ تم اس عمارت کے باہر باکوسن تھرٹی لے کر موجود رہو گے میں اندر

جاؤں گی اور پھر باہر آ کر میں خصوصی کاشنز کے ذریعے تمہیں کاشن دوں گی تو تم عمارت تباہ کر دینا۔ چلو اٹھو جلدی کرو"..... مادام شیری نے کہا۔

"کیا ابھی۔ میرا خیال ہے رات کو یہ کام ہونا چاہئے"..... مارٹن نے کہا۔

"نہیں۔ ابھی اور اسی وقت یہ کام ہو گا"..... مادام شیری نے کہا تو مارٹن نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"ہونہہ۔ شیری کو روک لے گا یہ آدمی۔ ہونہہ۔ نانسنس"۔ مادام شیری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اٹھ کر وہ بھی ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی تاکہ اپنا وہ مخصوص لباس پہن سکے جو وہ خود ایکشن میں آنے پر پہنتی تھی۔

rfi@urdufans.com

Scanned & PDF COPY BY RFI FC : SHARING PURPOSE ONLY For

عمران کی کار خاصی تیز رفتاری سے دارالحکومت سے دو سو کلومیٹر دور چھوٹے نواحی شہر راج پور کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر خود عمران تھا۔ وہ میک اپ میں تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر ٹائیگر اور عقبی سیٹ پر جوانا بیٹھا ہوا تھا۔ عمران نے ٹیلی انجینئر ایڈورڈ جم کی بتائی ہوئی تھیوری کے ذریعے وہ لوکیشن دریافت کر لی تھی جہاں سے مادام شیری فون کر رہی تھی اور حساب کتاب کے مطابق یہ لوکیشن راج پور ہی بنتی تھی۔ پوری طرح تسلی کر لینے کے بعد عمران نے ٹائیگر اور جوانا کو ساتھ لیا اور راج پور کی طرف چل پڑا۔ اس نے دانستہ سیکرٹ سروس کے ممبرز کو ساتھ نہ لیا تھا کیونکہ سیکرٹ سروس کے تمام ممبرز اس وقت دارالحکومت میں اس انتھونی کو ٹریس کرنے میں مصروف تھے۔ تنویر اور صالحہ کے متعلق اسے رپورٹ مل چکی تھی اور پھر وہ مشین بھی اس کی موجودگی میں

دانش منزل پہنچی تھی جس سے شیڈاگ کے راجر نے تنویر اور صالحہ کے ذہن چیک کرنا تھا۔ عمران نے اس مشین کو اچھی طرح چیک لیا تھا۔ یہ مشین بھی ہر لحاظ سے انتہائی جدید ترین تھی اور عمران کو یہ مشین دیکھ کر ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ شیڈاگ کس قدر جدید سائنسی مشینری اس مشن میں استعمال کر رہی ہے۔ تنویر نے چونکہ اس راجر کو ہلاک کر دیا تھا اس لئے اب لے دے کے ایک بار پھر یہی انتھونی ہی رہ گیا تھا اور عمران نے بطور ایکسٹو تمام ممبرز کو ایک بار پھر اس کی تلاش میں لگا دیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے ان کی جائے ٹائیگر اور جوانا کو ساتھ لیا تھا تاکہ مادام شیری کے آدمیوں سے نمٹا جا سکے۔

"باس۔ مادام شیری اصل میں ہے کون" ..... ٹائیگر نے پوچھا۔

"ایک نقطہ کم شیرنی ہے یعنی ٹائیگرنی اسی لئے تو تمہیں ساتھ لے جا رہا ہوں تاکہ تم اسے دیکھ لو۔ ہو سکتا ہے کہ بات بن جائے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے اس کی تعریف پوچھی تھی باس" ..... ٹائیگر نے کہا۔

"لگتا ہے کارمن نژاد ہے۔ باقی حسب نسب تو بہرحال بر کھاوے پر معلوم ہو ہی جائے گا" ..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر یہ شیڈاگ کیا چیز ہے" ..... اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے جوانا نے کہا۔

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

"کسی ہی ڈاگ سے پوچھو تب ہی تمہیں اس کی صحیح تعریف کا پتہ چل سکتا ہے کیونکہ لیلیٰ کی تعریف مجنوں ہی بتا سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"میرا مطلب ہے کہ یہ کسی مجرم تنظیم کا نام ہے یا کسی سرکاری ایجنسی کا"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجرم تنظیم ہے اور صرف ایٹمی اسلحے کو ڈیل کرتی ہے اور پہلی بار پاکیشیا میں وارد ہوئی ہے"...... اس بار عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"ماسٹر۔ جب میں ماسٹر کلرز میں تھا تو یہ نام اس وقت بھی ایکریمیا میں سنا جاتا تھا لیکن اس وقت یہ عام اسلحہ سمگلنگ کرنے والی تنظیم تھی البتہ اس تنظیم کی شہرت اس لئے تھی کہ یہ لوگ حد درجہ تیز اور فعال تھے اور انتہائی جدید ترین ہتھیار مشن کے دوران استعمال کرتے تھے"...... جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کون تھا اس کا سربراہ"...... عمران نے پوچھا۔

"اس وقت تو ایک آدمی لارجنٹ کا نام لیا جاتا تھا"...... جوانا نے جواب دیا۔

"لارجنٹ۔ کیا تم نے اسے کبھی دیکھا بھی تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"یس باس۔ کئی بار۔ ماسٹر کلرز کا لارجنٹ گاہک تھا"...... جوانا

نے جواب دیا۔

"کیا حلیہ تھا اور قد وقامت کیا تھا"...... عمران نے پوچھا تو جوانا نے تفصیل بتا دی۔

"کیا یہ ایکریمین نژاد تھا یا کارمن نژاد"...... عمران نے پوچھا۔

"لگتا تو ایکریمن نژاد تھا لیکن یہ بھی کہا جاتا تھا کہ اس نے طویل عرصہ کارمن میں بھی گزارا ہے"...... جوانا نے جواب دیا۔

"گڈ۔ پھر تو یہ وہی آدمی ہے۔ کارمن کی ایک سرکاری ایجنسی کا سربراہ۔ جسے بغاوت کے جرم میں ایجنسی سے نکال دیا گیا تھا"۔ عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے ماسٹر کہ اب وہ لیڈر نہ ہو یا زندہ نہ ہو کیونکہ کافی طویل عرصہ گزر گیا ہے"...... جوانا نے کہا۔

"یہ معلوم کیا جا سکتا ہے۔ بہرحال یہ ایک اچھی ٹپ ہے"۔ عمران نے جواب دیا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"باس۔ اس مادام شیری نے دارالحکومت کی بجائے اس چھوٹے سے شہر کو کیوں اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا ہے"...... ٹائیگر نے اچانک پوچھا۔

"شیرنی شہر کی بجائے جنگل میں رہنا پسند کرتی ہے۔ یہ تو تم ہو جو ٹائیگر ہونے کے باوجود شہر میں رہتے ہو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر اسی طرح کی باتوں میں وقت گزرتا چلا گیا اور کار آخرکار راج پور کے نواحی علاقے میں داخل ہو گئی۔ عمران

rfi@urdufans.com

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

نے کچھ آگے بڑھنے کے بعد کار کو ایک سائیڈ پر کر کے روک دیا اور جیب سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکالا اور اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ نقشے پر دائرے کا نشان بنا ہوا تھا۔ عمران کافی غور سے اس دائرے کو دیکھ رہا تھا۔

"قاسم بازار سے دائیں ہاتھ پر۔ ہونہہ"..... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر نقشہ تہہ کر کے اس نے دوبارہ جیب میں ڈالا اور کار آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک تنگ سے بازار سے گزر کر دائیں ہاتھ پر مڑے تو سامنے ہی ایک پختہ اور کافی بڑی سی عمارت نظر آ گئی۔ یہ عمارت خاصی قدیم تھی اور لگتا تھا کہ یہ یہاں کے کسی رئیس کی حویلی ہو گی۔ کار اس حویلی کے بڑے سے پھاٹک کے سامنے سے گزرتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ پھاٹک بند تھا۔ عمران نے کافی آگے جا کر کار روک دی۔

"یہ حویلی ہمارا ٹارگٹ ہے اور سنو۔ مادام شیری اگر واقعی اس عمارت میں ہے تو پھر یہاں بھی انہوں نے خاصے انتظامات کر رکھے ہوں گے اس لئے تم دونوں باہر رہو گے میں اکیلا اندر جاؤں گا"۔ عمران نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ میری موجودگی میں آپ اکیلے اندر نہیں جا سکتے" جوانا نے کہا۔

"خاموش رہو۔ جیسا میں کہہ رہا ہوں ویسے کرو سمجھے اور آئندہ میرے سامنے اس طرح کی بات کی تو گردن توڑ دوں گا"...... عمران

نے یکلخت پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا تو جوانا جیسا آدمی بے اختیار سہم سا گیا۔

"آئی ایم سوری ماسٹر"...... جوانا نے آہستہ سے کہا۔

"جو کچھ میں سمجھتا ہوں تم نہیں سمجھتے اس لئے آئندہ ایسی بچگانہ باتیں میرے سامنے مت کیا کرو"...... عمران نے اسی طرح سرد اور انتہائی سخت لہجے میں کہا اور تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس نے حویلی کے گرد ایک چکر لگایا لیکن یہ ایک عام سی عمارت تھی۔ عقبی طرف ایک دروازہ تھا جو خاصا پرانا اور خستہ سا تھا۔ عمران دوبارہ عقبی طرف گیا اور اس نے دروازے کو آہستہ سے دبایا تو دروازہ تھوڑا سا کھل گیا۔ اندر کنڈی لگی ہوئی تھی لیکن شاید یہ کنڈی اپنی جگہ چھوڑ چکی تھی اس لئے دروازے کی درمیانی جھری خاصی بڑی ہو گئی تو عمران نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر آہستہ سے اندر ہاتھ ڈال کر اس نے کنڈی ہٹا دی۔ دوسرے لمحے دروازہ کھل گیا اور عمران تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ یہ عمارت کا عقبی حصہ تھا اور یہاں ہر طرف جھاڑ جھنکار کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ عمران نے مڑ کر دروازہ بند کیا اور پھر جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس نے ہاتھ میں پکڑا اور انتہائی محتاط انداز میں آگے بڑھنے لگا لیکن جیسے جیسے وہ آگے بڑھ رہا تھا اسے احساس ہوتا جا رہا تھا کہ عمارت خالی ہے لیکن اس کے باوجود وہ بڑے محتاط انداز میں سائیڈ گلی سے گزر کر جب سامنے کے رخ پر پہنچا تو وہاں بھی خاموشی تھی اور اس کے ساتھ ہی عمران کی نظریں جب

Scanned & PDF COPY BY RFI FC SHARING PURPOSE ONLY For

پھاٹک پر پڑیں تو وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ پھاٹک کے دروازے کا بڑا کنڈہ اندر سے بند نہ تھا بلکہ پھاٹک کے بڑے دو حصوں کو ویسے ہی ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر بند کیا گیا تھا۔

"ہونہہ۔ تو یہ عمارت خالی ہے۔ مجھ سے غلطی ہو گئی ہے شاید"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ عمارت کی اندرونی طرف بڑھ گیا اور تھوڑی دیر بعد اس نے پوری عمارت گھوم ڈالی۔ عمارت واقعی خالی تھی لیکن عمارت کے اندر ایسے آثار بہرحال موجود تھے جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہاں لوگ رہ چکے ہیں اور انہیں یہاں سے گئے ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔ عمران کمروں میں چکراتا رہا اور پھر ایک کمرے میں آکر وہ رک گیا۔ اس کمرے کی دیوار کے ساتھ ایسے آثار موجود تھے جیسے یہاں کوئی مشینری نصب رہی ہو۔ عمران نے غور سے ادھر ادھر دیکھا اور پھر تیزی سے کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پھاٹک کھول کر باہر آیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اپنی کار کی طرف بڑھنے لگا۔

"کیا ہوا باس۔ کیا عمارت خالی ہے"۔۔۔ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لیکن اسے زیادہ سے زیادہ چند گھنٹے پہلے خالی کیا گیا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا اور دوبارہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ٹائیگر اور جوانا بھی دوبارہ اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھ گئے تو عمران نے کار سٹارٹ کی اور پھر اسے ذرا سا آگے بڑھا کر اس نے دائیں ہاتھ موڑ کر

روک دیا۔ یہاں ایک کپڑے کی دکان تھی جس کے باہر سٹول پر ایک بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ کار کو دکان کے سامنے رکتے دیکھ کر بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا تھا البتہ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔ عمران کار سے نکلا اور اس بوڑھے کی طرف بڑھ گیا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ"۔۔۔ عمران نے بڑے مؤدبانہ اور خشوع خضوع بھرے لہجے میں کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاۃ۔ جیتے رہو۔ بڑے طویل عرصے کے بعد آج پورا سلام سنا ہے۔ خدا تمہیں جزا دے۔ اب تو لوگ مختصر سلام کرنا بھی بھولتے جا رہے ہیں"۔۔۔ بوڑھے نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے بزرگوار اور میں دارالحکومت سے آیا ہوں۔ یہ سامنے عمارت میں ایک غیر ملکی خاتون رہتی تھی۔ میں نے اس سے ملنا تھا لیکن عمارت تو خالی پڑی ہوئی ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ چند روز پہلے ہی یہ آباد ہوئی تھی۔ اس کا مالک تو مر گیا ہے البتہ اس کی اولاد دارالحکومت میں جا کر بس گئی ہے۔ یہ عمارت تو خاصے طویل عرصے سے خالی تھی پھر اچانک ایک غیر ملکی خاتون اور ایک غیر ملکی مرد یہاں آکر رہنے لگے لیکن وہ کسی سے ملتے جلتے نہ تھے اور آج صبح ہی وہ چلے گئے ہیں۔ پہلے وہ عورت کار میں بیٹھ کر گئی اور پھر اس کے بعد وہ مرد ایک بڑی سی ویگن میں بیٹھ کر گیا ہے"۔

rfi@urdufanscom

Scanned & PDF COPY BY RFI FC SHARING PURPOSE ONLY For

بوڑھے نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کار کا رنگ کیسا تھا۔ نیلے رنگ کی کار تھی ناں"..... عمران نے ایسے خوش ہوتے ہوئے کہا جیسے اگر بوڑھے نے ہاں کر دی تو نجانے عمران کو کتنا بڑا انعام مل جائے گا۔

"اوہ نہیں برخوردار۔ نیلے رنگ کی نہیں بلکہ سیاہ رنگ کی بڑی سی کار تھی۔ بالکل نئی کار اور ہاں اس کار کی نمبر پلیٹ پر ایک پسٹول کی تصویر بھی بنی ہوئی تھی۔ نجانے یہ کون لوگ تھے۔ کیا تم اس عورت سے ملنے آئے تھے"..... بوڑھے نے بات کرتے کرتے اچانک چونک کر کہا۔ شاید اسے اچانک خیال آگیا تھا کہ عمران جیسا بھرپور سلام کرنے والا ایک غیر ملکی عورت اور وہ بھی جس کی کار پر پسٹول بنا ہوا تھا، سے ملنے آیا ہے تو پھر معاملہ مشکوک ہے۔

"پسٹول بنا ہوا تھا۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات"۔ عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے انتہائی حیرت ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

"مطلب تو مجھے معلوم نہیں البتہ پسٹول جیسی تصویر ضرور تھی اس کار پر۔ میں نے خود دیکھی تھی"..... بوڑھے نے کہا۔

"اچھا۔ پھر وہ کوئی اور ہو گی۔ بے حد شکریہ۔ خدا حافظ"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس اپنی کار کی طرف بڑھ آیا۔

"ٹائیگر۔ بوڑھے بابا نے بتایا ہے کہ مادام شیری جس کار میں گئی ہے اس کی نمبر پلیٹ پر پسٹول کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ اس کا کیا

مطلب ہوا"..... عمران نے کار آگے بڑھاتے ہوئے سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پسٹول کی تصویر یا پسٹول جیسی تصویر"..... ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔

"کیا مطلب۔ ان دونوں میں کیا فرق ہے"..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہاں ایک گروپ ہے جو بھاری رقموں پر غیر ملکیوں کو کاریں دیتا ہے۔ یہ کاریں باقاعدہ یہاں کے معزز لوگوں کے ناموں سے خریدی جاتی ہیں لیکن اس گروپ نے اس کی عجیب سی نشانی بنا رکھی ہے کہ وہ رجسٹریشن میں وہ نمبر لیتے ہیں جس کے آخر میں سیون کا ہندسہ ہو اور جب نمبر پلیٹ بنواتے ہیں تو انگریزی ہندسہ سیون کے آخر میں ٹریگر کی جگہ اور آگے نال بنا دیتے ہیں اس طرح یہ پسٹول جیسی تصویر بن جاتی ہے لیکن یہ مکمل پسٹول بہرحال نہیں ہوتا"..... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے اس لئے یہ بزرگوار بھی اسے پسٹول جیسی تصویر کہہ رہے تھے۔ کون ہے یہ گروپ۔ کہاں ہے اس کا آفس"۔ عمران نے پوچھا۔

"ناراک کلب کا مالک رالف اس کا کرتا دھرتا ہے۔ ناراک کلب اولڈ فورٹ روڈ پر ایک پرانی سی عمارت میں ہے۔ باہر ناراک کلب کا بورڈ لگا ہوا ہے اور ویسے یہ ہے بھی کلب لیکن نیچے تہہ خانے میں

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

شراب، منشیات کے ساتھ ساتھ بڑے پیمانے پر جوا بھی کھیلا جاتا ہے اور وہاں سارے شیطانی کام ہوتے ہیں جو ایسے کلبوں کا خاصہ ہوتے ہیں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیا یہ رالف وہاں مل جائے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ وہ کہیں نہیں ملتا۔ اسے پراسرار اور خفیہ رہنے کا شوق ہے۔ ویسے ہوگا وہیں۔ اس کا نمبر ٹو نوڈی ہی سب کچھ کرتا ہے۔ وہ وہاں لازماً موجود ہوگا لیکن کسی اجنبی کو نیچے تہہ خانوں میں کسی صورت نہیں جانے دیا جاتا البتہ میں اکیلا جا سکتا ہوں"...... ٹائیگر نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"تم کبھی اس رالف سے ملے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"ایک بار ملاقات ہوئی تھی لیکن چونکہ وہاں کوئی ایسا بزنس نہیں ہوتا جس میں مجھے دلچسپی ہو اس لئے میں نے زیادہ توجہ نہیں دی"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیا وہ کارمن نژاد ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کار اب راج پور سے نکل کر دارالحکومت کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی اور پھر جب کار دارالحکومت پہنچی تو عمران نے کار کا رخ ایک سڑک کی طرف موڑ دیا جو اولڈ فورٹ روڈ جاتی تھی۔

"جوانا"...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا جو عقبی سیٹ پر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ جب سے عمران نے اسے ڈانٹا تھا وہ بالکل ہی

خاموش ہو گیا تھا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے جواب دیا۔

"میں اس رالف کو فوری طور پر برآمد کرنا چاہتا ہوں اور زندہ سلامت بھی اپنے سامنے دیکھنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا تو جوانا بے اختیار سیدھا ہو گیا۔ اس کے ستے ہوئے چہرے پر قدرے مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے اور آنکھوں میں بھی چمک آ گئی تھی۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"وہاں جوانا ایکشن ہوگا۔ سمجھے"...... عمران نے کہا تو جوانا نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے وہ بات سمجھ گیا ہو۔

"یہ جوانا ایکشن کیا ہوتا ہے باس"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جوانی دیوانی ہوتی ہے۔ یہ تو سنا ہوگا تم نے۔ یہ اور بات ہے کہ تمہاری جوانی بیچاری دیوانی نہیں ہو سکی بلکہ کسی جنگل میں ہرن کا شکار کرتی پھر رہی تھی"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔ جوانا کے چہرے پر بھی مسکراہٹ تھی لیکن وہ خاموش رہا تھا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اگر جوانی دیوانی ہوتی ہے تو جوانا کیسا ہوتا ہوگا"۔ عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے استاد کلاس کے کسی طالب علم کا امتحان لیتے ہوئے سوال پوچھتا ہے۔

rfi@urdufans.com

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

"دیوانہ"...... ٹائیگر نے بے اختیار کہا۔

"اور دیوانے کیا کرتے ہیں"..... عمران نے اسی لہجے میں دوسرا سوال کیا۔

"ٹھیک ہے باس۔ اب میں سمجھ گیا ہوں کہ جوانا ایکشن کا کیا مطلب ہے۔ یعنی بے تحاشا توڑ پھوڑ، فائرنگ۔ کشت و خون"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"کیوں جوانا۔ ٹائیگر ٹھیک کہہ رہا ہے یا"..... عمران نے اس بار جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے باس۔ اس ٹوڈی کی گردن جب میری انگلیوں کی گرفت میں ہو گی تو رالف خود بخود باہر آ جائے گا"۔ جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"گڈ۔ اب تمہارا ذہن کام کرنے لگ گیا ہے ورنہ پہلے تم واقعی دیوانے بنے ہوئے تھے"..... عمران نے کہا تو جوانا بے اختیار مسکرا دیا۔

"مجھے اب احساس ہوا ہے ماسٹر کہ میں نے واقعی غلط بات کی تھی۔ آپ جو کچھ کہتے ہیں اور کرتے ہیں وہ انتہائی سوچ سمجھ کر کرتے ہیں"..... جوانا نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ اب تم دیوانگی کی کیفیت سے باہر آ گئے ہو"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار ناراک کلب کے کمپاؤنڈ میں موڑ دی۔ ایک سائیڈ پر پارکنگ تھی جس میں

خاصی تعداد میں کاریں موجود تھیں۔ عمران نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روکی اور پھر وہ تینوں ہی نیچے اتر آئے۔

"اس ٹوڈی کا آفس کہاں ہے ٹائیگر"..... عمران نے کہا۔

"آئیے میرے ساتھ"..... ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب تیز تیز قدم اٹھاتے عمارت میں داخل ہوئے اور پھر ایک راہداری کراس کر کے وہ ایک خاصے بڑے ہال میں داخل ہوئے۔ عمران نے دیکھا کہ ہال کو انتہائی نفاست سے سجایا گیا تھا اور ہال میں خاموشی تھی۔ وہاں موجود افراد کا تعلق بھی اعلیٰ سوسائٹی سے ہی تھا۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے دو نوجوان موجود تھے۔ یہاں کا ماحول اس قدر شریفانہ اور مہذب تھا کہ کوئی سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ اس کے نیچے تہہ خانوں میں کوئی غیر قانونی کام بھی ہو سکتا ہے۔

"ٹوڈی دفتر میں ہے یا نہیں"..... ٹائیگر نے کاؤنٹر کے قریب پہنچتے ہی ایک نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر۔ باس اپنے آفس میں ہیں"..... کاؤنٹر پر کھڑے نوجوان نے کہا اور ٹائیگر بغیر کوئی مزید بات کئے سائیڈ پر موجود راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اور جوانا اس کے پیچھے تھے۔ راہداری کے آخر میں ایک کمرہ تھا جس کے باہر ایک دربان موجود تھا۔ اس نے ان تینوں کے قریب آنے پر انہیں انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور خود ہی دروازہ کھول دیا اور وہ تینوں یکے بعد دیگرے اندر داخل

Scanned & PDF COPY BY RFI FC SHARING PURPOSE ONLY For

ہو گئے۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے انتہائی قیمتی فرنیچر سے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا اور کمرہ ساؤنڈ پروف بھی تھا۔ ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک لمبے قد لیکن دبلے پتلے جسم کا مالک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا فائل پر کچھ لکھنے میں مصروف تھا۔ میز پر تین مختلف رنگوں کے فون موجود تھے۔ دروازہ کھلنے اور ان تینوں کے اندر داخل ہونے کی آواز سن کر اس نے سر اٹھایا اور پھر اس کے چہرے پر قدرے مسکراہٹ کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ مسٹر ٹائیگر۔ آپ تشریف لائیے۔ خوش آمدید"...... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"ٹوڈی۔ رالف کہاں ہے"...... ٹائیگر نے اس کے مصافحے کے لئے بڑھے ہوئے ہاتھ کو نظرانداز کرتے ہوئے قدرے سخت اور اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"رالف۔ وہ کون ہے"...... اس بار ٹوڈی کا لہجہ بھی سخت تھا لیکن دوسرے لمحے جوانا کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے ٹوڈی اس کے ہاتھ میں لٹکا ہوا میز کے اوپر سے گھسٹتا ہوا آگے فرش پر آ کھڑا ہوا۔ اس کا چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔

"اب بتاؤ کہاں ہے رالف"...... جوانا نے اس کی گردن چھوڑتے ہوئے کہا جبکہ عمران بڑے مطمئن انداز میں ایک طرف صوفے پر

بیٹھ گیا تھا۔

"یہ۔ یہ تم کیا کر رہے ہو"...... ٹوڈی نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔ اس کے دونوں ہاتھ تیزی سے اپنی گردن کی طرف بڑھے تھے اور پھر اس نے گردن مسلنا شروع کر دی لیکن ابھی اس کے ہاتھ گردن پر ہی تھے کہ جوانا کا بازو گھوما اور ٹوڈی چیختا ہوا اچھل کر کسی فٹ بال کی طرح سائیڈ دیوار سے جا ٹکرایا اور پھر دیوار سے ٹکرا کر وہ ریت کے خالی ہوتے ہوئے بورے کی طرح نیچے گرا ہی تھا کہ جوانا نے ایک بار پھر جھک کر اس کی گردن پکڑی اور اسے ہوا میں اٹھا لیا۔

"بولو۔ کہاں ہے رالف"...... جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ نیچے۔ نیچے اپنے دفتر میں ہے"...... ٹوڈی کے منہ سے بھنچی بھنچی سی آواز نکلی۔ ہوا میں لٹکا ہوا اس کا جسم اس طرح کانپ رہا تھا جیسے اسے رعشہ ہو گیا ہو۔

"بلاؤ اسے ورنہ ایک ایک ہڈی علیحدہ کر دوں گا"...... جوانا نے اسے واپس زمین پر کھڑے کرتے ہوئے کہا لیکن اس نے اس کی گردن نہ چھوڑی تھی۔

"مم۔ مم۔ میری گردن چھوڑو۔ مم۔ مم۔ میں مر جاؤں گا"۔ ٹوڈی کے منہ سے اسی طرح بھنچی بھنچی سی آوازیں نکلنے لگیں اور جوانا نے اس کی گردن چھوڑ دی تو اس کا جسم پہلے تو بری طرح لڑکھڑایا پھر آہستہ آہستہ وہ جم کر کھڑا ہو گیا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ سب کیا ہے"...... ٹوڈی نے ایک بار پھر

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا تو جوانا کا ہاتھ ایک بار پھر گھوم گیا اور اس بار تو ٹوڈی کے حلق سے اس قدر کربناک چیخ نکلی کہ جیسے اس کے دل میں کسی نے خنجر گھونپ دیا ہو۔ وہ اچھل کر ایک بار پھر سائیڈ دیوار سے جا ٹکرایا تھا۔

"اب اگر بکواس کی تو ہڈیاں توڑ دوں گا۔ اب تک میں نے تمہارا اس لئے لحاظ کیا ہے کہ تم درمیانی آدمی ہو"۔ جوانا نے آگے بڑھ کر ایک بار پھر اسے گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے کھڑا کرتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ باس یہاں نہیں آئے گا۔ وہ نہیں آتا۔ وہ نہیں آتا"۔ ٹوڈی نے رک رک کر کہا۔ اس کی ناک اور منہ سے خون بہہ رہا تھا اور جبڑے ٹوٹ چکے تھے اور وہ اب بڑی مشکل سے اپنے آپ کو اپنے پیروں پر سنبھالے ہوئے تھا۔ اس کا چہرہ بری طرح مسخ ہو چکا تھا۔

"تو پھر اس کے آفس تک ہمیں لے جاؤ"۔ اس بار عمران نے کہا۔

"م۔ مم۔ مگر"...... ٹوڈی نے چونک کر کہا۔

"اسے گولی مار دو جوانا یہ خواہ مخواہ بہادر بننے کی کوشش کر رہا ہے"...... عمران نے کہا تو جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مجھے مت مارو میں تمہیں وہاں لے چلتا ہوں۔ مجھے مت مارو"...... ٹوڈی نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے

کہا۔

"چلو۔ وقت مت ضائع کرو"۔ جوانا نے غراتے ہوئے کہا تو ٹوڈی مڑا اور سائیڈ پر موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جوانا اس کی پشت پر تھا جبکہ اس کے پیچھے ٹائیگر اور عمران تھے۔ دروازہ کھول کر وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گئے جسے ریسٹ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ ٹوڈی نے آگے بڑھ کر ایک دیوار پر اپنا ہاتھ مارا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ اب دوسری طرف ایک چھوٹی سی لفٹ نظر آ رہی تھی اور ٹوڈی اندر داخل ہوا اور اس کے ساتھ ہی جوانا، ٹائیگر اور عمران بھی اندر داخل ہو گئے تو ٹوڈی نے سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے سامنے کی دیوار برابر ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی لفٹ تیزی سے نیچے اترتی چلی گئی۔

"سنو کسی قسم کی غلط حرکت نہ کرنا ورنہ پلک جھپکنے میں تمہاری گردن ٹوٹ جائے گی۔ سمجھے"۔ جوانا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"م۔ مم۔ میں کچھ نہیں کروں گا"۔ ٹوڈی نے کہا۔ چند لمحوں بعد لفٹ رکی تو ٹوڈی نے وہی بٹن پریس کیا اور دروازہ کھل گیا۔ دوسری طرف ایک بند راہداری تھی جس کے قریب ایک دروازہ تھا۔ دروازے کے باہر کوئی آدمی نہ تھا۔

"یہ۔ یہ باس کا دفتر ہے"...... ٹوڈی نے کہا تو جوانا نے آگے بڑھ

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

کر زور سے دروازے پر لات ماری تو دروازہ ایک دھماکے سے کھل گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ گھوما اور نوڈی بری طرح چیختا ہوا اچھل کر ایک دھماکے سے اندر جا گرا۔ اس کے ساتھ ہی جوانا اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے عمران اور ٹائیگر بھی اندر داخل ہوئے۔ ٹائیگر نے دروازہ بند کر دیا۔ نوڈی نیچے گر کر صرف چند لمحے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ کمرے میں اس وقت بھاری جسم اور گنجے سر والا آدمی کرسی پر بیٹھا فون سننے میں مصروف تھا۔ اس نے تیزی سے رسیور رکھا ہی تھا کہ جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر اس آدمی کو گردن سے پکڑا اور ایک ہی جھٹکے سے اسے گھسیٹ کر قالین پر پھینک دیا۔

"یہی رالف ہے باس"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اٹھتے ہوئے رالف کی گردن پر پیر رکھ کر اسے تیزی سے موڑ دیا تو رالف کا تڑپتا ہوا اور اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا جسم ساکت ہو گیا۔ اس کا چہرہ انتہائی تیزی سے مسخ ہو گیا تھا۔ عمران نے پیر کو واپس موڑا تو اس کا تیزی سے مسخ ہوتا ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہونے لگ گیا۔

"مادام شیری کو تم نے کوٹھیاں اور کاریں دی ہیں۔ بولو"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں تو کسی مادام شیری کو نہیں جانتا"...... رالف نے رک رک کر کہا۔

"اسے اٹھا کر صوفے پر بٹھاؤ اور اس کا کوٹ اس کی پشت پر نیچے

کر دو جوانا"...... عمران نے پیر اس کی گردن سے ہٹاتے ہوئے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا تو جوانا نے جھک کر اسے گردن سے پکڑا اور اٹھا کر اسے صوفے پر پھینک دیا جبکہ ٹائیگر نے اس کا کوٹ اس کی پشت پر نیچے کر دیا۔

"تم دونوں دروازوں پر کھڑے ہو جاؤ کسی کو اندر مت آنے دینا"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر اور جوانا تیزی سے کمرے کی مخالف سمتوں میں موجود دروازوں کی طرف بڑھ گئے۔

"دیکھو رالف۔ ہمیں تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے لیکن مادام شیری اور اس کا گروپ پاکیشیا کی سلامتی اور دفاع کے خلاف کام کر رہے ہیں اس لئے تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ تم مجھے بتا دو کہ تم نے انہیں کون کون سی کوٹھیاں اور کس کس نمبر کی کاریں دی ہیں اور یہ بھی تمہیں بتا دوں کہ تمہاری مخصوص کار مادام شیری کو چلاتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ اس پر تمہاری پسٹول والی نشانی موجود تھی اس لئے انکار کی ضرورت نہیں ہے ورنہ تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ علیحدہ کر دیا جائے گا اور تمہارا سارا سیٹ اپ فوری طور پر ختم کر دیا جائے گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں واقعی کسی مادام شیری کو نہیں جانتا"...... رالف نے کہا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"اس کا تعلق شیڈاگ تنظیم سے ہے"...... عمران نے کہا تو رالف بے اختیار چونک پڑا۔

rfi@urdufans.com

Scanned & PDF COPY BY RFI FO SHARING PURPOSE ONLY For

"مم۔ مم۔ میں تو کسی شیڈاگ کو بھی نہیں جانتا" ...... رالف نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"جبکہ ان کے پاس تمہاری کاریں موجود ہیں" ...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کسی کار کی کوئی نشانی بتادو" ...... رالف نے کہا۔

"سیاہ رنگ کی جدید ماڈل کی کار ہے اور یہ کار نواحی شہر راج پور میں دیکھی گئی ہے" ...... عمران نے کہا تو رالف اس بار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہاں ہاں۔ ایک کار راج پور کی قدیم عمارت میں راجر نامی آدمی نے بک کرائی تھی۔ اس کی ضمانت ٹوڈی نے دی تھی" ...... رالف نے جواب دیا۔

"کیا نمبر ہے اس کار کا" ...... عمران نے پوچھا۔

"میری میز کی نچلی دراز میں ایک فائل ہے اس میں درج ہو گا نمبر" ...... رالف نے کہا۔

"ٹائیگر۔ میز کی نچلی دراز سے فائل نکال کر دو" ...... عمران نے کہا تو ٹائیگر تیزی سے مڑا اور پھر اس نے میز کی نچلی دراز کھول کر اس میں سے سرخ رنگ کے کور والی ایک فائل نکال کر عمران کے ہاتھ میں دے دی۔ اس دراز میں یہی ایک فائل موجود تھی۔ عمران نے فائل کھولی اس میں واقعی کاروں کے نمبروں کے آگے نام اور اس سے آگے ضمانت دینے والوں کے نام اور اس کے بعد رقم درج تھی۔ ایک جگہ راجر کا نام اور اس کے ضامن کے طور پر توڈی کا نام بھی

درج تھا۔ عمران نے کار کا نمبر ذہن میں محفوظ کیا اور فائل بند کر دی۔

"اب بتاؤ کہ رہائش گاہیں کتنی دی ہیں اس راجر کو" ...... عمران نے کہا۔

"رہائش گاہیں میرے پاس نہیں ہیں۔ میں صرف اسلحہ اور کاریں ڈیل کرتا ہوں" ...... رالف نے جواب دیا۔

"اوکے" ...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ رالف کوئی بات کرتا عمران نے ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی رالف کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ صوفے پر گر کر چند لمحے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔

"آؤ اب نکل چلو" ...... عمران نے مشین پسٹل جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور پھر وہ اس دروازے سے راہداری میں آئے اور تھوڑی دیر بعد لفٹ نے انہیں ٹوڈی کے آفس میں پہنچا دیا۔ وہاں کوئی موجود نہیں تھا۔ پھر وہ دروازے سے باہر آئے تو دربان اب بھی باہر موجود تھا۔ چونکہ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا اس لئے باہر کھڑے دربان کو ابھی تک اندر کی صورت حال کا علم تک نہ ہو سکا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہال سے گزر کر کلب سے باہر آگئے۔ ہال میں بھی لوگ اسی طرح بیٹھے کھانے پینے اور باتیں کرنے میں مصروف تھے۔ ساؤنڈ پروف کمروں کی وجہ سے انہیں کسی بات کا علم تک نہ ہو سکا تھا۔ چند لمحوں

Scanned & PDF COPY BY RFI FO SHARING PURPOSE ONLY For

بعد عمران کی کار سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عمران نے ٹائیگر کو ایک ہوٹل کے سامنے ڈراپ کیا اور پھر وہ جوانا سمیت رانا ہاؤس آگیا۔ اس نے جوانا کو وہاں ڈراپ کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے چہرے پر موجود میک اپ بھی ختم کر دیا کیونکہ اب اس کا ارادہ دانش منزل جانے کا تھا تاکہ کار کے کلیو پر کام کر سکے۔

تنویر نے اڈے میں موجود مشین صفدر اور کیپٹن شکیل کے ذریعے دانش منزل بھجوا دی جبکہ وہ خود صالحہ کے ساتھ ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر پہلے اپنے فلیٹ پر گیا۔ وہاں سے اس نے اپنی کار لی اور صالحہ کو ساتھ لئے وہ ایک بار پھر ہوٹل الیگزینڈر کی طرف روانہ ہو گیا لیکن اس بار ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر تھا اور صالحہ سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔

"اگر انہیں ہماری ساری گفتگو کا علم ہو گیا تھا تو پھر اس جاسکی کو بھی یقیناً راستے سے ہٹا دیا گیا ہو گا"۔ صالحہ نے کہا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے۔ جاسکی کی لاش اب کسی گٹر میں تیر رہی ہو گی"...... تنویر نے جواب دیا۔

"تو پھر تم ہوٹل الیگزینڈر کیوں جا رہے ہو"۔ صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

Scanned & PDF COPY BY RFI FO SHARING PURPOSE ONLY For

"جاسکی نے اگر اس انتھونی کی ضمانت دی ہے تو ظاہر ہے وہ اسے جانتا ہوگا یا اس انتھونی نے اسے کسی کی ٹپ دی ہوگی اور اس بات کا علم یقیناً جاسکی کے کسی نہ کسی اسسٹنٹ کو ضرور ہوگا"۔ تنویر نے جواب دیا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم اگر راجر کو ہلاک نہ کرتے تو سب کچھ اس سے معلوم ہو جاتا"۔ صالحہ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"جب مجھے غصہ آجائے تو پھر میں ایسی باریک باتیں نہیں سوچا کرتا"۔۔۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار مسکرا دی۔

تھوڑی دیر بعد وہ الیگزینڈر ہوٹل پہنچ گئے۔ یہ ہوٹل دو منزلہ تھا لیکن وہاں آنے جانے والے لوگ زیر زمین دنیا کے افراد ہی نظر آ رہے تھے۔ تنویر نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر وہ دونوں نیچے اتر کر تیز تیز قدم اٹھاتے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"ہیلو سوئٹی"۔۔۔۔۔ جیسے ہی وہ ہال میں داخل ہوئے ایک اوباش سے نوجوان نے صالحہ کا بازو پکڑتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے ہال زوردار تھپڑ کی آواز اور اس کے آدمی کی چیخ سے گونج اٹھا۔ صالحہ نے بجلی کی سی تیزی سے گھوم کر اس کے چہرے پر زوردار تھپڑ جڑ دیا تھا اور تھپڑ واقعی اس قدر زوردار تھا کہ چٹاخ کی تیز آواز گونج اٹھی تھی۔

"تم نے۔ تم نے مجھے تھپڑ مارا ہے۔ مجھے مارٹی کو۔۔۔۔۔ تھپڑ کھانے والے نے انتہائی زہریلے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے

تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی ہال میں اس مارٹی کی چیخوں اور اس کے فرش پر گرنے کے دھماکے سے گونج اٹھا۔ تنویر نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس پر فائر کھول دیا تھا اور اس مارٹی کو صرف یہی فقرہ بولنے کی مہلت مل سکی تھی۔

"آؤ صالحہ"۔۔۔۔۔ تنویر نے مشین پسٹل واپس جیب میں ڈال کر کاؤنٹر کی طرف بڑھتے ہوئے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو ہال میں موجود سب لوگ انتہائی حیرت بھری نظروں سے ان دونوں کو دیکھنے لگے۔ شاید ان کے تصور میں بھی نہ تھا کہ کوئی آدمی اس طرح کھلے عام دوسرے کو گولیاں مار کر اس طرح اطمینان سے کاؤنٹر کی طرف بڑھ بھی سکتا ہے اور پھر ہال میں موجود خاموشی ایک دھماکے کی طرح پھٹ پڑی۔ اچانک چار مسلح افراد چیختے ہوئے تنویر اور صالحہ کی طرف بڑھنے لگے۔

"خبردار اگر تم نے کوئی حرکت کی"۔۔۔۔۔ تنویر نے چیختے ہوئے کہا لیکن آنے والوں نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور سیدھے کرنے تھے کہ اچانک ایک بار پھر تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں اور ان چاروں کی چیخوں سے ہال گونج اٹھا۔ یہ فائرنگ صالحہ کی طرف سے ہوئی تھی۔

"اور کسی کو مرنے کا شوق ہے تو وہ بھی آ جائے۔ نانسنس"۔ تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔ اب اس کے ہاتھ میں بھی مشین پسٹل آ گیا تھا۔

"تم کون ہو اور تم نے اس طرح اندھا دھند فائرنگ کیوں کی

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

ہے"...... اچانک ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کے نوجوان نے ایک راہداری سے نکل کر تیزی سے ان کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اس احمق نے میری ساتھی کا بازو پکڑا تھا۔ یہ ایسا جرم ہے جس کی سزا موت سے کم نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ میں نے اسے گولی مار دی۔ اس کے بعد تمہارے یہ چار احمق ریوالور اٹھا کر ہم پر چڑھ دوڑے۔ میں نے انہیں روکا بھی لیکن ان کی موت آ گئی تھی اور سنو اب اگر تم میں سے جس نے بھی کوئی حرکت کی تو اس کا انجام پلک جھپکنے میں سامنے آ جائے گا"...... تنویر نے اونچی آواز میں چیختے ہوئے کہا جبکہ صالحہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں کھڑی تھی لیکن اس کی آنکھیں سرچ لائٹس کی طرح ہر طرف کا مسلسل جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔

"تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو۔ میں مینجر ہوں یہاں کا میرا نام ٹاسکو ہے"...... آنے والے نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہم نے جاسکی سے ملنا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"اوہ۔ تو تم باس سے ملنے آئے ہو۔ آؤ میرے پیچھے"...... ٹاسکو نے کہا اور پھر وہ اپنے آدمیوں سے مخاطب ہو گیا۔

"سب لاشیں غائب کر دو۔ خون کے نشانات صاف کر دو"۔ اس نے چیخ کر کہا اور پھر واپس اسی راہداری کی طرف مڑ گیا جس سے وہ برآمد ہوا تھا۔

"آؤ صالحہ"...... تنویر نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہوشیار رہنا۔ یہ ٹاسکو مکار آدمی ہے"...... صالحہ نے آہستہ سے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ لیکن یہاں سے تو چلیں"...... تنویر نے بھی آہستہ سے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ راہداری آگے سے بند تھی۔ اس کے آخری حصے میں دیوار کے اندر ایک دروازہ نظر آ رہا تھا۔ ٹاسکو تیز تیز قدم اٹھاتا اس دروازے کی طرف ہی بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"ایک منٹ"...... اچانک تنویر نے کہا تو ٹاسکو رک کر مڑا۔

"کیا ہوا"...... اس کا لہجہ پہلے سے زیادہ تلخ تھا۔

بہت تیزی نہ دکھاؤ مجھے۔ یوں لگتا ہے جیسے تم دوڑ رہے ہو۔ تنویر نے اس کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یہ میری عادت ہے۔ آؤ لیکن تم نے بتایا نہیں کہ تم ہو کون۔ میں نے پہلے تمہیں کبھی نہیں دیکھا"...... ٹاسکو نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ جاسکی زندہ ہے یا مر چکا ہے"...... تنویر نے کہا تو ٹاسکو بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"تم نے کیسے یہ بات کی ہے۔ وہ آفس میں موجود ہے"۔ ٹاسکو نے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا اچھل کر سائیڈ دیوار سے جا ٹکرایا۔ تنویر کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما تھا۔ ٹاسکو دیوار سے ٹکرا

rfi@urdufans.com

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

کر واپس آیا۔ تنویر نے اچھل کر اس کے سینے پر مڑا ہوا گھٹنا مارا تو وہ اوغ کی آواز نکالتا ہوا نیچے گرا اور پھر ساکت ہو گیا جبکہ صالحہ ہال کی طرف منہ کئے بڑے چوکنے انداز میں کھڑی تھی۔ تنویر نے جھک کر بے ہوش ٹاسکو کو اٹھایا اور تیزی سے آگے بڑھ کر وہ دروازے کے سامنے پہنچ گیا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ نظر آ رہا تھا جو آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ وہ ٹاسکو کو اٹھائے اندر داخل ہوا تو صالحہ بھی اس کے پیچھے ہی اندر آ گئی لیکن اس کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے کیونکہ کمرے کی دیواروں پر نیم عریاں عورتوں کی بڑی بڑی رنگین تصویریں لگی ہوئی تھیں۔

"نانسنس"...... صالحہ کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

"یہ انسان نہیں ہیں صالحہ۔ حشرات الارض ہیں اس لئے تم پرواہ مت کرو" تنویر نے اسے، ان تصویروں کو دیکھتے ہوئے اور اس کا لفظ سن کر کہا۔ وہ ٹاسکو کو فرش پر لٹا چکا تھا۔

"دروازہ بند کر دو تاکہ اس ٹاسکو سے پوچھ گچھ کی جا سکے"۔ تنویر نے کہا تو صالحہ نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کر دیا۔

"تنویر نے ٹاسکو کو اٹھا کر ایک صوفے پر ڈالا اور پھر اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو تنویر نے ہاتھ ہٹا لئے اور پھر جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس نے اس کی نال ٹاسکو کی کنپٹی سے لگا دی۔ چند لمحوں بعد ٹاسکو نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"سنو ٹاسکو۔ تم نے ہوشیار بننے کی کوشش کی تھی اور میں ایسے آدمیوں کو فوراً گولی مار دیا کرتا ہوں۔ اگر تم زندگی بچانا چاہتے ہو تو مجھے بتاؤ کہ تمہارے جاسکی نے ایک آدمی انتھونی کی ضمانت ایک کار ڈیلر کو کیوں دی تھی" ..... تنویر نے غراتے ہوئے کہا تو ٹاسکو کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"وہ۔ وہ اس کا ہم قوم تھا۔ وہ کارمن میں اس کا گہرا دوست رہا تھا۔ مجھے اس نے خود بتایا تھا" ٹاسکو نے جواب دیا۔

"مجھے اس انتھونی کا پتہ چاہئے اور سنو اگر بتا دو گے تو تم زندہ رہو گے ورنہ میں ٹریگر دبا دوں گا اور یہ بھی سن لو کہ تمہیں یہ پتہ کنفرم بھی کرنا ہو گا"...... تنویر نے کہا۔

"م۔ م۔ میں بتا دیتا ہوں۔ میں نے محسوس کر لیا ہے کہ میں تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ شاید تمہارا تعلق ملٹری کمانڈوز سے ہے۔ باس جاسکی کو اچانک ہوٹل سے نکلتے ہوئے گولی مار دی گئی لیکن اس انتھونی نے باس جاسکی سے اعظم کالونی میں ایک کوٹھی بھی لی تھی لیکن پھر یہ کوٹھی خالی کر دی گئی مگر میں نے اس انتھونی کو گراس منڈی کے قریب ملت کالونی کی ایک سرخ پتھروں والی کوٹھی میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا تھا اور بس۔ میں اتنا ہی جانتا ہوں"۔ ٹاسکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کب کی بات ہے یہ"..... تنویر نے پوچھا۔

آج صبح کی۔ میں جہاں رہتا ہوں وہاں سے یہاں آتے ہوئے

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

ملت کالونی سے گزر کر آنا پڑتا ہے۔ میں نے صبح یہاں آتے ہوئے اسے دیکھا تھا"...... ٹاسکو نے جواب دیا لیکن دوسرے لمحے تنویر کا تھپڑ پوری قوت سے اس کے گال پر پڑا اور ٹاسکو چیختا ہوا سائیڈ پر جا گرا۔

"تم مجھے احمق بنانا چاہتے ہو۔ نانسنس۔ وہ اس حلیئے میں ہو ہی نہیں سکتا جس حلیئے میں وہ جاکی سے ملنے آیا تھا اس لئے آج تم اسے اس حلیئے میں دیکھ ہی نہیں سکتے۔ بولو۔ کہاں ہے وہ"...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا لیکن دوسرا لمحہ تنویر کے لئے بھی انتہائی حیرت انگیز ثابت ہوا جب صوفے پر پڑے ہوئے ٹاسکو نے اچانک حرکت کی اور تنویر بے اختیار اچھل کر پیچھے فرش پر پشت کے بل جا گرا۔ ٹاسکو نے انتہائی ماہرانہ انداز میں اچانک اچھل کر پوری قوت سے اس کے سینے پر ٹکر مار دی تھی۔ تنویر کے نیچے گرتے ہی ٹاسکو بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور دوسرے لمحے صالحہ بھی چیختی ہوئی اچھل کر دروازے سے جا ٹکرائی۔ ٹاسکو واقعی انتہائی تیز رفتاری اور پھرتی کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ صالحہ پر حملہ کر کے وہ جیسے ہی مڑا اس کے ہاتھ میں ریوالور موجود تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ تنویر پر گولی چلاتا وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر منہ کے بل فرش پر گرا۔ صالحہ نے دروازے سے ٹکرا کر واپسی پر پوری قوت سے اس کی پشت پر ضرب لگائی تھی۔ ٹاسکو شاید اس لئے مار کھا گیا تھا کہ وہ اسے عورت سمجھتے ہوئے یہ سمجھ بیٹھا تھا کہ وہ دروازے سے ٹکرا کر نیچے گرے گی اور پھر اٹھے گی لیکن صالحہ دروازے سے ٹکرا کر کسی گیند کی طرح واپس اس سے آ ٹکرائی تھی۔

اس دوران تنویر تیزی سے کروٹ بدل کر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"اسے مت مارنا ورنہ ہم پھر اندھیرے میں رہ جائیں گے"۔ صالحہ نے تنویر کا چہرہ دیکھ کر چیختے ہوئے کہا اور تنویر نے اس طرح سر جھٹکا جیسے وہ اپنے آپ کو کسی خاص کام سے روکنے کی کوشش کر رہا ہو لیکن اس کے ساتھ ہی اس کی لات پوری قوت سے اٹھتے ہوئے ٹاسکو کی کنپٹی پر پڑی اور وہ ایک بار پھر کسی سپرنگ کی طرح اچھلا اور پھر فرش پر اسی طرح اوندھے منہ گر کر ساکت ہو گیا۔

"خاصا تیز ثابت ہو رہا ہے۔ ویسے اگر تم بروقت نہ روکتی تو اب تک یہ ختم ہو چکا ہوتا"...... تنویر نے جھک کر اسے گردن سے پکڑ کر اٹھا کر دوبارہ صوفے پر پھینکتے ہوئے کہا۔

"تم دروازے پر رہو میں اس سے پوچھتی ہوں"...... صالحہ نے آگے بڑھ کر کہا۔

"وہ کیوں"...... تنویر نے چونک کر قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم اسے مار دو گے"...... صالحہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے صوفے پر پڑے ہوئے ٹاسکو کے چہرے پر پوری قوت سے تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ چوتھے یا پانچویں تھپڑ پر ٹاسکو نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں تو صالحہ نے اس کی گردن پر کھڑی ہتھیلی کا مخصوص انداز میں وار کر دیا۔ ٹاسکو کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کا جسم ایک لمحے کے لئے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔

"اب یہ حرکت نہ کر سکے گا۔ صرف بول سکے گا"...... صالحہ نے

rfi@urdufans.com

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

کہا تو تنویر جو خاموشی سے ہونٹ بھینچے کھڑا تھا، کے چہرے پر بے اختیار تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

"گڈ شو صالحہ"..... تنویر نے بے اختیار ہو کر کہا۔ اسے واقعی صالحہ کی یہ نئی تکنیک بے حد پسند آئی تھی۔

"اور اب دیکھنا یہ کس طرح طوطے کی طرح بولتا ہے"۔ صالحہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹاسکو کے ایک کان کی لو کے نیچے کوئی مخصوص رگ تلاش کرنا شروع کر دی۔ ٹاسکو اب کراہ رہا تھا لیکن اس کا جسم بے حس و حرکت تھا۔ چند لمحوں بعد صالحہ نے اس رگ پر انگلی رکھی اور پھر دوسرا ہاتھ اس نے اپنے پہلے ہاتھ پر اس طرح مارا جیسے کیل ٹھونکنے کے لئے ہتھوڑا مارا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی ٹاسکو کے منہ سے اس قدر تیز چیخ نکلی کہ کمرہ گونج اٹھا۔ اس کا چہرہ انتہائی حد تک مسخ ہو گیا تھا۔ اس کے چہرے کے اعصاب تن سے گئے تھے اور ان میں رعشہ سا پیدا ہو گیا تھا۔

"بولو کہاں ہے انتھونی۔ بولو ورنہ دوسری ضرب کے بعد تمہاری روح بھی چیخ پڑے گی۔ بولو"..... صالحہ نے غراتے ہوئے کہا۔

"گلستان کالونی کوٹھی نمبر آٹھ سٹریٹ نمبر آٹھ"..... ٹاسکو کے منہ سے ایسے نکلا جیسے الفاظ خود بخود اس کے منہ سے پھسل کر باہر آ رہے ہوں اور صالحہ نے ہاتھ ہٹا لیا اور ٹاسکو کا بگڑا ہوا چہرہ تیزی سے نارمل ہونا شروع ہو گیا لیکن وہ اس طرح لمبے لمبے سانس لے رہا تھا جیسے وہ بڑی دور سے دوڑتا ہوا آ رہا ہو۔

"کیا یہ سچ بول رہا ہے"..... تنویر نے کہا۔

"ہاں۔ اس حالت میں یہ سچ کے علاوہ اور کچھ بول ہی نہیں سکتا لیکن اب اسے گولی مار دو کیونکہ اب اس کی معمولی سی حرکت بھی اس کا ذہن ختم کر دے گی۔ بس اس طریقے میں یہی خامی ہے کہ ایسا آدمی کبھی درست نہیں ہو سکتا"..... صالحہ نے کہا تو تنویر نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا اور گولیوں نے ایک لمحے میں ٹاسکو کا سینہ چھلنی کر دیا۔

"آؤ اب نکل چلیں"..... تنویر نے مشین پسٹل واپس جیب سے ڈالتے ہوئے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

نعمانی کی نیلے رنگ کی کار انتہائی تیز رفتاری سے دارالحکومت کی ایک فراخ سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر نعمانی تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر خاور موجود تھا۔

" تمہیں کس نے بتایا ہے کہ پیکو سے ہمیں شیڈاگ کے بارے میں معلومات مل سکتی ہیں"...... سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے خاور نے کہا۔

" شیڈاگ کے بارے میں مجھے کارمن کے ایک آدمی سے کافی عرصہ پہلے علم ہوا تھا۔ اس نے ایک ملاقات میں اس بارے میں بتایا تھا لیکن چونکہ شیڈاگ کا دائرہ کار ایشیا تک نہ تھا اس لئے میں نے بھی صرف دلچسپی کی حد تک سنا تھا لیکن اب شیڈاگ کا نام سامنے آیا تو میں نے اس دوست کو جو کارمن میں ہی رہتا ہے فون کیا تو وہ یہ تو نہ بتا سکا تھا کہ پاکیشیا میں شیڈاگ کا کوئی سیکشن کام کر رہا ہے البتہ اس

نے اتنا بتا دیا کہ پاکیشیا دارالحکومت میں ایک آدمی پیکو موجود ہے جس کا تعلق شیڈاگ کے ایشیا سیکشن کے انچارج اسکاٹ سے ہے۔ یہ بات وہ ذاتی طور پر جانتا تھا کیونکہ وہ خود شیڈاگ کے اسی سیکشن میں کام کر چکا ہے اور پھر اسکاٹ سے اختلاف کی وجہ سے اسے شیڈاگ سے علیحدہ کر دیا گیا تھا اور اس نے کارمن میں ہی اپنا علیحدہ گروپ بنا لیا ہے"...... نعمانی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ ویری گڈ۔ یہ تو تم نے انتہائی خصوصی کلیو حاصل کر لیا ہے لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ اس گروپ نے پیکو سے بھی رابطہ کیا ہو"۔ خاور نے کہا۔

" پیکو اگر براہ راست ملوث نہیں ہو گا تو اس بارے میں بہرحال جانتا ضرور ہو گا"...... نعمانی نے جواب دیا اور خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" تھوڑی دیر بعد کار ایک سائیڈ روڈ پر مڑی اور تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔

" اس طرف کوئی ہوٹل یا کلب ہے"...... خاور نے حیران ہو کر پوچھا۔

" نہیں۔ اس طرف پیکو کا اڈا ہے۔ پیکو یہاں منشیات کا بہت بڑا تاجر ہے اس نے باقاعدہ اڈا بنایا ہوا ہے جہاں اس کے گینگ کے آدمی رہتے ہیں۔ پیکو بھی اس عمارت میں ہی رہتا ہے البتہ کام اس کے پورے ملک میں پھیلے ہوئے کارندے کرتے ہیں۔ میں نے بڑی

rfi@urdu.com

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

بھاری رقم خرچ کر کے اس اڈے کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں"...... نعمانی نے کہا۔

"پھر تو ہمیں مکمل اسلحہ لے کر وہاں جانا چاہئے"...... خاور نے کہا۔

"سیٹ کے نیچے اسلحہ موجود ہے۔ ویسے میں نے پیکو کے لئے ایک ٹپ حاصل کر لی ہے اس لئے شاید اسلحہ کی ضرورت نہ پڑے"۔ نعمانی نے کہا اور خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تھوڑی دیر بعد کار ایک عمارت کے جہازی سائز کے گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی۔ گیٹ پر سیڈ کارپوریشن کا بورڈ لگا ہوا تھا اور عمارت کسی زرعی فارم کے انداز میں بنی ہوئی تھی۔ چار دیواری خاصی اونچی تھی اور اس پر باقاعدہ حفاظتی تار بھی لگی ہوئی تھی۔ گیٹ کے باہر ایک باوردی دربان موجود تھا جس کی بیلٹ کے ساتھ ہولسٹر میں ریوالور کا بھاری دستہ نظر آ رہا تھا۔ دربان اپنے جسم اور چہرے مہرے سے دربان کی بجائے زیر زمین دنیا کا کوئی بدمعاش ہی نظر آ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر زخموں کے مندمل نشانات خاصے واضح تھے اس کے علاوہ اس کی گھنی مونچھیں اور چہرے پر موجود سرد مہری اور سفاکی بھی نمایاں نظر آ رہی تھی۔ کار رکتے ہی وہ تیزی سے کار کی طرف بڑھا۔ اس کے چہرے پر سختی کا تاثر کچھ زیادہ ہی ابھر آیا تھا۔

"اپنے چیف کو یہ کارڈ دو"...... نعمانی نے کھڑکی سے ہاتھ نکال کر ایک کارڈ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ اس آدمی نے کارڈ لیا اور

اسے ایک نظر دیکھا اور پھر اس نے کار کے اندر ایک نظر ڈالی اور تیزی سے مڑ گیا۔ پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھول کر وہ اندر چلا گیا اور کھڑکی بند ہو گئی۔ تقریباً دس منٹ بعد کھڑکی دوبارہ کھلی اور وہی آدمی دوبارہ باہر آ گیا۔

"کار ایک سائیڈ پر کھڑی کر دو"...... اس دربان نے کہا تو نعمانی نے سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا کر ایک سائیڈ پر روک دی۔

"اسلحے کا کیا ہو گا"...... خاور نے آہستہ سے کہا۔

"مشین پسٹل تو ہو گا ہی تمہاری جیب میں"...... نعمانی نے کار کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... خاور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ کافی ہے آؤ۔ میرا خیال تھا کہ شاید ہم کار سمیت اندر جائیں گے لیکن شاید یہ لوگ کچھ ضرورت سے زیادہ ہی محتاط ہیں"...... نعمانی نے کہا اور پھر دروازہ کھول کر وہ کار سے نیچے اتر آیا۔ خاور بھی نیچے اترا اور نعمانی نے کار لاک کی اور پھر وہ دونوں مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے جہاں وہ دربان کھڑا انہیں آتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

"آئیے"...... دربان نے ان کے قریب آنے پر پھاٹک کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور وہ دونوں اس کے پیچھے عمارت میں داخل ہوئے تو سامنے برآمدے میں مشین گنوں سے مسلح چار افراد موجود تھے۔ چاروں ہی چھٹے ہوئے غنڈے دکھائی دے رہے تھے۔ دربان ان دونوں کے آگے آگے تھا اس لئے وہ چاروں خاموش کھڑے تھے۔ ایک

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

راہداری سے گزر کر وہ سیڑھیاں اترتے چلے گئے اور چند لمحوں بعد وہ ایک خاصے بڑے اور ہال نما کمرے میں پہنچ گئے جہاں مشین گنوں سے مسلح افراد ٹہل رہے تھے۔ درمیان میں ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک اونچی نشست کی کرسی پر ایک کارمن نژاد بھاری جسم اور بڑے سے چہرے کا مالک آدمی موجود تھا۔ اس کی پشت پر بھی دو آدمی بڑے چوکنے انداز میں ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے کھڑے تھے۔

" آؤ۔ آؤ تمہیں چونکہ ڈان نے بھیجا ہے اس لئے میں نے تمہیں یہاں اپنے پاس بلالیا ہے ورنہ تم جیسے لوگ تو اس کمرے میں داخل ہی نہیں ہو سکتے "...... کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی نے کہا۔ اس کا لہجہ ایسا تحقیر آمیز تھا جیسے خاور اور نعمانی انسان کی بجائے کیڑے مکوڑے ہوں۔ خاور کا چہرہ بے اختیار پھڑکنے لگا۔

" بے حد شکریہ چیف پیکو۔ ہمیں ڈان نے بتایا تھا کہ تم ہی ہمارا کام کر سکتے ہو "...... نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" بیٹھو اور بتاؤ کیا کام ہے لیکن جو کچھ کہنا ہے جلدی کہو میرے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ میں کہانیاں سن سکوں۔ دو ٹوک اور واضح بات کرو "...... پیکو نے اسی طرح تحقیر آمیز لہجے میں کہا۔

" شیڈاگ کا ایک سیکشن یہاں کام کر رہا ہے۔ ہمیں اس کے کسی آدمی کا پتہ چاہئے "...... نعمانی نے کہا تو پیکو جو کرسی پر لیٹنے کے سے انداز میں بیٹھا ہوا تھا بے اختیار سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" کیا کہہ رہے ہو تم۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کون ہو تم "...... پیکو نے انتہائی بگڑے ہوئے لہجے میں کہا تو کمرے میں موجود مسلح افراد نے یکلخت گنیں کندھوں سے اتار کر ہاتھوں میں پکڑ لیں۔

" تم اس بات کو چھوڑو کہ ہم کون ہیں۔ تم سے جو پوچھا جا رہا ہے وہ بتاؤ "...... نعمانی نے اس بار بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

" کیا۔ کیا۔ تمہیں یہ جرأت کیسے ہوئی بدبختو مجھ سے اس لہجے میں بات کرنے کی اگر تمہیں ڈان نے نہ بھیجا ہوتا تو اب تک تم لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہوتے۔ بولو کون ہو تم اور تم نے یہ بات کیوں کی ہے "...... پیکو نے غصے سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

" جو کچھ تمہیں معلوم ہے وہ بتا دو اور جو معاوضہ تم چاہو لے لو۔ بس باقی کسی سوال کی ضرورت نہیں ہے۔ تم نے خود ہی دو ٹوک اور واضح بات کرنے کے لئے کہا تھا "...... نعمانی نے کہا لیکن اس کا ہاتھ اس دوران تیزی سے اپنے کوٹ کی جیب میں رینگ گیا تھا جبکہ خاور کا ہاتھ پہلے ہی اس کی جیب میں پہنچ چکا تھا۔

" ہونہہ۔ تو تم سرکاری چوہے ہو اور تمہاری موت اب یقینی ہو چکی ہے "...... پیکو نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر انتہائی غیظ و غضب کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" سنو۔ غصہ دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آرام سے بات کرو "...... نعمانی نے سرد لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ پیکو کوئی جواب دیتا اچانک نعمانی اور خاور دونوں کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی

rfi@urdufans.com

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

سے جیبوں سے باہر آئے اور اس کے ساتھ ہی کمرہ ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ نعمانی اور خاور دونوں نے انتہائی ماہرانہ انداز میں یہ کارروائی کی تھی۔ نعمانی کا نشانہ سب سے پہلے پیکو کی سائیڈوں میں موجود اس کے دو آدمی بنے تھے۔ اس کے بعد پیکو کے دائیں ہاتھ پر موجود افراد نے اپنے آپ کو تیزی سے سنبھالا لیکن ان کے سنبھلنے سے پہلے ہی نعمانی نے چار افراد کو نشانہ بنالیا جبکہ خاور نے کسی پھرکی کی طرح گھومتے ہوئے بائیں ہاتھ پر موجود چار افراد کو نشانہ بنایا تھا اور نتیجہ یہ کہ پلک جھپکنے میں دس مسلح افراد فرش پر پڑے تڑپ رہے تھے۔ اس کے ساتھ ہی نعمانی اور خاور دونوں نے چھلانگیں لگائیں۔ نعمانی کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا میز کے اوپر سے میز کے پیچھے کھڑے پیکو سے کسی گولے کی طرح ٹکرایا تھا اور پیکو جو حیرت سے بت بنا کھڑا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا چیختا ہوا کرسی سمیت پیچھے فرش پر جا گرا جبکہ نعمانی اس کے اوپر تھا اور پھر نعمانی نے قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ نہ صرف اٹھ کھڑا ہوا تھا بلکہ اس نے اٹھتے ہوئے پیکو کی کنپٹی پر زوردار ضرب بھی لگا دی تھی جبکہ خاور بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی طرف دوڑا تھا۔ وہ دروازے کے قریب دیوار سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا مشین پسٹل ایک بار پھر بول پڑا اور ایک آدمی جو اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا جبکہ نعمانی نے اسی لمحے پیکو کو دوسری ضرب لگائی اور پھر اس کی ٹانگیں کسی مشین کی طرح

حرکت کرتی رہیں۔ پیکو نے اپنے آپ کو بچانے اور نعمانی کی لات پکڑنے کی کافی کوششیں کیں لیکن آہستہ آہستہ اس کی مزاحمت دم توڑتی چلی گئی۔ وہ جسمانی طور پر خاصا مضبوط آدمی تھا اس لئے اتنی دیر تک مزاحمت کر گیا لیکن نعمانی کی بھرپور ضربوں کے سامنے اس کی کوئی پیش نہ چل سکی اور اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا اس لئے ان دونوں کو یقین تھا کہ فائرنگ اور چیخوں کی آوازیں باہر نہ سنائی دی ہوں گی لیکن خاور اس لئے دروازے کے قریب جا کھڑا ہوا تھا کہ اچانک کوئی آدمی باہر سے اندر آ سکتا ہے۔

"آؤ اب باہر موجود افراد کا بھی خاتمہ کر دیں۔ پھر اس سے اطمینان سے پوچھ گچھ کریں گے"۔۔۔ نعمانی نے تیزی سے دوڑ کر خاور کے قریب آتے ہوئے کہا۔

"لیکن باہر موجود دربان تک تو لازماً فائرنگ کی آوازیں پہنچ جائیں گی"۔۔۔۔۔ خاور نے کہا۔

"کوئی بات نہیں پہنچ جائیں۔ اب اس کا کیا علاج ہو سکتا ہے"۔۔۔۔۔ نعمانی نے کہا اور دروازہ کھول کر وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا۔ اس کے پیچھے خاور بھی اوپر آ گیا۔ مشین پسٹل انہوں نے جیبوں میں ڈال لئے تھے اور اب وہ اس انداز میں چل رہے تھے جیسے پیکو سے بات چیت کے بعد واپس جا رہے ہوں۔

"تم باہر موجود آدمیوں کو ختم کر دو مگر اس دربان کا خیال رکھنا میں باقی کمرے دیکھتا ہوں"۔۔۔۔۔ نعمانی نے خاور سے کہا اور تیزی

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For

سے سائیڈ پر جاتی ہوئی راہداری کی طرف آ گیا جبکہ خاور اسی طرح آگے بڑھتا چلا گیا۔ جب وہ برآمدے میں پہنچا تو وہی چاروں مسلح افراد ویسے ہی کھڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے گردنیں موڑ کر خاور کی طرف دیکھا جبکہ خاور اس طرح رک گیا جیسے نعمانی کے پہنچنے کا انتظار کر رہا ہو۔ دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے باہر آیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ چاروں کچھ سمجھتے ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی ماحول انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ وہ چاروں ہی گولیوں کا نشانہ بن کر چیختے ہوئے نیچے گرنے لگے کیونکہ خاور نے خاص طور پر ان کے جسموں کی ایسی جگہوں پر فائر کیا تھا کہ انہیں زیادہ تڑپنے کی مہلت بھی نہ مل سکے۔ اس کی نظریں اب پھاٹک پر جمی ہوئی تھیں اور وہی ہوا دوسرے لمحے چھوٹی کھڑکی کھلی اور وہی مسلح دربان تیزی سے اندر داخل ہوا لیکن خاور جانتا تھا کہ پھاٹک مشین پسٹل کی رینج میں نہ آتا تھا اس لئے خاور خاموش کھڑا رہا۔

"ارے۔ یہ کیا۔ یہ کیا ہوا"...... اس دربان نے اندر داخل ہو کر جیسے ہی برآمدے میں پڑے ہوئے اپنے ساتھیوں کو دیکھا تو وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں چیختا ہوا تیزی سے آگے کی طرف دوڑ پڑا البتہ اس نے ہولسٹر سے ریوالور نکال لیا تھا اور پھر جیسے ہی وہ رینج میں آیا خاور نے فائر کھول دیا اور دربان چیختا ہوا کسی لٹو کی طرح گھوما اور پھر ایک دھماکے سے نیچے جا گرا اور چند لمحوں بعد ساکت ہو گیا تو خاور ستون کی اوٹ سے نکلا اور تیزی سے دوڑتا ہوا پھاٹک کی طرف

rfi@urdufans.com

بڑھ گیا۔ اس نے پھاٹک کو اندر سے بند کر دیا اور پھر واپس پلٹا تو نعمانی برآمدے میں موجود تھا۔

"یہ ختم ہو گئے۔ چلو ٹھیک ہے۔ ویسے اندر اور کوئی آدمی نہیں ہے۔ بس منشیات اور اسلحہ بھرا ہوا ہے"...... نعمانی نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"تم اس سے پوچھ گچھ کرو میں یہیں باہر ہی رکتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کوئی اچانک آ جائے"...... خاور نے کہا تو نعمانی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا واپس سیڑھیاں اتر کر اس ساؤنڈ پروف کمرے میں پہنچا تو وہاں لاشوں کے ساتھ پیکو ابھی تک بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ نعمانی نے قریب جا کر اسے گھسیٹا اور پھر اٹھا کر اس نے اسے ایک سائیڈ پر موجود کرسی پر ڈال دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بیلٹ کے ساتھ بندھی ہوئی نائلون کی رسی کا گچھا کھولا۔ یہ رسی کا گچھا اس نے تلاشی کے دوران ایک کمرے سے اٹھایا تھا۔ پھر اس رسی کی مدد سے اس نے پیکو کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے اچھی طرح باندھ دیئے اور باقی رسی اس نے اس کے جسم کے گرد کس کر باندھ دی۔ پھر اس نے دونوں ہاتھ پیکو کی ناک اور منہ پر رکھ کر انہیں دبا دیا۔ چند لمحوں بعد پیکو کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو نعمانی نے ہاتھ ہٹا لئے اور کوٹ کی اندرونی جیب سے اس نے ایک تیز دھار خنجر نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔ چند لمحوں بعد پیکو نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For All

کے ساتھ ہی اس نے اٹھنے کی بھی لاشعوری کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ کیا ہے۔ یہ۔ یہ کس نے جرأت کی ہے کہ"...... پیکو کے منہ سے لاشعوری انداز میں الفاظ نکل رہے تھے لیکن جب اس کی نظریں سائیڈ پر کھڑے ہوئے نعمانی پر پڑیں تو اس کی نہ صرف زبان رک گئی بلکہ چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اب اس کا شعور پوری طرح جاگ اٹھا تھا۔ اس نے نظریں گھمائیں اور پھر سامنے پڑے ہوئے اپنے چار آدمیوں کی لاشیں اور ان کے جسموں سے نکلنے والے خون کو دیکھا اور اس کے چہرے پر ایک بار پھر حیرت کے تاثرات جیسے منجمد سے ہو گئے۔

"یہ۔ یہ تم نے ہلاک کیا ہے ان سب کو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہاں تو دس مسلح افراد تھے"...... پیکو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"دس کیا۔ دس ہزار بھی ہوتے تب بھی ان کا یہی حشر ہوتا۔ میں نے تمہیں کہا تھا کہ شیڈاگ کے بارے میں بتا کر اپنا معاوضہ وصول کر لو لیکن تمہیں شاید اپنے آدمیوں کا زعم تھا"...... نعمانی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم نے سب کو ہلاک کر دیا ہے"...... پیکو کا ذہن شاید ابھی تک اس بات کو تسلیم کرنے پر آمادہ نہ ہو رہا تھا۔ ویسے بھی وہ صرف سامنے کا منظر دیکھ سکتا تھا۔

چکے ہیں اس لئے اب یہاں تمہاری چیخیں بھی کوئی نہ سن سکے گا"۔ نعمانی نے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ڈان نے میرے ساتھ دھوکہ کیا ہے"...... پیکو نے کہا۔

"ڈان نے تو مجھے واقعی منشیات کے سلسلے کی پارٹی سمجھ کر ٹپ دی ہے بہرحال اب تم بتاؤ کہ تمہارا جواب کیا ہے۔ یہ سوچ کر جواب دینا کہ تمہارا یہ جسم چند لمحوں بعد ریشوں میں بھی تبدیل ہو سکتا ہے"...... نعمانی نے سرد لہجے میں کہا۔

"دیکھو۔ اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تم لوگ کون ہو اس لئے میں سچ بولوں گا۔ مجھے شیڈاگ کی یہاں موجودگی یا اس کے کسی آدمی کا کوئی علم نہیں ہے اور نہ ہی کسی نے مجھ سے یہاں رابطہ کیا ہے"۔ پیکو نے جواب دیا۔

"تو پھر اسکاٹ سے بات کر کے اس سے پوچھ لو"...... نعمانی نے کہا تو پیکو کا منہ اس طرح کھلا جیسے وہ لمبا سا سانس لینا چاہتا ہو لیکن سانس لینے کی بجائے اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ آنکھیں جیسے پتھر کی ہو گئیں۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تم۔ تم اسکاٹ کے بارے میں بھی جانتے ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... پیکو نے چند لمحوں بعد بے اختیار ہو کر کہا۔

"مجھے تو یہ بھی معلوم ہے کہ اسکاٹ شیڈاگ کے ایشیا سیکشن کا

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For All

انچارج ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ تم شاید مجھے سرکاری آدمی سمجھ رہے ہو۔ ایسی بات نہیں ہے۔ ہمارا کوئی تعلق حکومت سے نہیں اور حکومت کے آدمی اس انداز میں کام نہیں کرتے۔ انہیں تم سے کچھ پوچھنا ہوتا تو پھر پوری فوج یہاں چڑھائی کر دیتی اور تمہیں اٹھا کر وہ ہیڈ کوارٹر لے جاتے اور پھر تمہاری روح بھی سب کچھ بتا دیتی۔ ہمارا تعلق بھی شیڈاگ ٹائپ کی ایک تنظیم سے ہے اور شیڈاگ نے یہاں ہماری تنظیم کے منہ سے نوالہ چھیننے کی کوشش کی ہے اس لئے ہم اسے ٹریس کر رہے ہیں“...... نعمانی نے کہا۔

”کس تنظیم سے تمہارا تعلق ہے“...... پیکو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”ریڈ کلر سے“...... نعمانی نے جواب دیا۔

”ریڈ کلر۔ یہ کیا نام ہے۔ میں نے تو آج تک یہ نام نہیں سنا“۔ پیکو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”چلو اب سن لیا۔ اب بولو“...... نعمانی نے کہا۔

”سوری مسٹر۔ مجھے نہ ہی اسکاٹ کا فون نمبر یا ٹرانسمیٹر فریکونسی معلوم ہے اور نہ میرا طویل عرصہ سے اس سے کوئی رابطہ ہوا ہے اور نہ ہی شیڈاگ کے کسی آدمی نے مجھ سے رابطہ کیا ہے“...... پیکو نے کہا لیکن جیسے ہی اس کا فقرہ ختم ہوا اس کے منہ سے ایک انتہائی کربناک چیخ نکلی کیونکہ نعمانی نے اس کے ایک موٹے تازے بازو میں خنجر اتار دیا تھا۔ پھر نعمانی نے ایک جھٹکے سے خنجر کھینچا اور ایک بار

rfi@urdufans.com

پھر اس نے خنجر اس کی ران میں اتار دیا۔ پیکو کے حلق سے مسلسل چیخیں نکلنے لگیں۔

”اب تم سب کچھ بتاؤ گے پیکو۔ میں نے تو سوچا تھا کہ تم باس ہو اس لئے شاید سمجھدار بھی ہو گے لیکن تم احمق ہو اور احمقوں سے اپنی مرضی کا جواب اگلوانا مجھے آتا ہے“...... نعمانی نے غراتے ہوئے کہا اور پھر خنجر ایک طرف میز پر رکھ کر اس نے جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکال لی۔ پیکو کے دونوں زخموں سے خون فوارے کی طرح ابل رہا تھا اور اس کا بندھا ہوا جسم بری طرح تڑپ سا رہا تھا۔ چہرہ پھٹ سا گیا تھا اور منہ سے کراہیں اور چیخیں نکل رہی تھیں۔

”ویسے تو تم پلے ہوئے سانڈ نظر آ رہے ہو لیکن صرف دو زخموں سے تمہاری یہ حالت ہو رہی ہے اور ابھی تو ابتدا ہے“...... نعمانی نے اس طرح برا سا منہ بناتے ہوئے کہا جیسے اسے پیکو کو اس حالت میں دیکھ کر شدید کوفت ہو رہی ہو۔

”م۔ م۔ میرا دل۔ میرا دل“...... پیکو نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا تو نعمانی بے اختیار چونک پڑا کیونکہ پیکو کا چہرہ یکلخت ہلدی کی طرح زرد ہوتا جا رہا تھا۔ نعمانی نے شیشی واپس جیب میں ڈالی اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے میز پر پڑی ہوئی شراب کی بوتل اٹھائی، اس کا ڈھکن کھولا اور بوتل بے ہوش ہوتے ہوئے پیکو کے منہ سے لگا دی۔ شراب کا پہلا گھونٹ جیسے ہی پیکو کے حلق سے نیچے اترا اس کا چہرہ دوبارہ نارمل ہونے لگ گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ غٹاغٹ

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For All

شراب پیتا چلا گیا لیکن نعمانی نے تھوڑی سی شراب اس کے حلق میں انڈیل کر بوتل اس کے منہ سے علیحدہ کی اور پھر بوتل میں موجود باقی شراب اس نے اس کے زخموں پر انڈیلنا شروع کر دی۔ پیکو اب لمبے لمبے سانس لے رہا تھا لیکن اب بہرحال اس کی حالت ٹھیک ہو گئی تھی اور شراب پڑنے سے آہستہ آہستہ خون بھی نکلنا بند ہو گیا تھا۔

"تم بیمار ہو"...... نعمانی نے خالی بوتل میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں دل کا مریض ہوں۔ پلیز مجھے کچھ مت کہو"...... پیکو نے اس بار منت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ابھی تمہارے دل کو گھوڑے کے دل سے بھی زیادہ مضبوط کر دوں گا فکر مت کرو۔ اس شیشی میں جو دوا ہے وہ اپنی تاثیر میں سرخ مرچوں سے بھی زیادہ تیز ہے اور اتنی بات تو تم بھی جانتے ہو کہ جب زخموں پر سرخ مرچیں چھڑک دی جائیں تو پھر زخمی کی کیا حالت ہوتی ہے"...... نعمانی نے جیب سے دوبارہ وہی شیشی نکالتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"سنو۔ سنو۔ رک جاؤ۔ میں بتا دیتا ہوں۔ رک جاؤ"...... پیکو نے کہا۔

"جلدی بتاؤ اور سنو تمہیں سب کچھ کنفرم بھی کرانا پڑے گا اس لئے جھوٹ بولنے کی کوشش نہ کرنا"...... نعمانی نے کہا۔

"میں بتا دیتا ہوں پلیز۔ لیکن وعدہ کرو کہ مجھے تم زندہ چھوڑ دو گے"...... پیکو نے کہا۔

"مجھے تمہاری موت سے کیا فائدہ ملے گا۔ مجھے تو درست معلومات چاہئیں اور بس۔ لیکن یہ بھی بتا دوں کہ مجھے فوراً یہ بات معلوم ہو جاتی ہے کہ بولنے والا سچ بول رہا ہے یا جھوٹ اور جیسے ہی تمہارے منہ سے جھوٹ نکلا اس کے بعد تمہاری روح بھی صدیوں تک چیختی رہ جائے گی"...... نعمانی نے کہا۔

"نہیں۔ میں سچ بتا دیتا ہوں۔ یہاں شیڈاگ کی سب سے خوفناک ایجنٹ مادام شیری اپنے گروپ کے ساتھ آئی ہوئی ہے۔ مجھے اسکاٹ نے فون کر کے کہا تھا کہ وہ یا اس کا کوئی آدمی مجھے آ کر ملے گا اور میں ان کے لئے یہاں انتظامات کر دوں۔ چنانچہ ایک آدمی جس کا نام رابرٹ تھا وہ مجھے آ کر ملا اور پھر میں نے ان کے لئے دو کوٹھیوں اور دو کاروں کا بندوبست کر دیا تھا اس کے بعد مجھے نہیں معلوم اور نہ میرا ان سے رابطہ ہوا ہے البتہ کل میں نے ان میں سے ایک کوٹھی پر فون کیا تھا تو وہاں سے مجھے ایک آدمی انتھونی نے جواب دیا کہ رابرٹ اور اس کا گروپ چلا گیا ہے۔ اب مادام شیری کے ساتھ ایکشن گروپ ہے۔ چنانچہ میں خاموش ہو گیا۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے"...... پیکو نے کہا۔

"کون سی کوٹھی میں وہ موجود ہیں"...... نعمانی نے پوچھا۔

"گلستان کالونی۔ کوٹھی نمبر آٹھ۔ سٹریٹ نمبر آٹھ"...... پیکو نے جواب دیا۔

"کیا فون نمبر ہے وہاں کا"...... نعمانی نے پوچھا تو پیکو نے فون

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For All

نمبر بتا دیا۔ نعمانی مڑا اور اس نے میز پر موجود کارڈلیس فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر کے وہی نمبر پریس کر دیئے جو پیکو نے بتائے تھے۔ ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دیا۔

" اب کنفرم کراؤ۔ جو مرضی آئے کہہ دینا"...... نعمانی نے فون پیس پیکو کے کان سے لگاتے ہوئے کہا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"ہیلو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" میں پیکو بول رہا ہوں۔ اس کوٹھی کا مالک۔ انتھونی سے بات کراؤ"...... پیکو نے کہا اور نعمانی سمجھ گیا کہ بولنے والا انتھونی نہیں ہے ورنہ پیکو اس کی آواز پہچان لیتا۔

" انتھونی موجود نہیں ہے۔ تم نے کیوں فون کیا ہے"۔ دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا۔

" میری کل انتھونی سے بات ہوئی تھی اس نے کہا تھا کہ میں آج فون کر کے معلوم کر لوں۔ وہ کوئی خاص قسم کا اسلحہ منگوانا چاہتا تھا اس لئے میں نے فون کیا ہے۔ مجھے چیف اسکاٹ نے حکم دیا ہوا ہے کہ آپ لوگوں کی پوری پوری مدد کی جائے"...... پیکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ انتھونی کو معلوم ہو گا۔ وہ موجود نہیں ہے۔ تم کون سے نمبر سے بول رہے ہو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" میں اپنے خفیہ اڈے سے بول رہا ہوں اس لئے نمبر نہیں بتا سکتا۔ بہرحال میں کل پھر فون کروں گا۔ گڈ بائی"...... پیکو نے کہا تو نعمانی نے اس کے کان سے فون ہٹا کر اسے آف کر کے واپس میز پر رکھ دیا۔

" گڈ۔ تم نے سچ بتایا ہے اس لئے تم اب آسان موت مرو گے"...... نعمانی نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ پیکو کچھ بولتا نعمانی نے ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی پیکو کا سینہ گولیوں سے چھلنی ہو گیا اور پیکو کا صرف منہ ہی کھل سکا تھا۔ اسے چیخ مارنے کی بھی مہلت نہ ملی تھی۔ نعمانی نے مشین پسٹل واپس جیب میں ڈالا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار واپس مین روڈ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔

" اب کیا پروگرام ہے۔ کیا اس گلستان کالونی کی کوٹھی پر چھاپہ مارا جائے"...... خاور نے کہا۔

" نہیں۔ پہلے ہم اس کوٹھی کا جائزہ لیں گے پھر چیف کو رپورٹ دیں گے"...... نعمانی نے جواب دیا اور خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

rfi@urdufans.com

rfi@urdufans.com

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For All

مادام شیری نے کار ایک سائیڈ گلی میں جا کر روک دی جہاں اس نے سیکرٹ سروس کی اس عمارت کا جائزہ لینے کے لئے پہلے روکی تھی۔ مارٹن اس کے ساتھ آیا تھا۔ مارٹن نے ایک سیاہ رنگ کا بیگ اٹھایا ہوا تھا۔

"تم اس عمارت کی عقبی طرف جا کر اس نرسری میں کہیں چھپ جاؤ۔ یہاں ہو سکتا ہے کہ کسی کی نظر پڑ جائے اور نرسری میں اگر کوئی ہو تو اسے ہلاک کر دینا"...... مادام شیری نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"یس مادام"۔۔ مارٹن نے کہا اور بیگ ہاتھ میں پکڑے وہ بھی کار سے نیچے اترا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا روڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ روڈ پر جا کر وہ مڑ کر مادام شیری کی نظروں سے اوجھل ہو گیا تو مادام شیری نے کار کی سائیڈ سیٹ اوپر اٹھائی اور اس کے نیچے موجود ایک چھوٹا سا

باکس اٹھا کر اس نے اسے اپنی جیکٹ کی جیب میں رکھا اور پھر کار کا دروازہ بند کر کے وہ بھی تیز تیز قدم اٹھاتی روڈ کی طرف بڑھ گئی۔ روڈ پر پہنچ کر اس نے وہیں رک کر ایک لمحے کے لئے عمارت کا جائزہ لیا اور پھر تیزی سے دائیں ہاتھ پر مڑ گئی۔ اس سڑک پر کافی ٹریفک تھی اس لئے اس نے سامنے کے رخ سے عمارت کے اندر جانے کا ارادہ ترک کر دیا تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتی دائیں ہاتھ پر بڑھتی چلی گئی۔ جب عمارت ختم ہوئی تو اس کی دوسری سائیڈ پر بھی سڑک تھی اور اس سڑک پر بھی ٹریفک موجود تھی۔

"اب ایک ہی صورت ہے کہ عقبی طرف سے اندر جایا جائے"۔ مادام شیری نے کہا اور سائیڈ سے ہو کر عمارت کی عقبی طرف بڑھتی چلی گئی۔ عمارت کے اختتام پر واقعی ایک نرسری موجود تھی جس میں درخت بھی تھے۔ اس کا پھاٹک بھی بند تھا۔ مادام شیری پھاٹک کے قریب رک گئی۔ اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا مائیک نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا اور اس کی سائیڈ کا بٹن پریس کر دیا۔

"مادام شیری بول رہی ہوں مارٹن۔ کیا تم نرسری کے اندر ہو"۔ مادام شیری نے کہا۔

"یس مادام۔ یہاں دو آدمی تھے۔ میں نے انہیں ہلاک کر دیا ہے"۔ مائیک کے پچھلے حصے سے مارٹن کی آواز سنائی دی۔

"پھاٹک کھولو میں اندر آنا چاہتی ہوں"۔۔ مادام شیری نے کہا اور مائیک کا بٹن آف کر کے اس نے اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For All

تھوڑی دیر بعد پھاٹک کھلا تو مارٹن کی شکل نظر آئی اور مادام شیری اندر داخل ہو گئی۔ مارٹن نے پھاٹک بند کر دیا۔

"ادھر سے تو بہت اونچی اور بند دیوار ہے"..... مارٹن نے کہا۔

"کوئی بات نہیں"..... مادام شیری نے مختصر سا جواب دیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی وہ عمارت کی عقبی دیوار کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ دیوار واقعی بہت اونچی تھی اور اس میں کسی قسم کا کوئی دروازہ، کھڑکی یا روشندان موجود نہ تھا لیکن مادام شیری نے جیب سے ایک چھوٹا سا پسٹول نکالا جس کی نال کے سرے پر ایک گول ربڑ سا لگا ہوا تھا۔ اس نے پسٹول کا رخ عمارت کے اوپر والے کنارے کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ سرر کی آواز کے ساتھ ہی وہ گول ربڑ جو ایک انتہائی باریک تار سے منسلک تھا گولی کی رفتار سے اڑتا ہوا عمارت کے اوپر کنارے پر جا کر چپک گیا جبکہ پسٹول اور اس ربڑ کے درمیان باریک تار موجود تھی۔

"ہوشیار رہنا اگر کوئی میری واپسی تک آ جائے تو اسے بھی ہلاک کر دینا"..... مادام شیری نے ساتھ کھڑے ہوئے مارٹن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام"..... مارٹن نے جواب دیا اور مادام شیری نے پسٹول کے ٹریگر کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے اس کے جسم کو جھٹکا لگا اور اس کا جسم بجلی کی سی تیزی سے ہوا میں اٹھتا ہوا چھت کی طرف جیسے اڑتا چلا گیا۔ مادام شیری کے ایک ہاتھ میں

rfi@urdufans.com

پسٹول تھا جبکہ دوسرا ہاتھ اس نے آگے کی طرف پھیلایا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد مادام شیری عمارت کی چھت کے کنارے تک پہنچ گئی۔ اس نے دونوں پیر عمارت کی دیوار کے ساتھ لگائے اور دوسرے ہاتھ سے اس نے چھت کا کنارہ پکڑا اور الٹی قلابازی کھا کر وہ پلک جھپکنے میں وسیع و عریض چھت پر پہنچ گئی۔ اس نے پسٹول کے دستے پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو دیوار سے چپکا ہوا ربڑ علیحدہ ہو کر ہلکے سے جھٹکے کے ساتھ دوبارہ پسٹول کی نال سے چپک گیا تو مادام شیری نے اسے واپس جیکٹ کی جیب میں ڈالا اور پھر جیکٹ کی جیب سے اس نے نیلے رنگ کا ایک چھوٹا سا پسٹول نکالا اور اس کی نال کو چھت کے فرش پر رکھ کر اس نے اسے زور سے دبایا اور پھر ٹریگر دبا دیا۔ اس کے ہاتھ کو ہلکا سا جھٹکا لگا لیکن اس نے پسٹول کی نال کو مضبوطی سے چھت کے فرش پر دبائے رکھا۔ پھر یکے بعد دیگرے کئی بار ٹریگر دبانے کے بعد اس نے پسٹول واپس اٹھا لیا۔ جس جگہ پسٹول کی نال موجود تھی وہاں سیاہ رنگ کا دھبہ سا پڑ گیا تھا۔ وہ چند لمحے خاموش کھڑی اس حصے کو دیکھتی رہی اور پھر اچانک یہ دھبہ اس طرح صاف ہو گیا جیسے کبھی موجود ہی نہ تھا۔ مادام شیری کے چہرے پر کامیابی کی مسکراہٹ رینگ گئی۔ وہ اب ادھر ادھر دیکھنے لگی کہ کہیں سیڑھیاں نیچے جا رہی ہوں لیکن وسیع و عریض چھت سپاٹ تھی۔ وہاں سیڑھیاں سرے سے موجود ہی نہ تھیں۔

"یہ کیسی عمارت ہے۔ چھت پر آنے کے لئے سیڑھیاں ہی نہیں

rfi@urdufans.com

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For All

بنائی گئیں۔ یقیناً اب سامنے سے نیچے اترنا پڑے گا اور سامنے سڑک پر ٹریفک چل رہی ہے"...... مادام شیری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر آگے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ کنارے پر پہنچ گئی۔ واقعی سامنے سڑک پر ٹریفک چل رہی تھی اور بلندی بھی کافی تھی۔ مادام شیری گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی۔ اس نے جیب سے وہی پسٹول نکالا جس کی مدد سے وہ اوپر آئی تھی۔ اس نے پسٹول کا رخ سائیڈ دیوار کے تقریباً درمیانی حصے کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ سر کی آواز کے ساتھ ہی نال پر لگا ہوا ربڑ گولی کی طرح اڑتا ہوا پلک جھپکنے میں اس دیوار کے ساتھ چپک گیا۔ مادام شیری کنارے پر بیٹھ گئی اور اس نے اپنے دونوں پیر نیچے لٹکا کر ہاتھ میں پکڑے ہوئے پسٹول کا بٹن پریس کیا تو دوسرے لمحے اس کے جسم کو زوردار جھٹکا لگا اور اس کا جسم تیر کی طرح اڑتا ہوا دیوار کی طرف بڑھتا چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد اس کا جسم دیوار کے ساتھ فضا میں لٹک رہا تھا۔ مادام شیری نے دستے پر لگا ہوا بٹن دبایا اور دوسرے لمحے وہ دیوار کے ساتھ زمین پر کھڑی تھی جبکہ ربڑ واپس پسٹول کی نال پر چپک گیا تھا۔ اس نے بڑے چوکنے انداز میں ادھر ادھر دیکھا اور پھر پسٹول جیب میں ڈال کر اس نے دوسری جیب سے ایک چھوٹا سا ریز پسٹل نکالا اور اسے ہاتھ میں پکڑ کر وہ برآمدے کے اندرونی حصے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ عمارت پر خاموشی طاری تھی۔ مادام شیری کو معلوم تھا کہ عمارت کے اندر موجود اکیلا آدمی بے ہوش ہو چکا ہو گا اس لئے اب عمارت

میں موجود مشینری کو کوئی آپریٹ نہ کر سکے گا۔ اس نے چھت پر پسٹول کی نال رکھ کر جو کارروائی کی تھی وہ اسی لئے تھی۔ اس پسٹول سے نکلنے والی ایک خاص قسم کی گیس چھت میں جذب ہو کر نیچے ہر کمرے میں پھیل گئی ہو گی اور یہ گیس اس قدر زود اثر تھی کہ پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں عمارت میں موجود جاندار بے ہوش ہو سکتے تھے لیکن یہ گیس جس قدر زود اثر تھی اتنی ہی جلدی اس کے اثرات بھی غائب ہو جاتے تھے اس لئے مادام شیری اطمینان بھرے انداز میں برآمدے کی طرف بڑھتی چلی جا رہی تھی لیکن جیسے ہی وہ برآمدے میں داخل ہوئی اچانک چھت کی طرف سے کٹک کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور ابھی مادام شیری نے اوپر دیکھنے کے لئے سر اٹھایا ہی تھا کہ اس کا ذہن اس قدر تیزی سے گھوما کہ شاید اس قدر تیز رفتاری کا تصور بھی نہ کیا جا سکتا تھا۔ ذہن گھومنے کا احساس بھی صرف لمحے کے ہزارویں حصے تک ہی محسوس ہوا تھا اس کے بعد اس کے تمام حواس یکلخت ختم ہو گئے تھے۔ پھر جس طرح انتہائی گھپ اندھیرے میں ہلکی ہلکی روشنی پیدا ہوتی ہے اسی طرح اس کے تاریک ذہن میں بھی روشنی پیدا ہونے لگی اور آہستہ آہستہ اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر کسی فلم کے سین کی طرح گھوم گیا اور اس کے چہرے پر بے اختیار حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اسے یاد تھا کہ اس نے چھت سے اندر انتہائی زود اثر گیس فائر کی تھی اور مارٹن کی رپورٹ کے مطابق اس عمارت کے اندر ایک آدمی تھا جو لامحالہ بے

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For All

ہوش ہو چکا تھا۔ ظاہر ہے مشینری کو جب تک آپریٹ نہ کیا جائے اس وقت تک تو مشینری خود بخود کچھ نہیں کر سکتی۔ پھر اسے کسی مشین سے کس طرح بے ہوش کیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ ہو سکتا ہے کہ یہاں مشینری آٹومیٹک ہو لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے ادھر ادھر دیکھا تو اس کا اپنا یہ خیال بھی ختم ہو گیا کیونکہ اگر آٹومیٹک مشینری سے اسے بے ہوش کیا جاتا تو وہ لازماً اسی برآمدے میں ہی موجود ہوتی لیکن اس وقت وہ ایک کمرے میں موجود تھی جس کا ایک ہی دروازہ تھا جو بند تھا۔ ظاہر ہے اسے کوئی آدمی ہی برآمدے سے اٹھا کر یہاں لے آیا ہو گا۔ وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی لیکن اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار چونک پڑی کیونکہ اس کے جسم پر اس کی مخصوص جیکٹ موجود نہیں تھی۔ ہاتھ پر موجود گھڑی حتیٰ کہ پیروں میں موجود فل بوٹ بھی غائب تھے۔ اس کے گلے میں موجود لاکٹ بھی اس کے گلے میں نہیں تھا۔ اس نے تیزی سے کانوں میں موجود ٹاپس چیک کئے اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے کیونکہ دونوں کانوں میں موجود ٹاپس بھی غائب تھے۔

"تمہیں ہوش آ گیا ہے۔ کون ہو تم"...... اچانک چھت سے ایک سخت اور سرد سی مردانہ آواز سنائی دی تو مادام شیری بے اختیار چونک پڑی۔ اس نے چھت کی طرف دیکھا لیکن چھت میں اسے کوئی ایسی چیز نظر نہ آئی جسے وہ مائیک سمجھتی۔

rfi@urdufans.com

"پہلے تم بتاؤ کہ تم کون ہو"...... مادام شیری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم اس عمارت میں چوروں کی طرح داخل ہوئی ہو اور چور کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ سوال کر سکے اس لئے تمہارے حق میں یہی بہتر ہے کہ تم میرے سوالوں کے جواب دو ورنہ عبرتناک موت تمہارا مقدر بن جائے گی"...... بولنے والے نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پہلے تو یہ بتاؤ کہ تم مرد ہو یا نہیں کیونکہ کوئی مرد اس طرح چھپ کر عورتوں کو دھمکیاں نہیں دے سکتا"...... مادام شیری نے کہا۔

"بچگانہ باتیں مت کرو۔ میں تمہیں صرف ایک منٹ دے رہا ہوں اگر ایک منٹ کے اندر تم نے اپنی شناخت نہ کرائی تو پھر تمہارا جو حشر ہو گا اس پر تمہاری روح بھی صدیوں تک افسوس کرتی رہے گی"...... دوسری طرف سے اسی طرح سرد لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ہلکی سی کٹک کی آواز ابھری تو مادام شیری نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی لیکن جیسے ہی اس نے دروازے کو ہاتھ لگایا وہ بے اختیار چیختی ہوئی اچھل کر پشت کے بل پیچھے فرش پر بچھے ہوئے دبیز قالین پر گری۔ دوسرے لمحے وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ دروازے میں انتہائی طاقتور الیکٹرک کرنٹ دوڑ رہا تھا۔ اسے احساس ہو رہا تھا کہ اگر فرش پر دبیز قالین

rfi@urdufans.com

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY Foi All

موجود نہ ہوتا تو جس طرح وہ گری تھی اس کی ریڑھ کی ہڈی یقیناً مجروح ہو جاتی۔ ابھی وہ کھڑی سوچ ہی رہی تھی کہ یہاں سے کس طرح نکلے کہ اچانک وہی کٹک کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

" ایک منٹ گزر گیا ہے اور تم نے دروازے کو ہاتھ لگا کر بھی دیکھ لیا ہے۔ یہ کرنٹ ابھی کمزور تھا لیکن اب جو کرنٹ دوڑ رہا ہے اس کے بعد تمہارے ہاتھ لگانے کے بعد تمہاری روح لمحے کے ہزارہویں حصے میں تمہارا جسم چھوڑ دے گی"...... دوسری طرف سے اسی طرح سرد لہجے میں کہا گیا اور مادام شیری نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" میرا نام مادام شیری ہے"..... مادام شیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اب کھل کر اس سے بات کرے گی۔

" اوکے۔ تم نے درست جواب دیا ہے اس لئے فی الحال تم زندہ رہو گی۔ ویسے تمہیں یہ بتا دوں کہ تمہارے بے ہوش ہونے کے دوران اس عمارت کی عقبی طرف موجود تمہارا آدمی مارٹن پکڑا جا چکا ہے۔ اس نے تمہارا نام اور پتہ بتا دیا تھا اور وہ سب کچھ بھی بتا دیا ہے جو میں جاننا چاہتا تھا۔ تمہارے متعلق بعد میں فیصلہ ہو گا۔ تم فی الحال یہیں رہو گی"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی کٹک کی آواز کے ساتھ ہی آواز آنا بند ہو گئی تو مادام شیری نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی غصے

کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اسے یہ تو بہرحال معلوم ہو گیا تھا کہ مارٹن پکڑا جا چکا ہے اور اس نے یقیناً مادام شیری کا نام بتا دیا ہو گا لیکن یہ بات بھی وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ اب مارٹن زندہ نہیں رہا ہو گا کیونکہ جیسے ہی اس سے تنظیم کا نام پوچھا گیا ہو گا اور اس کے ذہن میں تنظیم کا نام بتانے کا خیال آیا ہو گا اس پر ڈیتھ کال خود بخود فائر ہو چکی ہو گی اور اس کے جسم میں موجود مخصوص ساخت کا بم پھٹ گیا ہو گا اس لئے اس کے اڈے اور سیکشن بہرحال محفوظ ہوں گے لیکن اب مسئلہ تھا یہاں سے نکلنے کا۔ یہ بھی اسے خیال تھا کہ اس کی حرکات بھی کسی مشین پر چیک کی جا رہی ہوں گی اور اس کے پاس ایسی کوئی چیز بھی نہ چھوڑی گئی تھی جس سے وہ اپنا ڈیفنس کر سکے لیکن وہ بہرحال مایوس نہیں تھی۔ اس نے یہاں سے نکل جانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ چنانچہ اس نے اس بارے میں سوچنا شروع کر دیا اور پھر چند لمحوں بعد اس کے ذہن میں خیال آیا تو وہ بے اختیار اچھل پڑی۔ اس نے اس طرح چونک کر سائیڈ کی دیواروں کو دیکھنا شروع کر دیا جیسے وہ پہلی بار دیکھ رہی ہو اور پھر اس کے چہرے پر مسکراہٹ کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھی۔ اس نے اپنا ایک ہاتھ دیوار پر رکھا اور دوسرا ہاتھ آہستہ سے دروازے پر لگایا تو اس کے جسم کو کوئی جھٹکا نہ لگا تو وہ بے اختیار مسکرا دی کیونکہ کمرے کو ساؤنڈ پروف بنانے کے لئے دیواروں پر ایسا میٹریل لگایا گیا تھا جو آواز کو جذب کر لیتا تھا اور مادام شیری

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For All

جانتی تھی کہ ایسے میٹریل بجلی کے لئے موصل ہوتا ہے۔یہی وجہ تھی کہ اس کا ہاتھ چونکہ سائیڈ دیوار پر تھا اس لئے اس کے جسم کو ہلکا سا شاک بھی محسوس نہ ہوا تھا۔اس نے ہینڈل کو پکڑ کر دبایا لیکن دروازہ باہر سے لاک تھا۔اس نے غور سے اس لاک کو دیکھنا شروع کر دیا اور پھر اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگ گئی کیونکہ وہ اس لاک کا سسٹم سمجھ گئی تھی۔یہ تالا بغیر چابی کے کھلنے اور بند ہونے والا تھا اور ہینڈل کو ہلانے سے جس قسم کی آواز اسے سنائی دے رہی تھی اس سے ہی وہ اس کا سسٹم سمجھ گئی تھی۔یہ انتہائی پیچیدہ سسٹم تھا جسے باس سسٹم کہا جاتا تھا کیونکہ اس سسٹم کو جس انجینئر نے ایجاد کیا تھا اس کا نام باس تھا۔باہر سے چونکہ اسے لاک کیا گیا تھا اس لئے اب جب تک باہر سے مخصوص بٹن کو دو بار پریس نہ کیا جاتا اندر سے اسے کسی صورت بھی نہ کھولا جا سکتا تھا۔لیکن وہ اس سسٹم کے بارے میں بہت کچھ جانتی تھی۔اسے باقاعدہ اس قسم کے تالے کھولنے کی ٹریننگ دی گئی تھی۔گو اس کے پاس کوئی ایسی چیز موجود نہیں تھی جس سے وہ اسے کھول سکتی لیکن وہ جانتی تھی کہ وہ کوشش کرے تو وہ اس تالے کو خالی ہاتھ سے بھی کھول سکتی ہے۔اس نے ہینڈل کو مخصوص انداز میں جھٹکے دینے شروع کر دیئے اور چند لمحوں بعد جب اس نے ہینڈل کو اوپر کی طرف زوردار جھٹکا دیا تو ہینڈل خود بخود کھل کر اس کے ہاتھ میں آ گیا۔اس نے ہینڈل کو قالین پر پھینک دیا اور جہاں سے یہ ہینڈل علیحدہ ہوا تھا وہاں ایک

rfi@urdufans.com

بٹن موجود تھا جو اب ہینڈل علیحدہ ہو جانے سے اسے نظر آنے لگ گیا تھا۔مادام شیری نے بٹن کے اوپر والے حصے کو دبایا اور اس نے اسے کافی دیر تک دبائے رکھا۔اس کے بعد اس نے انگلی ہٹائی تو بٹن کا آدھا حصہ دبا ہوا اور آدھا حصہ باہر نظر آ رہا تھا۔مادام شیری خاموش کھڑی رہی۔چند لمحوں بعد ہی دبا ہوا بٹن خود بخود بغیر کسی آواز کے واپس آ گیا تو مادام شیری نے اسی طرح ایک ہاتھ دیوار پر رکھتے ہوئے بٹن کے نچلے حصے پر انگلی رکھ کر اسے دبایا تو ایک کھٹک کی آواز ابھری اور مادام شیری کی آنکھوں میں کامیابی کی چمک ابھر آئی۔اس نے ہاتھ ہٹایا اور مڑ کر قالین پر پڑا ہوا ہینڈل اٹھایا اور ایک بار پھر پہلے کی طرح دیوار پر ہاتھ رکھ کر اس نے ہینڈل کے اس حصے کو اس جگہ پر رکھا جہاں وہ پہلے لگا ہوا تھا اور پھر اس نے ہاتھ کو مخصوص انداز میں گھمایا تو ہینڈل لگ گیا اور مادام نے ہینڈل کو نیچے کر کے دروازے کو کھینچا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔مادام نے آہستہ سے اپنا ایک پیر دہلیز کے باہر رکھا اور پھر دیوار سے ہاتھ اٹھا کر اس نے بجلی کی سی تیزی سے جمپ لگایا اور دوسرے لمحے وہ کمرے سے باہر برآمدے میں موجود تھی۔وہ اس خوفناک قید خانے سے زندہ باہر تو نکل آنے میں کامیاب ہو گئی تھی لیکن اسے معلوم تھا کہ جیسے ہی وہ برآمدے کے درمیان پہنچے گی اس پر ایک بار پھر بے ہوش کر دینے والی شعاعیں فائر ہو جائیں گی کیونکہ پہلے بھی اس پر یہ حملہ اس وقت ہوا تھا جب وہ برآمدے کے درمیان میں پہنچی تھی اور برآمدہ پار کئے بغیر

rfi@urdufans.com

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For All

چونکہ وہ سامنے صحن اور چاردیواری سے باہر نہ جا سکتی تھی اس لئے اس نے سوچا کہ اب اسے اس آدمی کو تلاش کرنا چاہئے جس نے اس سے بات چیت کی تھی۔ وہ دیوار کے ساتھ ساتھ آگے بڑھتی چلی گئی اور پھر اسے برآمدے میں ایک کمرے کا دروازہ کھلا ہوا نظر آیا تو وہ دروازے کے ساتھ رک گئی۔ اس نے اپنی پشت دیوار کے ساتھ نہ لگائی تھی کہ کہیں دیوار میں کوئی ایسا سسٹم نہ ہو جس کی وجہ سے وہ پھر پھنس جائے۔ کمرے میں خاموشی تھی۔ اس نے سر آگے کر کے اندر جھانکا خاصہ بڑا کمرہ تھا جس کے درمیان ایک کافی بڑی آفس ٹیبل تھی جس پر فون اور ٹرانسمیٹر بھی موجود تھے۔ دونوں طرف کرسیاں رکھی ہوئی تھیں لیکن کمرہ خالی تھا۔ وہ آگے بڑھی اور کمرے میں داخل ہو گئی۔ اس نے نظریں ادھر ادھر گھمائیں تو اسے ایک سائیڈ پر دروازے کی دوسری طرف آہٹ سی محسوس ہوئی جیسے اندر کوئی آدمی موجود ہو تو وہ تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ ابھی وہ دروازے کے قریب پہنچی ہی تھی کہ اس نے ایک آدمی کو اندر سے باہر آتے دیکھا تو وہ بالکل دیوار کے ساتھ لگ گئی۔ وہ آدمی باہر آیا اور میز کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ یکلخت وہ گھوما شاید اسے احساس ہو گیا تھا کہ کمرے میں کوئی موجود ہے۔ اسی لمحے مادام شیری نے اس پر چھلانگ لگا دی لیکن وہ آدمی بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے اپنی جگہ سے ہٹا اور مادام شیری اڑتی ہوئی منہ کے بل نیچے گرنے ہی لگی تھی کہ اس نے قلابازی کھائی اور سیدھی کھڑی ہو

گئی۔

"تم اس کمرے سے باہر کیسے آئیں"...... اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لیکن انتہائی مطمئن انداز میں مادام شیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہیں قبر میں پہنچانے کے لئے میرا باہر آنا ضروری تھا" مادام شیری نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر اس آدمی پر چھلانگ لگا دی اور وہ آدمی ایک بار پھر تیزی سے سائیڈ پر ہٹا۔ گو مادام نے اس پر چھلانگ لگاتے ہوئے اسے بڑے ماہرانہ انداز میں ڈاج دینے کی کوشش کی تھی لیکن وہ آدمی اس طرف کو نہ ہٹا تھا جس طرف کا اس نے ڈاج دیا تھا بلکہ دوسری طرف ہٹا تھا لیکن مادام شیری کا جسم اس کے ہٹتے ہی تیزی سے گھوما لیکن دوسرے لمحے وہ یکلخت چیختی ہوئی ہوا میں اچھلی۔ اس آدمی نے بڑے عجیب انداز میں اس کے جسم کو تھپکی دے کر اوپر کو اچھالا تھا لیکن اوپر کو اچھلتے ہوئے وہ کسی سپرنگ کی طرح گھومی اور اس بار وہ آدمی لڑکھڑا کر ایک فٹ پرے جا کھڑا ہوا تھا۔ مادام شیری کے پیروں میں چونکہ بوٹ نہ تھے اس لئے وہ ننگے پیروں سے اس آدمی پر کوئی بھرپور ضرب نہ لگا پا رہی تھی۔ اس آدمی کے لڑکھڑا کر ہٹتے ہی مادام زمین پر ایک لمحے کے ہزارویں حصے کے لئے رکی اور پھر اس نے یکلخت بجائے دوبارہ اس آدمی پر حملہ کرنے کے الٹی قلابازی کھائی اور اس بار وہ آدمی حقیقتاً ڈاج کھا گیا۔ وہ تیزی سے ایک بار پھر سائیڈ پر ہٹا تھا

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For All

لیکن مادام شیری نے انتہائی حیرت انگیز طور پر الٹی قلابازی کھاتے ہوئے اپنے جسم کو یکلخت موڑا اور پھر توپ سے نکلے ہوئے گولے کی طرح اس آدمی کے جسم سے ٹکرائی اور وہ ایک دھماکے سے نیچے گر ہی رہا تھا کہ مادام شیری نے دونوں کہنیاں پوری قوت سے اس کی پسلیوں پر مار کر اپنے جسم کو واپس اٹھانے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یکلخت چیختی ہوئی ہوا میں کافی بلندی تک اٹھتی چلی گئی۔ اس آدمی نے انتہائی حیرت انگیز انداز میں اپنا ایک گھٹنا اوپر اٹھا کر اسے ہوا میں اچھال دیا تھا۔

"تم ضرورت سے زیادہ تیزی دکھا رہی ہو۔ میں تمہیں عورت سمجھ کر تمہارا لحاظ کر رہا ہوں لیکن"...... اس آدمی نے یکلخت کروٹ بدل کر تیزی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ وہ اس قدر تیزی سے کروٹ بدل کر اٹھا تھا کہ مادام شیری جو اوپر اٹھتے ہوئے قلابازی کھا کر اس سے کئی قدم دور جا کھڑی ہوئی تھی، حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔ یہ آدمی واقعی انتہائی حیرت انگیز تیز رفتاری سے کام لے رہا تھا۔

"ابھی جب میں تمہاری ہڈیاں توڑوں گی تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ عورتیں کیا کر سکتی ہیں"...... مادام شیری نے غراتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر اس نے اس پر حملہ کر دیا لیکن اس بار وہ آدمی اپنی جگہ سے ذرا بھی نہ ہلا اور مادام شیری جو یہ سمجھ رہی تھی کہ وہ دائیں یا بائیں ہٹے گا، اپنے آپ کو سنبھال نہ سکی اور دائیں طرف کو وہ گھومی ہی تھی کہ یکلخت اسے محسوس ہوا جیسے اس کی پشت پر کسی

نے لٹھ مار دیا ہو۔ وہ چیختی ہوئی گھوم کر فرش پر گری۔ نیچے گرتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن جیسے ہی اس نے اپنے جسم کو اٹھنے کے لئے سمیٹا اسے اپنے ذہن میں خوفناک دھماکہ سا ہوتا محسوس ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن اس کا ساتھ چھوڑ گیا۔

rfi@urdufans.com
rfi@urdufans.com

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For All

ایک بڑے کمرے میں ایک مستطیل شکل کی مشین میز پر موجود تھی جبکہ اس مشین کے پیچھے ایک نوجوان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ مشین کے درمیان ایک بڑی سی سکرین تھی جو چار حصوں میں تقسیم تھی اور چاروں حصوں پر اس کوٹھی کے چاروں طرف کا منظر نظر آ رہا تھا۔ نوجوان ان مناظر کو غور سے دیکھ رہا تھا کہ اچانک ایک کار کوٹھی کے فرنٹ کے سامنے سے آہستہ سے گزرتی چلی گئی۔ اس کار کی رفتار کافی آہستہ تھی۔ کار کے اندر ایک مرد اور ایک عورت تھی اور ان دونوں کی نظریں کوٹھی پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ کار کی آہستہ رفتار دیکھ کر نوجوان چونک پڑا تھا۔ کار اسی طرح آہستہ آہستہ چلتی ہوئی آگے بڑھی چلی گئی اور پھر وہ دائیں ہاتھ پر موجود سڑک پر گھوم گئی۔ اس طرح اب وہ دوسری سکرین پر نظر آ رہی تھی۔ پھر وہ عقب سے ہوتی ہوئی کافی فاصلے پر جا کر رک گئی اور اس میں

سے وہی ایک مرد اور عورت باہر آئے۔ وہ دونوں آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ اس کے بعد وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے پیدل ہی کوٹھی کی عقبی طرف آنے لگے۔ نوجوان خاموش بیٹھا انہیں آتے ہوئے دیکھتا رہا۔ کوٹھی کی عقبی دیوار کے سامنے سڑک کی دوسری طرف وہ دونوں رک گئے۔ انہوں نے آپس میں کوئی بات کی اور پھر وہ دونوں ہی سڑک کراس کر کے عقبی دیوار کے قریب آئے۔ دیوار خاصی اونچی تھی۔ دیوار کے قریب آتے ہی وہ آدمی تیزی سے نیچے بیٹھا اور وہ عورت بجلی کی سی تیزی سے اس کے کاندھوں پر سوار ہوئی اور اس کے ساتھ ہی وہ آدمی ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا اور اس عورت کے دونوں ہاتھ کوٹھی کی عقبی دیوار کے کناروں پر پہنچ گئے اور پھر پلک جھپکنے میں وہ عورت دیوار پر لیٹ سی گئی۔ اس آدمی نے ادھر ادھر دیکھا اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھلا تو اس عورت نے اس کا ایک ہاتھ پکڑا اور انتہائی مہارت سے اس آدمی کا ہاتھ پکڑے اندر کی طرف لٹک گئی۔ اس طرح اس آدمی کا جسم اٹھتا ہوا اوپر آیا اور اس کا دوسرا ہاتھ دیوار کے کنارے پر لگا تو اس آدمی کے جسم نے یکلخت الٹی قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ دیوار پر پہنچ گیا جبکہ اس عورت نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا اور وہ خود دیوار کی جڑ میں اندر کی طرف دبک گئی۔

"گڈ۔ انتہائی ماہر ہیں یہ دونوں"...... نوجوان نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔ اسی لمحے وہ آدمی بھی دیوار سے نیچے کود گیا اور پھر وہ

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For All

دونوں چند لمحوں تک دیوار کی جڑ میں دبکے رہے۔ پھر وہ دونوں اٹھے اور آگے بڑھنے لگے۔ ان کا رخ سائیڈ راستے کی طرف تھا۔ نوجوان نے ہاتھ اٹھا کر انگلی ایک بٹن پر رکھ لی۔ وہ دونوں بے حد محتاط اور چوکنا تھے۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں مشین پسٹل بھی موجود تھے۔ پھر جیسے ہی وہ سائیڈ راہداری میں داخل ہوئے تو نوجوان نے بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے اس نے ان دونوں کو اچھل کر نیچے گرتے ہوئے دیکھا۔ وہ چند لمحے حرکت کرتے رہے پھر ساکت ہو گئے۔ مشین پسٹلز ان کے ہاتھوں سے نکل کر دور جا گرے تھے۔ نوجوان نے ایک اور بٹن دبا دیا۔

"ہیلو میکر بول رہا ہوں۔ ایک عورت اور ایک مرد عقبی دیوار سے کود کر اندر داخل ہوئے ہیں۔ میں نے انہیں ٹی ریز کی مدد سے بے ہوش کر دیا ہے تم انہیں اٹھا کر تہہ خانے میں لے جاؤ اور زنجیروں میں جکڑ دو"..... نوجوان نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کون ہیں یہ"..... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"مقامی ہیں۔ بہرحال ان کا تعلق یقیناً سیکرٹ سروس سے ہو گا"۔ میکر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو ہمیں فوری طور پر یہ کوٹھی چھوڑنا ہو گی"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ہمیں فوری طور پر متبادل

پوائنٹ پر شفٹ ہو جانا چاہئے"..... میکر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اب اس کے ذہن میں یہ بات آئی ہو۔

"تو پھر انہیں قید کرنے کی بجائے گولی مار دینی چاہئے۔ ویسے بھی مادام کا حکم ہے کہ سیکرٹ سروس کے ممبران کو گولی مار دی جائے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ نہیں۔ جب تک ان کے بارے میں تسلی نہ ہو جائے ایسا مت کرنا۔ ان کا تعلق سیکرٹ سروس سے بھی ہوا تب بھی ان سے مزید پوچھ گچھ کی جا سکتی ہے تاکہ ان کے دوسرے ساتھیوں کے بارے میں بھی معلوم ہو سکے اور ان سے یہ بھی پوچھا جا سکے کہ وہ یہاں کیسے پہنچے"..... میکر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ویسے بھی مادام شیری مارٹن کے ساتھ کسی خصوصی مشن پر گئی ہوئی ہیں اس لئے ان کی واپسی تک ان سے پوچھ گچھ کی جا سکتی ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور نوجوان نے بغیر کچھ کہے بٹن آف کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے مشین کے مختلف بٹن پریس کر کے اسے آف کر دیا۔ پھر دیوار پر موجود ساکٹ سے اس کا پلگ کھینچا اور مشین کو دونوں ہاتھوں سے اٹھائے وہ تیزی سے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

متبادل پوائنٹ بائیں ہاتھ پر موجود کوٹھی کو بنایا گیا تھا جو ویسے ہی کرائے کے لئے خالی تھی اور اسے اس کے مالک سے براہ راست آسکر نے بھاری رقم دے کر حاصل کر لیا تھا۔

rfi@urdufans.com

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For All

نعمانی کار دوڑاتا ہوا سیدھا گلستان کالونی پہنچا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہوں نے سٹریٹ نمبر آٹھ میں کوٹھی نمبر آٹھ کو چیک کر لیا۔ یہ خاصی بڑی اور کارنر کوٹھی تھی۔ نعمانی نے کار سائیڈ روڈ پر موڑی اور پھر عقبی سڑک پر آ کر وہ جیسے ہی آگے بڑھا تو سائیڈ پر بیٹھا ہوا خاور چونک پڑا۔

"ارے یہ تو تنویر کی کار ہے"...... اچانک خاور نے کہا تو نعمانی بھی چونک پڑا اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ کچھ فاصلے پر انہیں سڑک کے کنارے تنویر کی کار کھڑی نظر آ گئی تھی۔

"لیکن یہ تو خالی ہے"...... نعمانی نے کہا اور کار اس کے پیچھے لے جا کر کھڑی کر دی۔ دوسرے لمحے وہ دونوں نیچے اترے اور تیزی سے کار کی طرف بڑھ گئے۔ خاور نے جلدی سے اس کے بونٹ پر ہاتھ

رکھا۔

"انجن ابھی گرم ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں یہاں پہنچے زیادہ دیر نہیں ہوئی"...... خاور نے کہا تو نعمانی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

"تنویر کے ساتھ صالحہ تھی"...... خاور نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ان دونوں نے ہم سے پہلے اس کوٹھی کو ٹریس کر لیا ہے اور اب وہ دونوں اندر ہوں گے"...... نعمانی نے کہا۔

"ہاں۔ تنویر کی طبیعت ہی ایسی ہے۔ تمہارا خیال درست ہے لیکن کوٹھی کی عقبی چار دیواری تو کافی اونچی ہے اور اگر وہ اندر ہیں تو پھر اب تک کیا کر رہے ہیں"...... خاور نے کہا۔

"آؤ۔ اب ہمیں اندر جانا ہو گا"...... نعمانی نے کہا۔

"میں کار دیوار کے ساتھ روکتا ہوں تم کار کی چھت پر چڑھ کر اندر کود جاؤ میں باہر رکوں گا۔ اگر ضرورت پڑے تو مجھے واچ ٹرانسمیٹر پر کال کر لینا"...... خاور نے کہا۔

"اوہ۔ کیوں نہ تنویر کو واچ ٹرانسمیٹر پر کال کر لیا جائے"۔ نعمانی نے چونک کر کہا اور پھر اس نے جلدی سے گھڑی کا ونڈ بٹن کھینچا اور پھر سوئیوں کو مخصوص ہندسوں پر لے جا کر اس نے ونڈ بٹن کو مخصوص انداز میں پریس کر دیا تو گھڑی کا ہندسہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا لیکن جب کافی دیر تک وہ اسی طرح جلتا بجھتا رہا تو نعمانی نے

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For All

rfi@urdufans.com

طویل سانس لیتے ہوئے ونڈ بٹن پریس کر دیا۔

"گڑبڑ ہے۔ تنویر کال اٹنڈ نہیں کر رہا۔ ٹھیک ہے تم کار لے کر دیوار کے ساتھ کھڑی کرو اب اندر جانا ہی پڑے گا"..... نعمانی نے کہا تو خاور جلدی سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ نعمانی پیدل ہی دیوار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد خاور نے کار دیوار کے ساتھ کر کے کھڑی کر دی تو نعمانی نے ادھر ادھر دیکھا لیکن یہ عقبی سڑک مکمل طور پر سنسان سی تھی۔ وہاں کوئی آدمی نہ تھا۔ نعمانی تیزی سے کار کی چھت پر چڑھا اور پھر اس نے اچھل کر دیوار کے کناروں پر دونوں ہاتھ رکھے اور دوسرے لمحے ایک جھٹکے سے اس کا جسم دیوار پر پہنچ گیا۔ چند لمحوں تک وہ وہیں پڑا اندر کا جائزہ لیتا رہا پھر آہستہ سے اندر کود گیا لیکن اسے احساس ہو گیا تھا کہ کوٹھی خالی ہے کیونکہ اندر غیر فطری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگا۔ اس نے مشین پسٹل جیب سے نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا تھا، پھر راہداری سے گزر کر وہ کوٹھی کے سامنے کے رخ پر پہنچا تو وہاں بھی کوئی آدمی موجود نہ تھا اور اب اسے یقین ہو گیا تھا کہ کوٹھی خالی ہے لیکن پھر یہ تنویر اور صالحہ کہاں گئے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ ہو سکتا ہے تنویر اور صالحہ اس کوٹھی میں نہ آئے ہوں لیکن پھر یہ کوٹھی خالی کیوں تھی جبکہ انہیں بھی اس کوٹھی کے بارے میں بتایا گیا تھا نعمانی یہ سب کچھ سوچتا ہوا کوٹھی کے اندر گھومتا رہا لیکن جب پوری کوٹھی گھوم کر واپس آیا تو چند نشانات کی بنا پر بہرحال اسے

rfi@urdufans.com

یقین آگیا تھا کہ کوٹھی آباد تھی اور اسے کچھ دیر پہلے ہی خالی کیا گیا ہے لیکن کیوں اور خالی کرنے والے کہاں گئے اور تنویر اور صالحہ کہاں ہیں۔ ان سوالوں کے جواب اس کے پاس نہیں تھے۔ بہرحال اس بار وہ پھاٹک کی طرف بڑھ گیا اور پھر پھاٹک کو دیکھ کر وہ بری طرح چونک پڑا کیونکہ بڑے اور چھوٹے پھاٹک دونوں کے اندر سے کنڈے لگے ہوئے تھے۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ اندر ہی کہیں ہیں۔ کوئی تہہ خانہ یا کوئی سرنگ"...... نعمانی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ چھوٹا پھاٹک کھول کر باہر آگیا۔ اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ خاور کو سب کچھ بتا کر ساتھ لے آئے گا اور پھر وہ دونوں مل کر تہہ خانہ یا کوئی سرنگ تلاش کریں گے۔ وہ خاور کو اس لئے بتانا چاہتا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس کے اندر جانے کے بعد خاور بہرحال ٹینشن کا شکار ہو گیا ہو گا۔ وہ کوٹھی کے سامنے سے گزر کر سائیڈ روڈ سے ہوتا ہوا عقبی طرف آیا تو اس نے کار کو اسی طرح دیوار کے ساتھ کھڑے دیکھا تو وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ یہاں کار کا اتنی دیر کھڑے رہنا غیر فطری سا تھا اس لئے خاور اسے یہاں زیادہ دیر تک کھڑی نہ کر سکتا تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کار کی طرف بڑھا لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کہ کار خالی تھی۔ خاور اندر موجود نہ تھا۔ تنویر کی کار وہیں موجود تھی جہاں انہوں نے اسے دیکھا تھا۔ نعمانی ادھر ادھر دیکھتا ہوا آگے بڑھنے لگا کیونکہ اسے خیال آیا تھا کہ شاید

Scanned & PDF COPY BY RFI FOR SHARING PURPOSE ONLY For
rfi@urdufans.com

خاور، تنویر کی کار میں موجود ہو۔ گو ایسا ممکن نہ تھا۔ خاور یقیناً اسے دیکھ کر کار سے باہر آجاتا لیکن اس کے باوجود وہ ایک موہوم سی امید کے تحت کار کی طرف بڑھتا چلا گیا لیکن ابھی وہ ساتھ والی کوٹھی کی دیوار کے پاس پہنچا ہی تھا کہ اچانک اس کی ناک پر جیسے غبارہ سا پھٹا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن یکلخت اس کا ساتھ چھوڑ گیا۔ اس کے ذہن میں جو آخری احساس ابھرا تھا وہ یہ تھا کہ وہ نیچے گر رہا ہے۔ اس کے بعد اس کے تمام احساسات جیسے فنا ہو کر رہ گئے۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور یادگار ناول

شیڈاگ

حصہ دوم

مصنف ——— مظہر کلیم ایم اے

• — مادام شیری بلیک زیرو کی دانش منزل میں موجودگی کے باوجود وہاں سے ایک بار پھر نکل جانے میں کامیاب ہوگئی۔ کیا بلیک زیرو مادام شیری کے مقابلے پر مار کھا گیا ——— یا ——— ؟

• — پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کئی ارکان شیڈاگ کے ایکشن گروپ کے ہاتھ لگ گئے۔ ان کا کیا حشر ہوا۔ کیا وہ ہلاک کر دیئے گئے ——— یا ——— ؟

• — وہ لمحہ — جب شیڈاگ کے ہاتھوں دانش منزل اور رانا ہاؤس ریت کا ڈھیر بن گئے ——— کیسے ——— ؟

• — وہ لمحہ — جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان مادام شیری اور شیڈاگ کے مقابلے پر مکمل طور پر بے بس ہو گئے۔

• — کیا شیڈاگ کی مادام شیری اپنے مشن میں کامیاب ہو گئی ——— یا ——— ؟

• — ایک ایسا ناول جو جاسوسی ادب میں یادگار حیثیت کا حامل ثابت ہوگا۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

کیسے ہوں۔ تو محترم اب جبکہ میں نے آپ کے خط کا جواب دے دیا ہے تو آپ کو اپنے سوال کا جواب مل گیا ہو گا کہ میں واقعی آپ کا مخلص ہوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

عمران نے ٹائیگر کو ایک ہوٹل میں اور جوانا کو رانا ہاؤس ڈراپ کیا اور پھر وہ خود وہاں سے سیدھا دانش منزل پہنچ گیا۔

"کچھ پتا چلا مادام شیری کا"...... سلام دعا کے بعد بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران اس کے مسکرانے کے انداز پر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا بات ہے۔ مادام شیری کا نام لیتے ہوئے تمہارے چہرے پر بڑی پراسرار سی مسکراہٹ آ گئی ہے۔ کہیں خواب میں اس سے ملاقات تو نہیں ہو گئی"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"میں تو اس لئے مسکرا رہا تھا کہ آپ مادام شیری سے ملاقات کے لئے گئے تھے لیکن واپسی آپ کی خالی ہاتھ ہی ہوئی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

www.urdufanz.com Scanned & PDF Copy by REII

"راج پور میں عمارت تو ہم نے تلاش کر لی تھی لیکن وہ عمارت بھی چھوڑ چکی تھی بس اس کی کار کے بارے میں ٹھوس کلیو مل چکا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور رسیور کی طرف اس نے ہاتھ بڑھا دیا۔

"تو پھر آئیے آپ کی ملاقات کرادوں مادام شیری اور اس کے آدمی مارٹن سے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ بلیک زیرو نے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبایا تو دیوار پر ایک سکرین روشن ہو گئی اور عمران سکرین پر موجود منظر کو دیکھ کر حقیقتاً حیران رہ گیا کیونکہ یہ سپیشل روم کا منظر نظر آ رہا تھا جس میں کرسی پر ایک غیر ملکی لڑکی بے ہوشی کے عالم میں موجود تھی۔

"یہ کون ہے اور کیسے یہاں پہنچ گئی"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو نے بٹن آف کر دیا۔

"یہ مادام شیری ہے۔ یہ عقبی طرف سے چھت پر پہنچی تو مجھے کاشن مل گیا۔ میں نے فوراً ہی حفاظتی انتظام کا بٹن آن کر دیا۔ پھر اس نے چھت پر کسی حیرت انگیز آلے کی مدد سے ایک بھورے رنگ کی گیس اندر فائر کر دی جو تمام کمروں میں پھیل گئی لیکن خصوصی انتظامات کی وجہ سے یہ بے اثر ہو گئی۔ اس کے بعد یہ سامنے کے رخ سے نیچے اتر آئی۔ میں نے اسے بے ہوش کر کے سپیشل روم نمبر ایک میں ڈال دیا اور اس کے ساتھیوں کی تلاش شروع کی تو عقبی طرف

کی نرسری میں ایک غیر ملکی موجود تھا۔ میں نے اس پر خصوصی گن سے فائر کر کے اسے بے ہوش کیا اور پھر میں وہاں گیا تو معلوم ہوا کہ اس نے نرسری میں موجود دونوں آدمیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اس کے پاس ایک بڑا سا تھیلا بھی تھا جس میں عجیب و غریب ساخت کی مشینری بھی تھی۔ میں اسے وہاں سے اس کے سامان سمیت اٹھا کر یہاں لے آیا اور پھر میں نے اسے ہوش میں لا کر اس سے پوچھ گچھ شروع کی تو اس نے بتایا کہ اس کا نام مارٹن ہے اور وہ شیڈاگ کی مادام شیری کا خصوصی اسسٹنٹ ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل بھی بتا دی کہ مادام شیری کو کیسے اس بلڈنگ کا پتہ چلا۔ اس کے بعد مادام شیری نے یہاں کوئی مشین اندر آن کرنے کا پلان بنایا جس کی وجہ سے یہاں موجود تمام مشینری ناکارہ ہو جاتی ہے پھر اس نے اپنی اور مادام شیری کی آمد کے بارے میں تمام تفصیلات بتا دیں۔ میں نے اس سے جب شیڈاگ کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنا چاہیں تو اچانک اس کا جسم ایک دھماکے سے پھٹ گیا اور وہ ہلاک ہو گیا۔ اس کے جسم کے اندر کوئی بم موجود تھا اس کے بعد میں نے مادام شیری کو ہوش میں لا کر اس سے بات چیت کی تو بڑی مشکل سے اس نے تسلیم کیا کہ وہ مادام شیری ہے لیکن میں نے اس سے مزید پوچھ گچھ آپ کے آنے تک ملتوی کر دی کیونکہ مجھے خطرہ تھا کہ کہیں وہ بھی اس مارٹن کی طرح ہلاک نہ ہو جائے لیکن اس مادام شیری نے حیرت انگیز صلاحیت کا ثبوت دیا کہ اس نے اندر

سے روم کا لاک کھول لیا اور پھر وہ یہاں آپریشن روم میں پہنچ گئی۔ میں اس وقت کچن میں تھا۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ ایسا بھی ممکن ہو سکتا ہے اس لئے میں مطمئن تھا۔ میں کچن سے باہر آیا تو اچانک مجھے احساس ہوا کہ کمرے میں کوئی موجود ہے۔ میں مڑا ہی تھا کہ مادام شیری نے مجھ پر حملہ کر دیا۔ یہ اور بات ہے کہ یہ مادام شیری انتہائی پھرتیلی اور ماہر لڑاکا تھی لیکن میں نے اسے دوبارہ بے ہوش کیا اور پھر اسے خصوصی طور پر بے ہوشی کا انجکشن لگا کر میں نے اسے سپیشل روم نمبر نو میں کرسی پر باقاعدہ جکڑ دیا ہے"۔ بلیک زیرو نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو معاملات یہاں تک پہنچ گئے ہیں۔ کہاں ہے وہ مشینری جو اس مادام شیری اور اس مارٹن سے ملی ہے"۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے اسے زیرو روم میں رکھ دیا ہے۔ آئیے"۔۔۔ بلیک زیرو نے اٹھتے ہوئے کہا تو عمران بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ دونوں زیرو روم میں پہنچے۔ وہاں میز پر مادام شیری کے پاس موجود سامان کے ساتھ ساتھ انتہائی عجیب و غریب ساخت کی مشینری بھی موجود تھی۔ عمران اسے غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے ایک طویل سانس لیا۔

"یہ شیڈاگ تو مجھے بلیک تھنڈر سے بھی سائنسی طور پر زیادہ ایڈوانس تنظیم لگتی ہے۔ انتہائی حیرت انگیز مشینری استعمال کی جا رہی ہے"۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور مڑ ا

دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"میرا خیال ہے کہ اس مادام شیری کی آپ باقاعدہ چیکنگ کریں کیونکہ مجھے یقین ہے کہ اس کے جسم میں بھی کوئی نہ کوئی بم ضرور موجود ہو گا"۔۔۔ بلیک زیرو نے واپس آپریشن روم میں پہنچتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تم اسے سپیشل روم سے اٹھا کر چیکنگ روم میں لے آؤ میں وہیں جا رہا ہوں"۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا آپریشن روم کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جسے اس نے چیکنگ روم کہا تھا۔

اس کمرے میں ایسی مشینری موجود تھی جس کی مدد سے کسی بھی انسان یا مشینری کو مکمل طور پر چیک کیا جا سکتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو کمرے میں داخل ہوا تو اس کے کاندھے پر بے ہوش مادام شیری لدی ہوئی تھی۔ اس نے اسے ایک سٹریچر نما بیڈ پر لٹا دیا جس کے ساتھ ہی میز پر باقاعدہ شیشے کا ایک بڑا غلاف موجود تھا۔ اس نے یہ غلاف بیڈ پر رکھا اور پھر اسے باقاعدہ بیڈ کے ساتھ منسلک کر دیا۔ اس شیشے کے غلاف سے مختلف رنگوں کی تاریں نکل کر ساتھ ہی موجود ایک دیوہیکل مشین کی طرف جا رہی تھیں۔ بلیک زیرو کے پیچھے ہٹتے ہی عمران نے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا اور پھر اس پر مختلف بٹن پریس کر کے اور نابوں کو ایڈجسٹ کر کے اس نے مشین کو آن کر دیا۔ مشین کے درمیان میں موجود سکرین پر اس کی

www.urdufans.com scanned & PDF copy by RFJ

ترچھی لکیریں سی دوڑنے لگیں اور ڈائلوں پر مختلف رنگوں کی سوئیاں حرکت کرنے لگیں۔ عمران کچھ دیر تک سکرین اور ڈائلوں کو دیکھتا رہا پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے مشین آف کر دی۔

"اس کے اندر کوئی مشینری یا بم وغیرہ موجود نہیں ہے البتہ زہریلے کیپسول کو علیحدہ چیک کرنا ہو گا"..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ کر شیشے کا غلاف بیڈ سے علیحدہ کیا اور پھر ایک ہاتھ سے اس نے مادام شیری کے دونوں جبڑے بھینچ کر اس کا منہ کھولا اور دوسرے ہاتھ کی انگلیاں اس نے اس کے کھلے ہوئے منہ میں ڈال کر دانتوں میں موجود زہریلا کیپسول چیک کرنا شروع کر دیا۔

"عمر بھی معلوم کر لینا" عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"عمر۔ کیا مطلب" بلیک زیرو نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"صحیح عمر دانتوں سے ہی معلوم ہوتی ہے چاہے انسان ہو یا جانور۔ چونکہ عورتیں اپنی صحیح عمر چھپاتی ہیں اس لئے یہ موقع اچھا ہے کہ تم اس کے دانتوں سے اس کی صحیح عمر معلوم کر لو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دانتوں سے تو جانوروں کی عمریں معلوم کی جاتی ہیں۔ جیسے بکری کے دانت گنے جاتے ہیں"..... بلیک زیرو نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

"انسانوں کے دانت بھی ان کی اصل عمر کا بھانڈا پھوڑ دیتے ہیں۔ جب کسی کی صحیح عمر معلوم نہ ہو رہی ہو تو ڈاکٹر دانتوں سے ہی اس کی درست عمر چیک کر کے سرٹیفکیٹ بنا دیتے ہیں"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"اور اگر بتیسی مصنوعی لگی ہوئی ہو تب"۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو پھر عمر کیا معلوم کرنی۔ اس کے کفن دفن کے بندوبست کا آغاز کر دیا جاتا ہے"۔ عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"بہرحال اس کے دانت بھی اصل ہیں اور ان میں کوئی کیپسول وغیرہ بھی موجود نہیں ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"دودھ کے دانت تو نہیں ہیں"۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"دودھ کے دانت۔ کیا مطلب۔ اس عمر میں دودھ کے دانت کہاں رہ سکتے ہیں"۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جس دلیری اور حوصلے سے یہ دانش منزل میں داخل ہوئی اور جس طرح اس نے سپیشل روم کا لاک اندر سے کھول لیا اس کے باوجود تم نے اسے بڑی آسانی سے بے ہوش کر دیا اس سے مجھے خیال آیا تھا"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے تو کہا تھا کہ خاصی پھرتیلی اور ماہر لڑکی ہے۔ بلیک

www.urduinhans.com [scanned & PDF Copy by REH]

زیرو نے کہا۔

"تو پھر اصل بات بتا دو" عمران نے کہا۔

"اصل بات۔ کیا مطلب" بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"تمہارے ذہن پر تو چوٹ نہیں لگ گئی جبکہ لگنی تو دل پر چاہئے تھی کہ تم اب اصل بات کا مطلب پوچھنے لگ گئے ہو۔ اصل بات کا مطلب یہ ہے کہ اس نے تمہیں کتنی بار لڑائی میں بے کار کیا تھا اور کس طرح اتفاقاً تم نے اسے بے ہوش کر دیا" عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب ایسی بھی کوئی بات نہیں۔ بہرحال اس نے اپنی طرف سے تو خاصی مہارت دکھائی تھی لیکن میں بہرحال آپ کا شاگرد ہوں" بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھا جواب ہے۔ سیاست دانوں جیسا کہ اب اگر میں شاگرد کے مار کھانے کی بات کروں تو بات اپنے اوپر آ جائے۔ بہرحال اب اسے اٹھاؤ اور بلیک روم میں لے چلو تاکہ اس سے اطمینان سے پوچھ گچھ ہو سکے"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلایا اور آگے بڑھ کر اس نے بیڈ پر بے ہوش پڑی مادام شیری کو اٹھایا اور چیکنگ روم کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران واپس آپریشن روم میں آ کر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں" دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی

دی۔

"ایکسٹو" ...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر" ...... دوسری طرف سے جولیا نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"اس انتھونی یا شیڈاگ کے آدمیوں کی تلاش کا کیا رزلٹ ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ابھی تلاش جاری ہے سر۔ ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں ملی"۔ جولیا نے جواب دیا۔

"کون کون تلاش کر رہے ہیں" ...... عمران نے پوچھا۔

"تنویر اور صالحہ ایک ٹیم کی صورت میں، نعمانی اور خاور دوسری ٹیم کی صورت میں، صفدر اور کیپٹن شکیل تیسری ٹیم کی صورت میں اور صدیقی اور چوہان چوتھی ٹیم کی صورت میں تلاش کر رہے ہیں۔ تنویر اور صالحہ کے بارے میں آپ کو رپورٹ مل چکی ہے اور مشین بھی دانش منزل پہنچا دی گئی ہے جبکہ وہ دوبارہ انہیں تلاش کرنے میں مصروف ہیں"۔ جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایک کار کا نمبر نوٹ کرو" ...... عمران نے کہا اور پھر وہ نمبر لکھوا دیا جو اسے رالف سے ملا تھا۔

"یس سر۔ نوٹ کر لیا ہے" جولیا نے جواب دیا۔

"اس کار کو دانش منزل کے اطراف میں تلاش کراؤ کیونکہ میں نے اسے دانش منزل کے اطراف میں چکراتے ہوئے دیکھا ہے۔ اگر

www.urdufans.com Scanned & PDF Copy

یہ کار مل جائے تو اس میں سوار افراد کو بے ہوش کر کے رانا ہاؤس پہنچا دو اور اگر صرف کار ملے تو پھر اس کی مکمل تلاشی ہونی چاہئے۔ جو سامان اس پیکٹ سے ملے اسے دانش منزل پہنچا دو اور اس کار کی خفیہ نگرانی کراؤ تاکہ اس کی مدد سے کسی نہ کسی کو پکڑا جا سکے۔ جو اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق یہ کار اسی شیڈاگ کی سرغنہ مادام شیری کے استعمال میں ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ میں ابھی اس کی تلاش کراتی ہوں"...... جولیا نے جواب دیا تو عمران نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا اور پھر اٹھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بلیک روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ بلیک روم میں مادام شیری لوہے کی کرسی پر راڈز میں جکڑی ہوئی موجود تھی جبکہ بلیک زیرو بھی وہیں موجود تھا۔

"تم آپریشن روم میں جاؤ"...... عمران نے کہا۔

"میں نے اسے ہوش میں لانے کا انجکشن لگا دیا ہے۔ یہ ابھی ہوش میں آ جائے گی"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے بلیک زیرو کو جولیا کو کی جانے والی کال کے بارے میں بتا دیا تاکہ اگر جولیا کی کال آئے تو وہ اسے آسانی سے ہینڈل کر سکے اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا بلیک روم سے باہر چلا گیا تو عمران کرسی گھسیٹ کر اطمینان سے اس پر بیٹھ گیا۔ اس کی نظریں مادام شیری پر جمی ہوئی تھیں۔

صدیقی اور چوہان ایک ہی کار میں صبح سے ایسے ہوٹلوں کو چیک کرتے پھر رہے تھے جہاں غیر ملکیوں کی آمد و رفت جاری رہتی تھی یہاں صبح سے اب دوپہر ڈھل گئی تھی مگر انہیں کوئی ایسا آدمی نظر نہ آیا تھا جس پر وہ انتھونی ہونے کا شک کر سکتے۔ انہیں معلوم تھا کہ انتھونی نام تو بدل سکتا ہے یا میک اپ کر سکتا ہے لیکن بہرحال اپنا قد وقامت تبدیل نہیں کر سکتا اس لئے وہ قدوقامت کو بنیاد بنا کر چیکنگ کر رہے تھے اور اس قدوقامت کے انہیں کئی افراد نظر آئے تھے لیکن ان کے چہروں پر میک اپ بھی نہ تھا اور ظاہر ہے میک اپ کے بغیر ان کے چہرے انتھونی کے حلیئے سے نہ ملتے تھے اس لئے وہ ان کی نظروں میں مشکوک نہ ٹھہرے تھے۔ صدیقی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر تھا جبکہ چوہان سائیڈ پر بیٹھا ہوا تھا اور صدیقی کار کو ایک اور ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں موڑ رہا تھا۔

www.urdusns.com [scanned & PDF copy by FEEL

"میرا خیال ہے صدیقی کہ اس طرح ہم اسے تلاش نہ کر پائیں گے"۔ چوہان نے کہا تو صدیقی جو کار پارکنگ کی طرف لے جا رہا تھا چونک پڑا۔

"تو پھر اور کیا طریقہ اختیار کیا جائے"..... صدیقی نے کہا اور کار پارکنگ میں لے جا کر روک دی۔

"اس ہوٹل کو دیکھ کر مجھے ذہن میں ایک خیال آیا ہے کہ یہاں ایک کارمن نژاد بوڑھا والگر نامی آدمی رہتا ہے۔ وہ طویل عرصہ تک کارمن میں رہ چکا ہے اور اس کا تعلق بھی زیر زمین دنیا سے رہا ہے اور اب کئی سالوں سے یہاں پاکیشیا میں رہ رہا ہے اگر اس سے پوچھ گچھ کی جائے تو مجھے یقین ہے کہ وہ اس شیڈاگ یا اس مادام شیری یا ہو سکتا ہے کہ وہ انتھونی کے بارے میں جانتا ہو"۔ چوہان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جانتا تو ہو گا لیکن کیا اسے یہ بھی معلوم ہو گا کہ انتھونی یا مادام شیری یہاں کہاں رہ رہے ہیں"..... صدیقی نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ بات تو ہو سکتا ہے اسے معلوم نہ ہو لیکن ہو سکتا ہے کہ اس سے مادام شیری یا اس کے ساتھیوں کے حلیے وغیرہ معلوم ہو جائیں اور چونکہ انہیں یہ خیال ہو گا کہ یہاں انہیں کون پہچانتا ہے اس لئے انہیں یقیناً میک اپ کا خیال نہ آیا ہو گا"..... چوہان نے بھی کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ آؤ پہلے اس سے مل لیتے ہیں لیکن تم اسے کیسے جانتے ہو"..... صدیقی نے کار لاک کر کے ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ایک سال پہلے اتفاقاً اس سے ایک دوست کی معرفت ملاقات ہوئی تھی۔ وہ دوست اسے جانتا تھا اس نے مجھے بتایا تھا"..... چوہان نے کہا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ہوٹل کے کاؤنٹر پر موجود تھے۔

"مسٹر والگر یہاں مستقل طور پر رہتے ہیں۔ ان سے ملنا تھا"۔ چوہان نے کاؤنٹر مین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ وہ کمرہ نمبر اٹھارہ تیسری منزل میں رہتے ہیں۔ میں انہیں آپ کی آمد کی اطلاع دے دیتا ہوں"..... کاؤنٹر مین نے کہا۔

"نہیں۔ وہ ہم سے واقف نہیں ہے ہمارے پاس ان کے ایک دوست کی ٹپ ہے"..... چوہان نے کہا تو کاؤنٹر مین نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں اس کا شکریہ ادا کر کے لفٹ کی طرف بڑھ گئے۔ کچھ دیر بعد وہ تیسری منزل کے کمرہ نمبر اٹھارہ کے سامنے پہنچ گئے تھے۔ دروازے کے باہر پلیٹ پر والگر کا نام درج تھا۔ چوہان نے ڈور فون پر موجود کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"..... ڈور فون کے مائیک سے ایک آواز سنائی دی۔

"میرا نام آصف ہے۔ ایک سال پہلے ہوٹل میں آپ کے اور میرے مشترکہ دوست رابرٹ فورڈ کے ساتھ آپ سے ملاقات

"میرا خیال ہے صدیقی کہ اس طرح ہم اسے تلاش نہ کر پائیں گے" چوہان نے کہا تو صدیقی جو کار پارکنگ کی طرف لے جا رہا تھا چونک پڑا۔

"تو پھر اور کیا طریقہ اختیار کیا جائے"...... صدیقی نے کہا اور کار پارکنگ میں لے جا کر روک دی۔

"اس ہوٹل کو دیکھ کر مجھے ذہن میں ایک خیال آیا ہے کہ یہاں ایک کارمن نژاد بوڑھا والگر نامی آدمی رہتا ہے۔ وہ طویل عرصہ تک کارمن میں رہ چکا ہے اور اس کا تعلق بھی زیر زمین دنیا سے رہا ہے اور اب کئی سالوں سے یہاں پاکیشیا میں رہ رہا ہے اگر اس سے پوچھ گچھ کی جائے تو مجھے یقین ہے کہ وہ اس شیڈاگ یا اس مادام شیری یا ہو سکتا ہے کہ وہ انتھونی کے بارے میں جانتا ہو" چوہان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جانتا تو ہوگا لیکن کیا اسے یہ بھی معلوم ہوگا کہ انتھونی یا مادام شیری یہاں کہاں رہ رہے ہیں"۔ صدیقی نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ بات تو ہو سکتا ہے اسے معلوم نہ ہو لیکن ہو سکتا ہے کہ اس سے مادام شیری یا اس کے ساتھیوں کے حلیے وغیرہ معلوم ہو جائیں اور چونکہ انہیں یہ خیال ہوگا کہ یہاں انہیں کون پہچانتا ہے اس لئے انہیں یقیناً میک اپ کا خیال نہ آیا ہوگا" چوہان نے بھی کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ آؤ پہلے اس سے مل لیتے ہیں لیکن تم اسے کیسے جانتے ہو" صدیقی نے کار لاک کر کے ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ایک سال پہلے اتفاقاً اس سے ایک دوست کی معرفت ملاقات ہوئی تھی۔ وہ دوست اسے جانتا تھا اس نے مجھے بتایا تھا" چوہان نے کہا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ہوٹل کے کاؤنٹر پر موجود تھے۔

"مسٹر والگر یہاں مستقل طور پر رہتے ہیں۔ ان سے ملنا تھا"۔ چوہان نے کاؤنٹر مین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ وہ کمرہ نمبر اٹھارہ تیسری منزل میں رہتے ہیں۔ میں انہیں آپ کی آمد کی اطلاع دے دیتا ہوں"۔ کاؤنٹر مین نے کہا۔

"نہیں۔ وہ ہم سے واقف نہیں ہے ہمارے پاس ان کے ایک دوست کی ٹپ ہے"...... چوہان نے کہا تو کاؤنٹر مین نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں اس کا شکریہ ادا کر کے لفٹ کی طرف بڑھ گئے۔ کچھ دیر بعد وہ تیسری منزل کے کمرہ نمبر اٹھارہ کے سامنے پہنچ گئے تھے۔ دروازے کے باہر پلیٹ پر والگر کا نام درج تھا۔ چوہان نے ڈور فون پر موجود کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"۔ ڈور فون کے مائیک سے ایک آواز سنائی دی۔

"میرا نام آصف ہے۔ ایک سال پہلے ہوٹل [illegible] میں آپ کے اور میرے مشترکہ دوست رابرٹ فورڈ کے ساتھ آپ سے ملاقات

ہوئی تھی۔ مجھے آپ سے ایک ذاتی کام ہے۔۔۔ چوہان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

آجائیے اندر آجاؤ۔۔۔ وہی آواز سنائی دی اور پھر دروازے کا آٹومیٹک لاک کھلنے کی مخصوص آواز سنائی دی تو چوہان نے دروازے کو دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور صدیقی اور چوہان دونوں اندر داخل ہوگئے۔ سٹنگ روم میں ایک صحت مند کارمن نژاد بوڑھا موجود تھا۔ اس کے جسم پر سوٹ تھا اور لباس اور اس کی تراش خراش بتا رہی تھی کہ بوڑھا خاصا دولت مند آدمی ہے۔

اوہ مسٹر آصف۔ آپ کو دیکھ کر مجھے یاد آگیا ہے کہ آپ سے ملاقات ہوئی تھی۔ ویل کم۔ بوڑھے نے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

شکریہ۔ یہ میرے دوست ہیں رانا صاحب۔۔۔ چوہان نے مصافحہ کرتے ہوئے صدیقی کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور پھر صدیقی نے بھی والگر سے مصافحہ کیا۔

آپ کیا پینا پسند کریں گے۔ والگر نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا

جوس منگوالیں۔۔۔ چوہان نے کہا تو والگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سروس والوں کو دو جوس اور اپنے لئے شراب لانے کا آرڈر دے دیا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

آپ کی آمد کیسے ہوئی مسٹر آصف۔ فرمائیں میں کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ والگر نے رسیور رکھ کر چوہان سے مخاطب ہو کر کہا۔

جوس آجائے پھر بات ہوگی۔ چوہان نے کہا تو والگر چونک

پڑا لیکن وہ خاموش رہا۔ تھوڑی دیر بعد ویٹر نے شراب اور جوس لا کر دیئے تو جوس کے گلاس صدیقی اور چوہان نے اٹھا لئے جبکہ شراب کا گلاس والگر نے اپنے سامنے رکھ لیا۔

مسٹر والگر آپ کا تعلق کارمن سے رہا ہے اور آپ کارمن نژاد بھی ہیں جبکہ ہمارا تعلق بھی ایک ایسی فرم سے ہے جس کا ہیڈ آفس کارمن میں ہے۔ ہماری فرم کا نام ٹوسو ہے اور ٹوسو پوری دنیا میں ایٹمی مشینری کے انتہائی اہم پرزوں کو ڈیل کرتی ہے۔ پاکیشیا میں بھی ہماری فرم کا کاروبار ہے اور ہم دونوں یہاں کے مقامی ایجنٹ ہیں۔ گزشتہ دنوں ہماری فرم کو ایٹمی وارہیڈز کے سلسلے میں اہم پرزوں کا بہت بڑا آرڈر دیا گیا لیکن پھر اچانک یہ آرڈر روک دیا گیا۔ ہماری فرم کے استفسار پر بتایا گیا کہ حکومت کو اطلاع ملی ہے کہ کوئی بین الاقوامی تنظیم جس کا نام شیڈاگ بتایا جاتا ہے، کا ایک گروپ جس کی سرغنہ کوئی مادام شیری ہے خفیہ طور پر یہاں پاکیشیا میں آئی ہوئی ہے اور وہ پاکیشیائی وارہیڈز کو چرانا چاہتی ہے جس کی بنا پر وارہیڈز کے نہ صرف تمام سٹورز سیلڈ کر دیئے گئے ہیں بلکہ جب تک اس تنظیم کا خاتمہ نہ ہو جائے اس وقت تک مزید وارہیڈز بنائے ہی نہیں جائیں گے اس طرح ہماری فرم کا بہت بڑا آرڈر غیر محدود عرصے کے لئے روک دیا گیا ہے جس سے ہماری فرم کو بے حد نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ چنانچہ ہماری فرم نے ہمارے ذمے یہ ٹاسک لگایا ہے کہ ہم معلوم کریں کہ یہ شیڈاگ وغیرہ کب ختم ہوتی

www.urdufanz.com [scanned & PDF copy by RAFI]

ہے۔ ہم نے ملٹری انٹیلی جنس سے رابطہ کیا لیکن وہ کچھ بتاتے ہی نہیں۔ اس پر ہم نے سوچا کہ ہم خود اپنی فرم کے مفاد میں اس گروپ کو تلاش کریں تاکہ اس کی نگرانی کر سکیں اور حتمی طور پر یہ معلوم ہو سکے کہ یہ گروپ کب ختم ہوتا ہے یا پاکیشیا سے کب واپس جاتا ہے" ...... چوہان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا جبکہ صدیقی خاموش بیٹھا والگر کے چہرے پر ابھرنے والے تاثرات کو چیک کر رہا تھا۔ شیڈاگ اور مادام شیری، دونوں ناموں پر والگر چونکا تھا لیکن اس نے جلد ہی اپنے آپ کو نارمل کر لیا تھا۔

"تو اس سلسلے میں آپ کی میں کیا مدد کر سکتا ہوں مسٹر آصف"۔ والگر نے انتہائی سنجیدہ لہجہ میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ آپ بہت باخبر آدمی ہیں اس لئے آپ کو یقیناً یہاں شیڈاگ یا مادام شیری یا اس کے آدمیوں کی موجودگی کے بارے میں علم ہو گا۔ اگر آپ ہمیں حتمی طور پر درست معلومات مہیا کر دیں تو آپ کو اس کا معاوضہ بھی دیا جا سکتا ہے اور اس بات کی گارنٹی بھی دی جا سکتی ہے کہ آپ کا نام سامنے نہیں آئے گا"۔ چوہان نے کہا۔

"سوری مسٹر آصف۔ میں تو یہ نام آپ کے منہ سے سن ہی پہلی بار رہا ہوں۔ مجھے اس بارے میں قطعاً کوئی علم نہیں ہے" ...... والگر نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مسٹر والگر آپ شاید اس گروپ سے خوفزدہ ہیں لیکن ہم آپ کو

یقین دلاتے ہیں کہ آپ کا نام کبھی سامنے نہیں آئے گا اور دوسری بات یہ کہ ہمارا تعلق کسی طرح بھی جرائم پیشہ افراد سے نہیں ہے۔ ہم کاروباری لوگ ہیں۔ ہم تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں یہ حتمی طور پر معلوم ہو سکے کہ یہ لوگ کب تک یہاں رہتے ہیں اور کب واپس جاتے ہیں تاکہ ہمارا بزنس اوپن ہو سکے" اس بار صدیقی نے والگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آئی ایم سوری مسٹر رانا۔ میں واقعی اس بارے میں مکمل طور پر لاعلم ہوں۔ میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتا" والگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ چلیں آپ یہ بتا دیں کہ اس مادام شیری کا حلیہ کیا ہے" ...... صدیقی نے کہا تو والگر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ میں آپ سے غلط بیانی کر رہا ہوں۔ میں کہہ رہا ہوں کہ میں انہیں جانتا تک نہیں اور آپ مجھ سے حلیہ پوچھ رہے ہیں۔ آئی ایم سوری۔ اب آپ جا سکتے ہیں" ...... والگر نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ آؤ رانا چلیں۔ مسٹر والگر کم از کم میرے ساتھ غلط بیانی نہیں کر سکتے" ...... چوہان نے اٹھتے ہوئے کہا تو صدیقی بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ دونوں والگر سے مصافحہ کر کے کمرے سے باہر آ گئے۔ اس بار والگر انہیں دروازے تک چھوڑنے آیا تھا اور وہ

دونوں اس کے کمرے سے نکل کر سیدھے لفٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے لیکن لفٹ میں داخل ہونے کی بجائے چوہان نے صدیقی کو اشارہ کیا اور وہ دونوں تیزی سے واپس مڑ گئے۔

"ساتھ والا کمرہ خالی ہے۔ میں نے اس کی میز کے نیچے ڈکٹا فون لگا دیا ہے۔۔۔۔۔" چوہان نے آہستہ سے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور چند لمحوں بعد وہ دونوں والگر کے ساتھ والے خالی کمرے میں پہنچ گئے۔ چوہان نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نکالا اور اس پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے باکس میں سے ایسی آوازیں نکلنے لگیں جیسے فون نمبر ڈائل کئے جا رہے ہوں اور صدیقی اور چوہان دونوں نے معنی خیز نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

"یس۔ ماسٹر کلب" ایک ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ میں والگر بول رہا ہوں ہوٹل البانو سے۔ ہاسکر سے بات کراؤ" والگر کی تیز آواز سنائی دی۔

"ہولڈ آن کریں" دوسرے لمحے ایک ہلکی سی آواز سنائی دی۔ ڈکٹا فون بھی خاصا طاقتور تھا اور پھر وہ اس میز کے نیچے موجود تھا جس پر فون تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز بھی ان کے کانوں تک پہنچ رہی تھی۔ گو یہ کافی ہلکی تھی لیکن اس کے باوجود بہرحال واضح طور پر سنائی دے رہی تھی۔

"یس۔ ہاسکر بول رہا ہوں" چند لمحوں بعد ایک بھاری سی

آواز سنائی دی۔

"ہاسکر۔ میں والگر بول رہا ہوں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے دو مقامی آدمی میرے پاس آئے تھے۔ وہ مادام شیری اور ان کے آدمیوں کے بارے میں پوچھ رہے تھے" والگر نے کہا۔

"تم سے پوچھ رہے تھے۔ کیا مطلب۔ انہیں کیسے معلوم ہوا کہ تمہارا کوئی تعلق ہے۔۔۔۔۔" دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے تمہارے کسی آدمی نے انہیں میرے بارے میں بتایا ہو۔ بہرحال وہ بھاری معاوضہ بھی دینے کے لئے تیار تھے" والگر نے کہا۔

"تم نے کیا بتایا ہے انہیں" دوسری طرف سے سرد لہجے میں پوچھا گیا۔

"میں نے انہیں کیا بتانا تھا۔ میں نے تو ان سے واقفیت سے ہی انکار کر دیا۔ تم تو جانتے ہو کہ میں اپنے ساتھیوں کے راز کبھی فروخت نہیں کیا کرتا۔ ہاں اگر تمہاری بجائے اس بارے میں کسی اور نے بات کی ہوتی تو میں یقیناً ان سے بھاری معاوضہ وصول کر لیتا" والگر نے جواب دیا۔

"لیکن تم انہیں کیا بتاتے" ہاسکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"الٹے سیدھے حلیئے وغیرہ بتا دیتا۔ اب ظاہر ہے مجھے بھی تو صرف اتنا ہی معلوم ہے کہ یہ گروپ یہاں موجود ہے اور بس۔ اور یہ بات

تو وہ بھی جانتے تھے" ...... والگر نے جواب دیا۔

"کون لوگ تھے یہ۔ کیا حلیئے تھے ان کے" ۔ہاسکر نے پوچھا۔

"مقامی آدمی تھے۔ ایک کا نام آصف ہے اس سے ایک سال پہلے ایک ہوٹل میں ملاقات ہوئی تھی۔ دوسرے کا نام رانا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ" ...... والگر نے ان کے نام بتانے کے ساتھ ساتھ وہ تفصیل بھی بتا دی جو چوہان نے اسے بتائی تھی اور ساتھ ہی ان کے حلیئے بھی بتا دیئے۔

"اوکے۔ بہرحال شکریہ۔ معاوضے کی تم فکر نہ کرو میرا آدمی معاوضہ لے کر ابھی تمہارے پاس پہنچ جائے گا۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ میں اچھے دوستوں کی ہمیشہ قدر کرتا ہوں" ...... ہاسکر نے کہا۔

"اوکے۔ اسی لئے تو میں نے تمہیں کال کیا ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم انتہائی مناسب آدمی ہو۔ میں انتظار کر رہا ہوں۔ گڈ بائی" ۔والگر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھنے کی آواز سنائی دی۔

"بہرحال اس ماسٹرز کلب کے ہاسکر کا کلیو مل گیا ہے" ۔صدیقی نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن یہ ماسٹرز کلب ہے کہاں" ...... چوہان نے کہا۔

"کسی سے معلوم کر لیں گے" ...... صدیقی نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہاسکر کا جو آدمی یہاں آنے لگا اسے پکڑ کر اس سے ساری معلومات لے لینی چاہئیں اور وہ ڈکٹا فون بھی واپس

حاصل کرنا ہے" ...... چوہان نے کہا۔

"جہاں تک میرا آئیڈیا ہے آنے والا اس والگر کو ہلاک کرنے آرہا ہے کیونکہ اس ہاسکر نے جس انداز میں معاوضہ بھجوانے کی بات کی ہے اس سے تو میں یہی سمجھا ہوں" ...... صدیقی نے کہا۔

"ہاں۔ ہو سکتا ہے بہرحال ابھی تھوڑی دیر بعد معلوم ہو جائے گا" ...... چوہان نے کہا اور صدیقی نے اثبات میں سرہلا دیا۔ چوہان نے باکس کو آن رکھا ہوا تھا۔ پھر تقریباً آدھ گھنٹے بعد کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی اور وہ دونوں چونک کر سیدھے ہو گئے۔

"کون ہے" ...... والگر کی آواز سنائی دی۔

"وکی ہوں۔ مجھے ہاسکر نے بھیجا ہے" ...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس کم ان" ...... والگر کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"صدیقی تم باہر ٹھہرو۔ اس وکی کو واپسی پر بہرحال یہاں لے آنا ہے" ...... چوہان نے کہا اور صدیقی سرہلاتا ہوا اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا لیکن وہ دروازے سے باہر نہیں نکلا بلکہ اس نے دروازہ تھوڑا سا کھول کر اس میں جھری رکھ لی اور اس میں سے باہر دیکھنے لگا۔

"لے آئے معاوضہ" ...... والگر کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہاں یہ لو" ...... اس وکی کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ٹھک ٹھک کی آوازیں سنائی دیں اور والگر کے حلق سے انتہائی

کربناک چیخیں نکلیں۔

"ختم کر دیا ہے اس نے"۔ چوہان نے صدیقی سے کہا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے دروازہ کھولا اور پھر دوسرے لمحے ایک مقامی نوجوان چیختا ہوا اچھل کر کمرے کے درمیان فرش پر آ گرا۔ چوہان کی لات حرکت میں آئی اور اٹھتا ہوا نوجوان ایک بار پھر چیخ مار کر نیچے گرا۔ صدیقی نے اسے بازو سے پکڑ کر اندر کھینچ کر اچھال دیا تھا اور پھر چوہان کو اس کی کنپٹی پر لات چلاتا دیکھ کر وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا البتہ اس نے باہر جا کر دروازہ بند کر دیا تھا۔ چوہان کی دوسری ضرب کے بعد وکی بے ہوش ہو چکا تھا۔ چند لمحوں بعد صدیقی واپس آ گیا۔

"یہ لو ڈکٹا فون۔ وانگر ختم ہو چکا ہے"۔ صدیقی نے کہا اور ہاتھ میں موجود ڈکٹا فون چوہان کی طرف بڑھا دیا۔ چوہان نے ڈکٹا فون اور باکس اٹھا کر کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈالے جبکہ صدیقی نے وکی کو اٹھا کر ایک کرسی پر ڈالا اور پھر ان دونوں نے مل کر ایک پردہ اتارا اور اسے پھاڑ کر رسی بنائی اور اس رسی سے وکی کے دونوں بازو اس کی پشت پر باندھ دیئے۔ پھر صدیقی نے اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد وکی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو صدیقی نے ہاتھ ہٹا لئے اور پھر جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس نے ہاتھ میں پکڑ لیا۔

"تم دروازے پر رکو۔ اچانک کوئی آ نہ جائے۔ میں اس سے پوچھ

گچھ کرتا ہوں"۔ صدیقی نے چوہان سے مخاطب ہو کر کہا تو چوہان سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ صدیقی اس وکی کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد وکی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور آنکھیں کھولتے ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کے بازو چونکہ اس کی پشت پر بندھے ہوئے تھے اس لئے اٹھنے کی کوشش کے باوجود وہ اٹھ نہ سکا۔

"تمہارا نام وکی ہے۔ تمہیں ہاسکر نے بھیجا ہے اور تم نے وانگر کو گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے"۔ صدیقی نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا تو وکی کے چہرے پر خوف، حیرت اور دہشت کے ملے جلے تاثرات ابھر آئے۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ جھوٹ ہے۔ میں تو کسی وانگر کو نہیں جانتا"۔ وکی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وانگر کے کمرے میں لگے ہوئے خفیہ کیمرے اور ٹیپ ریکارڈر میں سارے واقعہ کی نہ صرف فلم بن چکی ہے بلکہ تمہارے اور وانگر کے درمیان ہونے والی بات چیت بھی ٹیپ ہو چکی ہے لیکن ہم تمہیں خاموشی سے جانے دے سکتے ہیں بشرطیکہ تم ہمیں بتاؤ کہ ہاسکر کا شیڈاک سے کیا تعلق ہے"۔ صدیقی نے کہا۔

"شیڈاگ۔ وہ کون ہے"۔ وکی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا تو صدیقی اس کا چہرہ دیکھ کر ہی سمجھ گیا کہ وہ واقعی اس بارے میں نہیں جانتا۔

Scanned & Edit By ... www.urdufans.com

کربناک چیخیں نکلیں۔

"ختم کر دیا ہے اس نے"...... چوہان نے صدیقی سے کہا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے دروازہ کھولا اور پھر دوسرے لمحے ایک مقامی نوجوان چیختا ہوا اچھل کر کمرے کے درمیان فرش پر آ گرا۔ چوہان کی لات حرکت میں آئی اور اٹھتا ہوا نوجوان ایک بار پھر چیخ مار کر نیچے گر گیا۔ صدیقی نے اسے بازو سے پکڑ کر اندر کھینچ کر اچھال دیا تھا اور پھر چوہان کو اس کی کنپٹی پر لات چلاتا دیکھ کر وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا البتہ اس نے باہر جا کر دروازہ بند کر دیا تھا۔ چوہان کی دوسری ضرب کے بعد وکی بے ہوش ہو چکا تھا۔ چند لمحوں بعد صدیقی واپس آ گیا۔

"یہ لو ڈکٹا فون۔ والگر ختم ہو چکا ہے"...... صدیقی نے کہا اور ہاتھ میں موجود ڈکٹا فون چوہان کی طرف بڑھا دیا۔ چوہان نے ڈکٹا فون اور باکس اٹھا کر کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈالے جبکہ صدیقی نے وکی کو اٹھا کر ایک کرسی پر ڈالا اور پھر ان دونوں نے مل کر ایک پردہ اتارا اور اسے پھاڑ کر رسی بنائی اور اس رسی سے وکی کے دونوں بازو اس کی پشت پر باندھ دیئے۔ پھر صدیقی نے اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد وکی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو صدیقی نے ہاتھ ہٹا لیے اور پھر جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس نے ہاتھ میں پکڑ لیا۔

"تم دروازے پر رکو۔ اچانک کوئی آ نہ جائے۔ میں اس سے پوچھ

گچھ کرتا ہوں"...... صدیقی نے چوہان سے مخاطب ہو کر کہا تو چوہان سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ صدیقی اس وکی کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد وکی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور آنکھیں کھولتے ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کے بازو چونکہ اس کی پشت پر بندھے ہوئے تھے اس لئے اٹھنے کی کوشش کے باوجود وہ اٹھ نہ سکا۔

"تمہارا نام وکی ہے۔ تمہیں باسکر نے بھیجا ہے اور تم نے والگر کو گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے"...... صدیقی نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا تو وکی کے چہرے پر خوف، حیرت اور دہشت کے ملے جلے تاثرات ابھر آئے۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ جھوٹ ہے۔ میں تو کسی والگر کو نہیں جانتا"...... وکی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"والگر کے کمرے میں لگے ہوئے خفیہ کیمرے اور ٹیپ ریکارڈر نے سارے واقعہ کی نہ صرف فلم بن چکی ہے بلکہ تمہارے اور والگر کے درمیان ہونے والی بات چیت بھی ٹیپ ہو چکی ہے لیکن ہم تمہیں خاموشی سے جانے دے سکتے ہیں بشرطیکہ تم ہمیں بتاؤ کہ باسکر کا شیڈاگ سے کیا تعلق ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"شیڈاگ۔ وہ کون ہے"...... وکی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا تو صدیقی اس کا چہرہ دیکھ کر ہی سمجھ گیا کہ وہ واقعی اس بارے میں نہیں جانتا۔

www.urdufans.com Scanned & Edit

"مادام شیری کو جانتے ہو"..... صدیقی نے کہا۔

"نہیں میں تو نہیں جانتا۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں"۔ وکی نے جواب دیا۔

"ماسٹرز کلب کہاں ہے"..... صدیقی نے پوچھا۔

"رضا روڈ پر بڑا مشہور کلب ہے"..... وکی نے جواب دیا۔

"ہاسکر وہاں کیا ہے"..... صدیقی نے پوچھا۔

"وہ ماسٹرز کلب کا مالک ہے"..... وکی نے جواب دیا۔

"کس دھندے میں ملوث ہے"..... صدیقی نے پوچھا۔

"ہر قسم کا دھندہ کر لیتا ہے بھاری معاوضے پر۔ لیکن زیادہ تر قیمتی اور نایاب اسلحہ کا دھندہ کرتا ہے"..... وکی نے جواب دیا۔

"ماسٹرز کلب میں وہ کہاں بیٹھتا ہے۔ اس کے بارے میں پوری تفصیل بتاؤ"..... صدیقی نے کہا۔

"لیکن تم کون ہو اور تم یہ سب کیوں پوچھ رہے ہو"..... وکی نے پہلی بار سوال کرتے ہوئے کہا۔

"جو میں پوچھ رہا ہوں وہ بتاؤ"۔ صدیقی نے غراتے ہوئے کہا۔

"مجھے کچھ معلوم نہیں ہے"..... وکی نے کہا تو صدیقی نے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے وکی کی کھوپڑی ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل ہو کر قالین پر بکھر گئی۔

"آؤ نکل چلیں"..... صدیقی نے چوہان سے کہا اور چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں کمرے سے باہر آئے۔ تھوڑی دیر

بعد ان کی کار ہوٹل سے باہر پہنچ چکی تھی لیکن صدیقی نے ایک سائیڈ گلی میں کار لے جا کر روک دی۔

"ہمیں ماسک میک اپ کر لینا چاہئے۔ ایک تو کاؤنٹر مین نے ہمارے حلیئے پولیس کو بتا دیئے ہیں اور دوسرا اس ہاسکر تک بھی ہمارے حلیوں کی تفصیل پہنچ چکی ہے"..... صدیقی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ڈیش بورڈ کھولا اور اس میں سے ایک باکس نکال لیا۔ باکس میں ماسکس موجود تھے۔ تھوڑی دیر بعد ان کے حلیئے، بالوں کا رنگ اور ڈیزائن سب کچھ بدل چکا تھا اور اب وہ غیر ملکی دکھائی دے رہے تھے۔

"اب اس ہاسکر کو کور کرنا ہے"..... چوہان نے کہا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار ماسٹرز کلب کی پارکنگ میں پہنچ چکی تھی۔ کلب کے ہال میں زیر زمین دنیا کے افراد بھرے ہوئے تھے اور غیر ملکیوں کی بھی وہاں خاصی تعداد موجود تھی جس میں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی۔ کھلے عام شراب اور منشیات کا استعمال کیا جا رہا تھا۔

"کیا بات ہے۔ یہاں کھلے عام منشیات کا استعمال ہو رہا ہے کیا پولیس یہاں چیکنگ نہیں کرتی"..... چوہان نے ہال میں داخل ہوتے ہی منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر ہمارے ملک کی صرف پولیس ہی فرض شناس بن جائے تو یہاں کسی قسم کا کوئی جرم ہو ہی نہیں سکتا"..... صدیقی نے جواب

دیا اور پھر وہ دونوں کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے جہاں ایک نوجوان موجود تھا۔ اس کے جسم پر سرخ رنگ کی ہاف آستینوں کی شرٹ اور پتلون تھی۔ چہرے مہرے سے وہ [illegible] لگ رہا تھا۔

"یس سر۔ [illegible] مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر ہاسکر سے ملنا ہے۔ ہم ایکریمیا سے آئے ہیں۔ ہمارے پاس ان کے لئے ایک بڑی ٹپ ہے" صدیقی نے ایکریمین لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کا نام" کاؤنٹر مین نے کاؤنٹر پر رکھے ہوئے فون کے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"مائیکل اور جیکب" صدیقی نے جواب دیا تو کاؤنٹر مین نے رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"باس۔ کاؤنٹر پر دو ایکریمین موجود ہیں۔ اپنے نام مائیکل اور جیکب بتاتے ہیں وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ایکریمیا سے آئے ہیں اور آپ کے لئے ان کے پاس کوئی بڑی ٹپ ہے" نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس" دوسری طرف کی بات سننے کے بعد نوجوان نے رسیور رکھ دیا۔

"بائیں ہاتھ پر راہداری کے آخر میں باس کا آفس ہے۔ باہر موجود دربان کو آپ اپنا نام بتائیں گے" کاؤنٹر مین نے کہا۔

"تھینک یو" صدیقی نے ایکریمین لہجے میں کہا اور بائیں ہاتھ پر موجود راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ چوہان اس کے پیچھے تھا۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جس کے سامنے دو مسلح افراد کھڑے تھے۔ دونوں ہی شکل و صورت سے خاصے سخت مزاج بدمعاش نظر آ رہے تھے۔

"میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں جیکب۔ ہم نے ہاسکر سے ملنا ہے" صدیقی نے قریب جا کر ان سے مخاطب ہو کر کہا تو ان کی تیز نظروں میں نرمی آ گئی۔

"یس سر۔ جائیے باس آپ کے منتظر ہیں" ان میں سے ایک نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلایا اور دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور وہ دونوں اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ کمرے کے آخری حصے میں ایک بڑی سی آفس ٹیبل موجود تھی جس کے پیچھے ریوالونگ چیئر پر ایک گینڈے جیسے جسم کا مالک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے چمڑے کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی اور گلے میں سکارف باندھ رکھا تھا۔ اس کے سر کے بال چھوٹے چھوٹے اور ہیکولا کے انداز میں اوپر کو اٹھے ہوئے تھے۔ اس کی آنکھوں میں سانپ کی آنکھوں جیسی تیز چمک تھی۔ تنگ پیشانی اور بھاری جبڑے بتا رہے تھے کہ وہ ذہنی طور پر انتہائی شاطر اور سخت مزاج کا مالک ہے۔ اس کی تیز نظریں چوہان اور صدیقی پر جمی ہوئی تھیں۔

www.urdufans.com Scanned & PDF Copy by RFII

"بیٹھو۔ میرا نام باسکر ہے"۔ اس نے بغیر اٹھے اور بغیر مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھائے انتہائی سخت اور تحقیر بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم یہاں بیٹھنے کے لئے نہیں آئے باسکر"۔ چوہان نے شاید اس کے لہجے کے پیش نظر بھڑک کر کہا۔

"تو پھر کس لئے آئے ہو"۔ باسکر کا لہجہ اسی طرح تحقیر آمیز تھا۔

"والگر نے تمہیں فون کیا تھا اور تم نے وکی کو بھیج کر اسے ہلاک کرا دیا۔ کیوں"۔۔۔۔ چوہان نے بڑاتے ہوئے لہجے میں کہا تو باسکر بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کا ہاتھ تیزی سے کھلی ہوئی دراز کی طرف بڑھا ہی تھا کہ یکلخت چوہان کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کا بھرپور تھپڑ باسکر کے چہرے پر اس قدر قوت سے پڑا کہ کمرہ تھپڑ کی آواز سے گونج اٹھا اور بھاری بھرکم اور گینڈے جیسے جسم کا مالک باسکر ایک ہی تھپڑ کھا کر کرسی سمیت سائیڈ پر جا گرا۔ کمرہ چونکہ ساؤنڈ پروف نہیں تھا اس لئے صدیقی بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی سائیڈ میں ہو گیا۔ اس نے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا تھا اور اس کی توقع کے عین مطابق دوسرے لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دونوں دربان تیزی سے اندر داخل ہوئے ہی تھے کہ صدیقی نے ٹریگر دبا دیا اور ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے۔ صدیقی نے دوبارہ ٹریگر دبا دیا اور تڑپتے ہوئے دونوں دربان ایک بار پھر گولیاں کھا کر ساکت ہو گئے جبکہ باسکر نے نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی تھی لیکن

اور دیوار کے درمیان پھنس جانے کی وجہ سے وہ فوری طور پر اٹھ نہ سکا تھا اور چوہان نے تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکال کر اسے نال سے پکڑا اور دوسرے لمحے اس نے پوری قوت سے اس کا دستہ باسکر کے سر پر مار دیا۔ باسکر کے منہ سے کراہٹ سی نکلی۔ اس نے ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی تو کرسی ذرا سا کھسک کر عقبی دیوار سے ٹکرا گئی اور اس طرح باسکر چونکہ انتہائی بھاری جسم کا آدمی تھی اس لئے وہ اور زیادہ پھنس کر رہ گیا۔ اسی لمحے چوہان نے دوسرا وار کیا اور پھر وہ پے در پے وار کرتا چلا گیا اور تقریباً چوتھے یا پانچویں وار کے بعد باسکر کا جسم ڈھیلا پڑ گیا تو چوہان نے ہاتھ روک لیا۔ دستے پر خون لگ چکا تھا۔ صدیقی اب دروازے میں کھڑا تھا۔

"خاصا سخت جان آدمی ہے"۔ چوہان نے کرسی کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر ایک طرف گھسیٹتے ہوئے کہا اور پھر واقعی خاصی جدوجہد کے بعد وہ کرسی کو اٹھا سکا۔ اب باسکر کا جسم فرش پر پڑا ہوا تھا۔ اس کے سر سے خون بہہ رہا تھا۔ چوہان نے آگے بڑھ کر اس کے دونوں ہاتھ پکڑے اور پوری قوت سے گھسیٹ کر اسے کونے سے باہر نکالا اور پھر وہ اسے اسی طرح گھسیٹتا ہوا کمرے کے درمیان میں لے آیا۔

"میں دیکھتا ہوں شاید عقبی طرف کوئی کمرہ ہو"۔ چوہان نے باسکر کا جسم وہیں چھوڑ کر صدیقی سے مخاطب ہو کر کہا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عقبی دیوار میں ایک دروازہ نظر آ رہا تھا۔ چوہان

www.urduarts.com scanned & PDF copy by

نے وہ دروازہ کھولا تو عقبی طرف واقعی ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں بیڈ اور آرام دہ کرسیوں کے ساتھ ساتھ شراب کی بوتلیں ایک بڑے ریک میں بھری ہوئی تھیں اور دیواروں پر نیم عریاں عورتوں کی تصویروں کے فریم لگے ہوئے تھے۔ ایک سائیڈ پر ایک لوہے کی بڑی سی الماری بھی موجود تھی۔

"تم یہیں رکو صدیقی میں اس باسکر سے پوچھ گچھ کرتا ہوں۔" چوہان نے کہا۔

"جلدی کرنا۔ کسی بھی وقت کوئی آ سکتا ہے یا فون آ سکتا ہے۔" صدیقی نے کہا۔

"جو بھی آئے اسے گولی مار دینا اور اگر فون آئے تو کہہ دینا کہ باسکر مصروف ہے پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا۔" چوہان نے کہا۔ صدیقی نے اثبات میں سر ہلایا اور چوہان نے ایک بار پھر بھاری جسم بے ہوش پڑے ہوئے باسکر کے دونوں بازو پکڑے اور اسے گھسیٹتا ہوا ملحقہ کمرے میں لے گیا۔ باسکر کو کمرے میں چھوڑ کر وہ کونے میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی تو الماری میں انتہائی جدید ساخت کا اسلحہ بھرا ہوا تھا جبکہ نچلے خانے میں اسے ہتھکڑیوں کا ایک جوڑا بھی نظر آ گیا۔ اس نے تیزی سے ہتھکڑیاں اٹھائیں اور پھر آگے بڑھ کر اس نے باسکر کو منہ کے بل لٹایا اور اس کے دونوں شہتیر جیسے بازو اس کی پشت پر کر کے فوراً ہی ہتھکڑیاں اس کی کلائیوں میں ڈال کر کلپ بند کر دیا۔ کلپ کے ساتھ مخصوص لاک بھی تھا۔ چوہان نے لاک بھی لگا دیا۔ اب باسکر چابیوں کی مدد سے کسی طرح بھی یہ ہتھکڑیاں نہ کھول سکتا تھا۔ پھر اس نے اسے گھسیٹ کر بڑی مشکل سے ایک کرسی پر ڈالا اور پھر دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد باسکر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو چوہان نے ہاتھ ہٹائے اور پھر مڑ کر وہ دروازہ کھول کر آفس میں آیا اور اس نے میز پر پڑا ہوا اپنا مشین پسٹل اٹھا لیا۔ صدیقی اب آفس کا دروازہ اندر سے لاک کر کے کرسی پر اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔ چوہان مشین پسٹل اٹھا کر واپس عقبی کمرے میں آیا تو اسی لمحے باسکر کی آنکھیں کھلیں اور اس کے منہ سے کراہوں کی بجائے غراہٹ سی نکلی اور وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا لیکن دوسرے لمحے چوہان کا بازو گھوما جس میں اس نے مشین پسٹل کو اس کی نال سے پکڑا ہوا تھا اور مشین پسٹل کا دستہ پوری قوت سے اٹھ کر کھڑے ہوتے باسکر کے سر پر پڑا۔ باسکر بے اختیار چیختا ہوا واپس کرسی پر گر گیا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا چوہان کا دوسرا بازو گھوما اور اس بار پھر باسکر کے سر پر پڑنے والی زوردار ضرب سے کمرہ گونج اٹھا۔ اس بار باسکر کے منہ سے چیخ نکلی۔

"ہمارے ساتھ تحقیر آمیز لہجے میں بات کرنے کا نتیجہ معلوم ہو گیا تمہیں۔" چوہان نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ تم۔ تم نے یہ کیا کر دیا ہے۔ کون ہو تم۔"

www.urdujang.com Scanned & PDF Copy BY RFH

باسکر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا تو چوہان نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا دستہ ایک بار پھر پوری قوت سے باسکر کے جبڑے پر مار دیا اور اس بار کڑاک کی آواز کے ساتھ ہی باسکر کا جبڑا ٹوٹ گیا۔ اس کے منہ سے کربناک چیخ نکلی اور اس کا چہرہ ٹیڑھا ہو گیا۔

بولو۔ کہاں ہے بادام شیری اور اس کے آدمی۔ کہاں ہیں بولو۔ چوہان نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا خالی بازو گھوما اور باسکر کے دوسرے چہرے پر اس کا گھونسہ پوری قوت سے پڑا اور باسکر کا گال پھٹ گیا اور اس میں سے خون نکلنے لگا۔

بولو کہاں ہیں یہ لوگ۔ بولو۔ چوہان کا دوسرا ہاتھ گھوما اور باسکر کے ٹوٹے ہوئے جبڑے پر ایک بار پھر مشین پسٹل کا دستہ پڑا۔

بولو کہاں ہیں۔ بولو۔ بولو۔ چوہان نے چیختے ہوئے کہا۔

گل۔ گلستان کالونی کوٹھی نمبر اٹھ سٹریٹ نمبر اٹھ۔ باسکر نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔ اس کے منہ اور گال سے خون بہنے لگا تھا۔ چوہان نے مشین پسٹل اچھال کر اسے دستے سے پکڑا اور دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی گولیاں ایک تواتر سے باسکر کے پھیلے ہوئے چٹان جیسے سینے میں گھستی چلی گئیں اور باسکر کا مسخ شدہ چہرہ اور مسخ ہوتا چلا گیا اور پھر ایک جھٹکے سے اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا اور وہ کرسی پر ہی ڈھلک گیا۔ چوہان تیزی سے مڑا اور آفس میں آیا تو صدیقی دروازے کے قریب ہی کھڑا تھا۔

کیا ہوا۔ صدیقی نے چونک کر پوچھا۔

آؤ۔ ایک پتہ مل گیا ہے۔ کوئی باہر تو نہیں ہے۔ چوہان نے دروازے کے قریب آتے ہوئے کہا۔

نہیں۔ مجھے آہٹ محسوس ہوئی تھی لیکن کوئی نہیں آیا۔ صدیقی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں دروازہ کھول کر باہر نکلے اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہال کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ہال میں اسی طرح شور و غل ہو رہا تھا۔ منشیات کا غلیظ اور گاڑھا دھواں پورے ہال میں چکرا تا پھر رہا تھا۔ وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے ہوٹل کے مین گیٹ سے باہر آئے اور چند لمحوں بعد ان کی کار وہاں سے نکل کر انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

اب یہ میک اپ ختم کرنا ہو گا۔ چوہان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انتہائی پھرتی سے اپنے چہرے پر چڑھا ہوا ماسک اتار کر اسے تہہ کیا اور پھر ڈیش بورڈ کھول کر اس نے باکس نکالا اور ماسک اس میں رکھ دیا جبکہ صدیقی نے کار کو اچانک ایک سائیڈ گلی میں موڑا اور پھر تھوڑا آگے جا کر اس نے اسے روک دیا۔ دوسرے لمحے اس نے بھی انتہائی پھرتی سے اپنے چہرے پر چڑھا ہوا ماسک اتارا اور اسے چوہان کی طرف بڑھا کر اس نے کار کو بیک کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد کار دوبارہ تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ چوہان نے کار میں بیٹھتے ہی صدیقی کو گلستان کالونی اور کوٹھی کا پتہ بتا دیا تھا اس لئے صدیقی کی کار اب گلستان کالونی کی طرف بڑھی چلی

www.urdufans.com Scanned & PDF Copy by Rell

جا رہی تھی۔

"اس باسکر کو اس پتے کا کیسے علم ہوا۔ تم نے پوچھا تھا" — اچانک صدیقی نے پوچھا۔

"نہیں۔ اتنا وقت ہی نہ تھا چونکہ اس گینڈے میں ایک نہیں دس گینڈوں جیسی طاقت بھری ہوئی تھی۔ بڑی مشکل سے تو اس پر تشدد کر کے میں اسے ٹرانس میں لے آیا اور اس نے بے ہوش ہونے سے پہلے لاشعوری طور پر پتہ اگل دیا ورنہ اس سے ان حالات میں پوچھ گچھ خاصی دشوار طلب بات تھی" — چوہان نے جواب دیا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم پہلے چیف کو رپورٹ دے دیں اس کے بعد گلستان کالونی کی اس کوٹھی پر ریڈ کریں" — تھوڑی دیر بعد چوہان نے کہا۔

"ہم ابھی ریڈ کرنے نہیں جا رہے۔ ابھی ہم اس کوٹھی کا جائزہ لیں گے پھر یہیں سے ٹرانسمیٹر پر جولیا کو تفصیل بتا کر اس سے مزید ہدایات لیں گے" — صدیقی نے کہا اور چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ گلستان کالونی پہنچ گئے اور پھر انہیں سٹریٹ نمبر آٹھ میں کوٹھی نمبر آٹھ کو تلاش کرنا زیادہ دشوار ثابت نہ ہوا۔ وہ کوٹھی کے سامنے سے آہستہ سے گزرے اور پھر دائیں ہاتھ پر جاتی ہوئی سائیڈ روڈ پر مڑ کر جیسے ہی کوٹھی کے عقب میں آئے تو صدیقی اور چوہان دونوں ہی بے اختیار اچھل پڑے۔ صدیقی نے بے اختیار

بریک لگائے اور کار رک گئی۔

"یہ۔ یہ تو نعمانی کی کار ہے اور سامنے تنویر کی کار کھڑی ہے۔ کیا مطلب ہوا" — صدیقی نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ لوگ ہم سے پہلے کوٹھی میں داخل ہو چکے ہیں" — چوہان نے کہا۔

"ہاں۔ یہ نعمانی کی کار جس انداز میں دیوار کے ساتھ کھڑی ہے اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ کار پر چڑھ کر اندر کودے ہیں لیکن پھر کیا ہوا" — صدیقی نے کہا تو چوہان کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا نعمانی کی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کار کی چھت پر قدموں کے ہلکے سے نشانات موجود تھے۔ اسی لمحے صدیقی بھی کار سے اتر کر وہاں پہنچ گیا۔

"جو بھی کار پر چڑھ کر اندر گیا ہے وہ واپس نہیں آیا" — چوہان نے کہا تو صدیقی بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیسے معلوم ہوا" — صدیقی نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ دیکھو کار کی چھت پر جوتوں کے نشانات۔ اگر جانے والا واپس آیا ہوتا تو دوہرے نشانات ہوتے جبکہ یہ سنگل نشانات ہیں" — چوہان نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پھر اب کیا ہونا چاہئے" — صدیقی نے کہا۔

"میں اندر جاتا ہوں تم یہیں رکو" — چوہان نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ صدیقی کچھ کہتا چوہان بجلی کی سی تیزی سے کار کی چھت پر

چڑھا اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر دیوار پر چڑھ گیا۔ چند لمحوں تک دیوار پر ساکت پڑا رہنے کے بعد وہ آہستہ سے اندر کود گیا اور پھر وہیں چند لمحے پڑے رہنے کے بعد وہ اٹھا اور ایک سائیڈ راہداری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ بے حد چوکنا تھا اور مشین پسٹل اس کے ہاتھ میں تھا۔ وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھتا رہا اور پھر فرنٹ پر پہنچ گیا لیکن یہاں بھی کوئی آدمی نہ تھا۔

"کوٹھی تو خالی لگتی ہے"۔ چوہان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کوٹھی کے اندر داخل ہو گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کا خدشہ حقیقت بن کر سامنے آ گیا۔ کوٹھی واقعی خالی تھی لیکن وہاں ایسے چند آثار ایسے تھے جن سے ظاہر ہوتا تھا کہ کوٹھی کو کچھ گھنٹے پہلے ہی خالی کیا گیا ہے۔ اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر کوٹھی سے باہر آ کر ایک بار تو وہ سائیڈ راہداری سے واپس پائیں باغ کی طرف بڑھنے لگا لیکن پھر اسے خیال آیا کہ باہر سے تو وہ کار پر چڑھ کر اندر کودا تھا لیکن اسے اندر سے اونچی دیوار پر چڑھنا مشکل ہوتا اس لئے وہ تیزی سے مڑا اور پھر پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پھاٹک کا کنڈا اندر سے لگا ہوا تھا۔ اس نے پھاٹک کھولا اور باہر آ گیا۔ پھاٹک خود بخود اس کے عقب میں بند ہو گیا اور چوہان تیز تیز قدم اٹھاتا کوٹھی کی سائیڈ سے ہو کر عقبی طرف پہنچ گیا لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بجلی کی سی تیزی سے ایک درخت کے تنے کی اوٹ میں ہو گیا کہ دو غنڈے علی بے ہوش صدیقی کو اٹھا کر تیزی سے بائیں طرف کی کوٹھی

سے عقبی دروازے سے اندر داخل ہو رہے ہیں۔ چوہان کے ہونٹ بے اختیار بھینچ گئے۔ وہ اب ساری صورت حال سمجھ گیا تھا۔ مجرموں نے اپنا اڈہ کوٹھی نمبر آٹھ سے ملحقہ کوٹھی کو بنایا تھا اس لئے جو بھی کوٹھی نمبر آٹھ کے چکر میں یہاں آتا اسے بے ہوش کر کے سائیڈ پر لے جایا جاتا تھا۔ چوہان نے تیزی سے ہاتھ میں بندھی ہوئی دستی گھڑی کا ونڈ بٹن کھینچا اور تیزی سے گھڑی کی سوئیوں کو گھمانے لگا۔ جیسے ہی سوئیاں مخصوص ہندسوں پر پہنچیں تو چوہان نے ونڈ بٹن کو مخصوص انداز میں دبایا تو گھڑی کا ایک ہندسہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"ہیلو ہیلو چوہان کالنگ۔ اوور"۔ چوہان نے گھڑی منہ سے لگا کر بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس۔ جولیا اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔ چند لمحوں بعد جلتا بجھتا ہندسہ مسلسل جلنے لگا اور اس کے ساتھ ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"مس جولیا میں چوہان بول رہا ہوں۔ اوور"۔ چوہان نے کہا اور مختصر الفاظ میں اپنی یہاں موجودگی اور ساری صورت حال بتا دی۔

"اوہ۔ اسی لئے تنویر، صدیقی، نعمانی اور خاور سے اب تک کوئی رابطہ نہ ہو سکا۔ تم وہیں رکو میں چیف سے بات کر کے تمہیں پھر کال کرتی ہوں۔ اوور اینڈ آل"۔ جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی مسلسل جلتا ہوا ہندسہ ایک بار پھر جلنے بجھنے لگا تو چوہان نے ونڈ بٹن کو اور دبا کر واچ ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

www.urdufans.com Scanned & PDF Copy by REH

مادام شیری کی آنکھیں کھلیں تو پہلے تو اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گئی۔

خواہ مخواہ جد و جہد کر کے اپنے اس نازک اور خوبصورت جسم کو تکلیف مت دو مادام شیری ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو مادام شیری نے چونک کر اسے غور سے دیکھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے عمران کے بولنے سے پہلے وہ اسے نظر نہ آیا ہو اور اب اچانک نظر آنے لگ گیا ہو۔

تم۔ تم کون ہو۔ کیا تم نے میک اپ کر رکھا ہے لیکن تمہیں اس کی ضرورت کیوں پیش آئی ۔۔۔۔ مادام شیری نے کہا۔ اس کا لہجہ اب کافی سنبھلا ہوا تھا۔

تم جیسی خوبصورت چیز کے سامنے اگر میں بغیر میک اپ کے آ جاتا تو ظاہر ہے بنتا ہوا سکوپ بھی ختم ہو جاتا اس لئے مجبوری تھی۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تم اپنی اصل شکل میں بھی خاصے وجیہہ ہو۔ تم نے خواہ مخواہ میک اپ کیا ۔۔۔۔ مادام شیری نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ اب مادام شیری کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا کیونکہ مادام شیری کے مطابق عمران تو رانا ہاؤس میں کاستانی ریز کا شکار ہو کر ہلاک ہو چکا ہے اور مادام شیری کو سو فیصد یقین تھا کہ کاستانی ریز کا شکار کسی صورت بھی بچ نہیں سکتا اور چونکہ اس کا اور بلیک زیرو کا قد و قامت ایک جیسا تھا اور بلیک زیرو پہلے اس سے مل چکا تھا اس لئے مادام شیری یہ سمجھ رہی ہے کہ بلیک زیرو میک اپ کر کے اس کے سامنے بیٹھا ہوا ہے۔

مادام شیری۔ جس سے تمہارا مقابلہ ہوا ہے وہ میرا استاد ہے اور میں اس کا ناخلف شاگرد علی عمران ہوں اور چونکہ تمہاری چیرتی اور مارشل آرٹ میں مہارت کی تعریف میرے استاد نے کی ہے اس نے مجبوراً مجھے تمہیں راڈز میں جکڑنا پڑا ہے کیونکہ مجھے مارشل آرٹ کا عورتوں سے بے حد خوف آتا ہے ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کیا۔ کیا مطلب۔ تم یہ بتانا چاہتے ہو کہ تم عمران ہو حالانکہ ایسا ممکن ہی نہیں ہے ۔۔۔۔ مادام شیری نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

تمہارا خیال ہے کہ کاستانی ریز کا شکار زندہ نہیں رہ سکتا لیکن دیکھو میں تمہارے سامنے زندہ و سلامت بیٹھا ہوا ہوں۔ یہ اتفاق

Scanned PDF Copy by RFIJ
www.urduitans.com

ہے کہ شیڈاگ انتہائی جدید ٹیکنالوجی پر مبنی ہتھیار استعمال کرتی ہے
پاکیشیائی ریز کا توڑ تو بہت پہلے دریافت ہو چکا ہے اور اب تو بچہ
بچہ اس بارے میں جانتا ہے ۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے
کہا۔

نہیں۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ کاسانی ریز کا ان تک کوئی توڑ
دریافت نہیں ہو سکا۔ بہرحال تم اب کیا چاہتے ہو۔ یہ ٹھیک ہے
میرا نام مادام شیری ہے اور میرا تعلق شیڈاگ سے ہے اور بولو ۔۔۔
مادام شیری نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

گڈ شو۔ تم واقعی دلیر اور حوصلہ مند لڑکی ہو۔ یہ تو بتا دو
کہ کیا اب بھی شیڈاگ کا سپر چیف الارجنت ہے یا کوئی اور ۔۔۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو مادام شیری بے اختیار
چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر
آئے۔

تم۔ تم سپر چیف کا نام جانتے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اوہ۔
اوہ۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے ۔۔۔۔ مادام شیری نے انتہائی حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

وہ اور میں بچپن میں اکٹھے گلیوں میں کرکٹ کھیلا کرتے تھے اور
کھڑکیوں کے شیشوں پر نشانہ بازی کیا کرتے تھے اور جب بھی پکڑا
جاتا تو وہی پکڑا جاتا تھا کیونکہ میں بزدل ہونے کی وجہ سے انتہائی تیز
دوڑتا تھا اور شاید اس نے اپنی بزدلی کو چھپانے کے لئے اس قدر جدید

ہتھیار استعمال کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ بہرحال تمہارے جواب
سے یہ بات تو طے ہو گئی ہے کہ ابھی تک شیڈاگ کا چیف الارجنت
ہی ہے ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کیا تم واقعی علی عمران ہو ۔۔۔۔ مادام شیری نے انتہائی حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

ہاں۔ فی الحال تو واقعی علی عمران ہوں۔ مستقبل کا پتہ نہیں۔
ویسے ایک بات بتا دوں کہ تم نے شاید اپنے مشن کی ناکامی کے بعد
میرے خلاف خود ہی انتقامی کارروائی شروع کر دی ہے ورنہ مجھے
یقین ہے کہ الارجنت تمہیں کبھی اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔
میں اسے ذاتی طور پر جانتا ہوں ۔۔۔۔ عمران نے اس بار انتہائی
سنجیدہ لہجے میں کہا۔

سپر چیف تک تو اس ناکامی کی خبر ہی نہیں پہنچی ورنہ میں تمہیں
بتاتی ۔۔۔ یہ تو میرے سیکشن کے چیف کی مہربانی ہے کہ اس
نے مجھے ناکامی کو کامیابی میں بدلنے کا موقع دے دیا ہے ۔۔۔۔ مادام شیری
نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ یہ شابن کون سا استعمال کرنے کا
مشورہ دیا ہے اس نے ۔۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا تو مادام شیری
بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے
تھے۔

شابن۔ کیا مطلب۔ یہ تم اچانک انتقامانہ انداز میں کیا کہہ

www.urdujehan.com scanned & FDF copy by REH

"سوری۔ میں کچھ نہیں بتا سکتی"۔ مادام شیری نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو مادام شیری۔ تم اگر یہ سمجھ رہی ہو کہ تم راڈز میں جکڑی ہوئی ہو اس لئے مجبور ہو تو ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں تمہیں آزاد کر سکتا ہوں لیکن اس کے باوجود تمہیں بہرحال وہ سب کچھ بتانا پڑے گا جو میں پوچھ رہا ہوں"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم کیا کر سکتے ہو۔ تم مجھے گولی مار سکتے ہو، خنجروں سے میرے جسم پر زخم ڈال کر ان میں مرچیں چھڑک سکتے ہو، مجھ پر جسمانی تشدد کر سکتے ہو، میرے چہرے اور جسم پر تیزاب ڈال سکتے ہو اور بھی بہت کچھ کر سکتے ہو لیکن میں تمہیں بتا دوں کہ مادام شیری تمہیں یہ سب کچھ کرنے کے باوجود کچھ نہیں بتائے گی۔ تم جو چاہو کر سکتے ہو"۔ مادام شیری نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ان سب کے بغیر تم سب کچھ بتا دو گی۔ مجھے عورتوں کی زبان کھلوانے کے بغیر کسی تشدد کے ایک ہزار طریقے آتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"تم جو طریقہ چاہو استعمال کر سکتے ہو"۔ مادام شیری نے فیصلہ کن لہجے میں کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پھر اٹھ کر وہ تیزی سے مڑا اور کمرے کے دروازے سے باہر آ گیا اور پھر بجائے آپریشن روم میں جانے کے وہ اس سائیڈ کی طرف بڑھ گیا جہاں سے

ویسٹ واٹر گٹر پائپ کا حوض موجود تھا جس پر ڈھکن تھا۔ اس نے ایک کمرے سے دھاگہ اور بڑی سی چمٹی اٹھائی اور پھر گٹر کے حوض کا ڈھکن کھول کر اس نے چمٹی کی مدد سے حوض کی دیوار سے چمٹا ہوا ایک انتہائی مکروہ شکل کا کیڑا پکڑا اور پھر اس نے دھاگے کا ایک سرا اس کے جسم سے باندھا اور اسے دھاگے سے لٹکائے ہوئے وہ واپس اس کمرے میں آیا جہاں مادام شیری موجود تھی۔ اس نے دھاگے اور کیڑے والا ہاتھ عقب میں کیا ہوا تھا۔

"ہاں تو مادام شیری۔ کیا تم واقعی کچھ نہیں بتاؤ گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں اپنی بات بار بار دوہرانے کی عادی نہیں ہوں"۔ مادام شیری نے انتہائی سخت لہجے میں کہا تو عمران نے اپنا ہاتھ آگے کیا اور دوسرے لمحے دھاگے میں بندھا ہوا انتہائی مکروہ کیڑا اس نے مادام شیری کی آنکھوں کے سامنے لہرانا شروع کر دیا۔ اس کیڑے کو دیکھتے ہی مادام شیری کا چہرہ یکلخت بدلنا شروع ہو گیا۔

"مجھے معلوم ہے مادام شیری کہ تم انتہائی نفیس خاتون ہو۔ تمہارے جسم سے اٹھنے والی آرڈن خوشبو ہی بتا رہی ہے کہ تمہارا ذوق کس قدر نفیس ہے لیکن یہ کیڑا میں تمہاری شرٹ کے کالر میں ڈالوں گا اور یہ تمہاری پشت پر رینگے گا تو تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ تشدد کسے کہتے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ نہیں۔ نہیں۔ اسے ہٹاؤ۔ اسے ہٹاؤ۔ اسے دیکھ

ہی نہیں سکتی۔ دور ہٹاؤ اسے"... مادام شیری نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

"آنکھیں بند کر لینے سے تم اسے اپنی پشت پر رینگنے سے نہ روک سکو گی۔ اور اب بتاؤ"... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی کے عقب میں آیا اور اس نے دوسرے ہاتھ سے اس کی شرٹ کے کالر کو کھینچا۔

"نہیں۔ نہیں۔ میں نہیں بتاؤں گی۔ پلیز ہٹاؤ اسے۔ مت کرو یہ حرکت۔ مجھے مار ڈالو۔ پلیز"... مادام شیری نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا کیونکہ اسے اپنے جسم پر اس کیڑے کے رینگنے کے تصور سے ہی لرزہ سا طاری ہو گیا تھا۔

"تمہیں بتانا پڑے گا مادام شیری۔ ورنہ یہ تو ایک کیڑا ہے میں گڑھ میں موجود ہزاروں حشرات الارض لا کر تمہارے جسم پر چھوڑ دوں گا"... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ نہیں۔ پلیز فار گاڈ سیک۔ پلیز"... مادام شیری نے پہلے سے زیادہ کانپتے ہوئے کہا۔

"میں صرف تین تک گنوں گا۔ اس کے بعد یہ کارروائی شروع ہو جائے گی اور جب تک یہ کیڑا تمہاری پشت کے درمیان تک پہنچے گا میں ایک سو اور کیڑے تمہارے جسم پر چھوڑ دوں گا۔ ایک"... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گنتی شروع کر دی۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ۔ میں بتاتی ہوں۔ ٹھیک ہے میں بتاتی ہوں۔ مجھ سے یہ برداشت نہیں ہو گا۔ رک جاؤ"... مادام شیری نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔

"بتاؤ ورنہ"... عمران نے کہا تو مادام شیری نے دونوں کی ٹرانسمیٹر فریکونسی بتا دیں۔

"کوئی کوڈ وغیرہ"... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ کوئی کوڈ نہیں ہے کیونکہ ان فریکونسیز کا علم صرف ٹاپ ایجنٹس کو ہی ہے"... مادام شیری نے جواب دیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ گڑھ کا کیڑا اٹھا کر واپس گڑھ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کیڑا گڑھ میں واپس پھینک کر اس کا ڈھکن بند کیا ہی تھا کہ اسے بلیک زیرو کے تیز تیز قدموں کی آواز سنائی دی۔

"عمران صاحب۔ میں نے آپ کو واپس آتے دیکھا تھا اس لئے میں ادھر ہی آیا ہوں"... بلیک زیرو نے قریب پہنچ کر کہا۔

"کیا بات ہے۔ کیوں تم پریشان ہو"... عمران نے چونک کر کہا۔

"چوہان کی کال آئی ہے کہ شیڈاگ کے ایجنٹوں نے گلستان کالونی کی کوٹھی نمبر آٹھ ... میں اڈا بنایا ہوا تھا اور سیکرٹ سروس کی تین ٹیموں نے علیحدہ علیحدہ اس اڈے کا سراغ لگا لیا۔ تنویر اور صالحہ کے ساتھ ساتھ نعمانی اور ... اور پھر صدیقی اور چوہان نے بھی اس کا سراغ لگا لیا۔ جب چوہان اور صدیقی وہاں پہنچے تو

www.urdufans.com [Scanned & PDF Copy by REII]

اس کوٹھی کی عقبی طرف تنویر اور نعمانی دونوں کی گاڑیاں موجود تھیں۔ چوہان، صدیقی کو باہر چھوڑ کر اندر گیا تو کوٹھی خالی تھی۔ چوہان فرنٹ گیٹ سے نکل کر عقبی طرف آیا تو اس نے دیکھا کہ اس کوٹھی کے ساتھ والی کوٹھی میں صدیقی کو بے ہوش کر کے لے جایا جا رہا تھا۔ اس سے چوہان سمجھ گیا کہ باقی ممبرز کو بھی وہیں لے جایا گیا ہو گا اور انہوں نے ڈاج دینے کے لئے اصل کوٹھی کے ساتھ والی کوٹھی میں اڈا بنایا ہے اور جو بھی وہاں چیکنگ کے لئے جاتا ہے اسے کسی جدید آلے کی مدد سے بے ہوش کر کے اندر لے جاتے ہیں۔ چوہان نے جولیا کو واچ ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دی ہے اور جولیا نے مجھ سے بات کی ہے۔ میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ وہ صفدر اور شکیل کو کال کر کے انہیں چوہان کی مدد کے لئے بھجوا دے لیکن میں پریشان اس لئے ہو گیا ہوں کہ اس مادام شیری نے یقیناً اپنے آدمیوں کو سیکرٹ سروس کے ممبرز کو دیکھتے ہی گولی مار دینے کا حکم دیا ہو گا اس لئے کہیں انہوں نے کوئی حرکت ہی نہ کر ڈالی ہو"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ ویری بیڈ۔ تمہارا خدشہ درست ہے۔ ٹھہرو میں اس مادام شیری سے بات کرتا ہوں"..... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا واپس بلیک روم کی طرف بڑھ گیا۔ مادام شیری آنکھیں بند کئے بیٹھی ہوئی تھی۔

"تمہارے آدمیوں کی ٹرانسمیٹر فریکونسی کیا ہے"..... عمران نے

کمرے میں داخل ہوتے ہی تیز لہجے میں پوچھا۔

"کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ سوری میں اب مزید کچھ نہیں بتاؤں گی"..... مادام شیری نے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

"یو نانسنس۔ جلدی بتاؤ ورنہ"..... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ بس میں نے جو کچھ بتانا تھا بتا دیا۔ میں اپنے آدمیوں کو ہلاک نہیں کرا سکتی۔ تم اب بے شک مجھ پر گٹر کے سارے کیڑے چھوڑ دو"..... مادام شیری نے کہا تو عمران بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس کی کرسی کی عقب میں آیا اور اس نے عقبی دیوار پر موجود سوئچ بورڈ پر ایک بٹن پریس کر دیا تو کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی مادام شیری کے جسم کے گرد موجود راڈز غائب ہو گئے اور مادام شیری بجلی کی سی تیزی سے اٹھی ہی تھی کہ عمران کا بازو اس کی طرف بڑھا اور دوسرے لمحے مادام شیری ہوا میں کسی گیند کی طرح بلند ہو کر قلابازی کھا کر چیختی ہوئی ایک دھماکے سے نیچے فرش پر جا گری۔ ایک لمحے کے لئے اس کا جسم تڑپا لیکن پھر اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہوتا چلا گیا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔ اس نے جھک کر ایک ہاتھ اس کے سر پر اور دوسرا اس کے کاندھے پر رکھ کر پہلے اس کے سر کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو مادام شیری کا انتہائی تیزی سے مسخ ہوتا ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے اسی طرح جھکے جھکے انداز میں اس کی ناک اور منہ

دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد مادام شیری کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران سیدھا ہو گیا اور اس نے اپنا پیر مادام شیری کی گردن کے ساتھ لگا کر رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد مادام شیری کو ہوش آیا تو عمران نے پیر اس کی گردن پر رکھ کر اسے گھما دیا تو مادام شیری کا ہوش میں آکر اٹھتا ہوا جسم یکلخت ایک جھٹکے سے نیچے گرا اور اس کا چہرہ یکلخت مسخ ہونے لگ گیا۔ اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگی تھیں۔ عمران نے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑ دیا۔

"بتاؤ کیا فریکونسی ہے تمہارے آدمیوں کی۔ بولو"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور پیر کو واپس موڑ دیا۔

"بب۔ بب۔ بتاتی ہوں۔ رکو۔ رکو۔ یہ خوفناک عذاب ہے۔ رکو"۔ مادام شیری نے رک رک کر بولتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کے گلے میں پھنسے ہوئے الفاظ بڑی مشکل سے باہر نکل رہے ہوں۔

"بتاؤ"۔ عمران نے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑتے ہوئے کہا تو مادام شیری نے فریکونسی بتا دی۔

"کون اٹنڈ کرتا ہے وہاں تمہاری کال"۔ عمران نے پوچھا۔

"آسکر۔ اب آسکر انچارج ہے"۔ مادام شیری نے جواب دیا۔

"کوئی کوڈ"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ کوئی کوڈ نہیں ہے"۔۔۔ مادام شیری نے کہا تو عمران

نے پیر ہٹایا اور دوسرے لمحے اس نے جھک کر مادام شیری کو بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر کھڑا کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا دوسرا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور مادام شیری کی کنپٹی پر پڑنے والی مڑی ہوئی انگلی کی بھرپور ضرب نے نہ صرف مادام شیری کو کربناک انداز میں چیخنے پر مجبور کر دیا بلکہ اس کا جسم بھی ڈھیلا پڑ گیا تھا۔ اس کی آنکھیں بھی بند ہو گئی تھیں۔ عمران نے اسے اٹھا کر کرسی پر پھینکا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ آپریشن روم میں پہنچ گیا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور اس پر مادام شیری کی بتائی ہوئی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ مادام شیری کالنگ۔ اوور"۔۔۔ عمران نے مادام شیری کی آواز اور لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ آسکر بول رہا ہوں۔ اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"آسکر۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔ اوور"۔ عمران نے پوچھا۔

"مادام۔ ایک عورت سمیت سات افراد ہمارے قبضے میں آچکے ہیں۔ ہمیں آپ کی طرف سے کال کا شدت سے انتظار تھا کیونکہ آپ ہماری کال اٹنڈ نہ کر رہی تھیں۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران کے ساتھ ساتھ میز کی دوسری طرف بیٹھا ہوا بلیک زیرو بھی

www.urdufans.com Scanned & PDF Copy by Arif

بے اختیار چونک پڑا۔

"سات افراد۔ لیکن مجھے تو اطلاع ملی تھی کہ تم نے ایک عورت سمیت چار مردوں کو پکڑا ہے۔ اوور"۔۔۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یس مادام۔ پہلے ایسا ہی تھا لیکن آپ کی کال آنے سے چند لمحے پہلے تین مزید افراد کو پکڑ لیا گیا ہے۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا یہ لوگ ابھی زندہ ہیں۔ اوور"۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"یس مادام۔ آپ نے تو حکم دیا تھا کہ انہیں دیکھتے ہی گولی مار دی جائے لیکن میں نے انہیں اس لئے زندہ رکھا ہے کہ آپ ان سے ان کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات آسانی سے حاصل کر لیں گی لیکن آپ سے رابطہ ہی نہ ہو رہا تھا۔ اب آپ جیسے حکم دیں حکم کی تعمیل ہو گی۔ اوور"۔۔۔ آسکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیسے پکڑا ہے انہیں اور تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبرز ہیں۔ اوور"۔۔۔ عمران نے اس بار قدرے اطمینان بھرے لہجے میں پوچھا کیونکہ بہرحال اسے یہ معلوم ہو گیا تھا کہ وہ سب زندہ ہیں اور پھر دوسری طرف سے آسکر نے تفصیل بتانی شروع کر دی کہ کس طرح اصل کوٹھی میں ایک عورت اور ایک مرد اندر کودے اور پھر انہیں بے ہوش کر دیا گیا۔ پھر یہ طے ہوا کہ

ملحقہ کوٹھی میں شفٹ ہو جایا جائے اور پھر کسی طرح دو دو کی ٹولیوں میں یہ لوگ آئے اور انہیں کور کیا گیا اور آخر میں تین افراد کو لانگ رینج ٹی ایکس کی مدد سے ٹریس کر کے کور کیا گیا۔

"اوکے۔ تم انہیں ابھی زندہ رکھو۔ میں خود آ کر ان سے پوچھ گچھ کروں گی۔ اوور"۔۔۔ عمران نے مادام شیری کی آواز میں کہا۔

"یس مادام۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے آسکر نے کہا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"تم اس مادام شیری کو دوبارہ راڈز میں جکڑ دو۔ میں خود وہاں جا رہا ہوں"۔۔۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس اس کی جگہ رکھتے ہوئے کہا۔

"ابھی اس سے معلومات حاصل کرنی ہیں کیا"۔۔۔ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ مجھے اس کے سیکشن ہیڈ کوارٹر اور مین ہیڈ کوارٹر کی لوکیشنز تو معلوم ہو گئی ہیں لیکن جب تک یہ کنفرم نہ ہو جائیں اسے زندہ رہنا چاہئے"۔۔۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا آپریشن روم کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

www.urdufans.com Scanned & PDF Copy by RFI

صفدر اور کیپٹن شکیل نے کار کوٹھی سے کچھ دور روکی اور پھر وہ دونوں ہی نیچے اتر آئے۔ جولیا نے انہیں چوہان سے ملی ہوئی تفصیل بتا دی تھی اس لئے انہوں نے چوہان کی بتائی ہوئی جگہ پر ہی کار روکی تھی اور پھر وہ جیسے ہی کار سے نیچے اترے ایک طرف سے چوہان تیز تیز قدم اٹھاتا ان کے قریب پہنچ گیا۔

"یہ سب کیا ہو گیا ہے چوہان۔ کیسے ہو گیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"یہ لوگ انتہائی جدید ترین آلات استعمال کر رہے ہیں صفدر اس لئے ہمیں بھی انتہائی محتاط رہنا ہو گا"۔ چوہان نے مختصر طور پر ایک بار پھر تفصیل دوہرانے کے بعد کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن بہرحال ہمیں اندر تو جانا ہی ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ بجائے خود اندر جانے کے ہم دوسرے ساتھیوں کی طرح بے ہوش ہو کر اندر پہنچیں اور پھر کارروائی کریں۔ اس طرح خاصی سہولت ہو جائے گی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"سہولت کیا ہو گی ہمیں۔ ہوش میں آئیں گے تو کارروائی کریں گے"...... چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کی فکر مت کرو۔ اس کا انتظام میرے پاس ہے"۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے"...... صفدر اور چوہان دونوں نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو کیپٹن شکیل مڑا۔ اس نے کار کا عقبی دروازہ کھولا اور پچھلی سیٹ اٹھا کر اس کے نیچے موجود باکس نما خانے کا ڈھکن کھولا اور اندر سے ایک چھوٹی سی شیشی نکال کر اس نے ڈھکن بند کیا اور پچھلی سیٹ پہلے کی طرح ایڈجسٹ کر دی اور پھر سیدھا ہو کر اس نے کار کا دروازہ بند کر دیا۔

"یہ دیکھو اس شیشی میں جو گولیاں ہیں اگر یہ دو گولیاں کھا لی جائیں تو جسم میں ان کا اثر ایک گھنٹے تک رہتا ہے اور اس ایک گھنٹے میں چاہے کتنی زوداثر بے ہوش کر دینے والی گیس یا انجیکٹ کی جائے اس کا اثر نہیں ہوتا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ یہ تو تم نے بڑی خاص چیز حاصل کی"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

Scanned & PDF Copy by RFI]

"ہاں ۔ میں اپنی کار میں ایسی تمام چیزیں رکھتا ہوں" ... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو اوکے ۔ پھر تو کام بن گیا۔ اب ہمیں صرف بے ہوش ہونے کی اداکاری ہی کرنا ہو گی" ... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر شیشی کا ڈھکن ہٹا کر اس نے دو گولیاں صفدر اور دو گولیاں چوہان کو دیں اور دو گولیاں اپنے منہ میں ڈال کر اس نے شیشی کا ڈھکن بند کر دیا اور مڑ کر اس نے ایک بار پھر کار کا عقبی دروازہ کھولا اور سیٹ اٹھا کر باکس کھولا اور شیشی اندر رکھ کر اسے دوبارہ بند کر دیا۔ اس کے بعد اس نے کار کو باقاعدہ لاک کر دیا۔

"آؤ ہمیں اسی انداز میں اس طرف جانا ہے تاکہ وہ لوگ مطمئن ہو سکیں" ... صفدر نے کہا اور ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ کوٹھی نمبر آٹھ کی سائیڈ روڈ سے گزر کر اس کے عقب میں پہنچے تو وہاں تین کاریں موجود تھیں۔ تنویر، صدیقی اور نعمانی تینوں کی کاریں۔ وہ آہستہ آہستہ دیوار کے ساتھ ساتھ آگے بڑھ رہے تھے کہ اچانک سائیں کی تیز آواز کے ساتھ ہی کوئی چیز ان کے پیروں میں گر کر پھٹی اور اس کے ساتھ ہی صفدر کو ایسے محسوس ہوا جیسے اس کے جسم کو کسی نے تیزی سے گھومتے ہوئے پنکھے کے ساتھ باندھ دیا ہو اور چند لمحوں بعد اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر جس طرح تاریکی میں ہلکی ہلکی روشنی نمودار ہوتی ہے اسی طرح اس

کے ذہن میں یہ روشنی پھیلتی چلی گئی اور پھر اس کی آنکھیں کھلیں تو وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں خیال آیا کہ کیپٹن شکیل کی دی ہوئی دوا کھا لینے کے باوجود وہ بے ہوش ہو گئے تھے۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو اس کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی کیونکہ اس کے ساتھ ہی فرش پر پڑے ہوئے کیپٹن شکیل اور چوہان دونوں کے جسموں میں بھی حرکت کے تاثرات واضح نظر آ رہے تھے۔ اس نے دیکھا کہ صالحہ، تنویر، نعمانی اور صدیقی بھی اسی کمرے میں فرش پر پڑے ہوئے تھے لیکن ان کے جسم مکمل طور پر بے حس و حرکت تھے۔ کمرے میں کسی قسم کا کوئی فرنیچر نہ تھا اور کمرے کا اکلوتا دروازہ بند تھا۔ صفدر تیزی سے اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر اس نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی لیکن دروازہ دوسری طرف سے بند تھا۔ اسی لمحے اسے کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے مڑا تو اس نے کیپٹن شکیل کو اٹھ کر بیٹھتے ہوئے دیکھا۔

"یہ ۔ یہ کیا ہوا ہے ۔ ہم بے ہوش کیسے ہو گئے" ...... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"گیس شاید ہماری توقع سے زیادہ طاقتور تھی لیکن بہرحال گولیوں کی وجہ سے ہمیں جلدی ہوش آ گیا ہے" ... صفدر نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد چوہان بھی ہوش میں آ گیا۔

"دروازہ باہر سے بند ہے"۔۔ صفدر نے کہا۔

"نجانے ان لوگوں نے ہمیں صرف بے ہوش کرنے تک ہی کیوں اپنے آپ کو محدود رکھا ہے۔ جس انداز میں ہم ان کے ہاتھ لگے ہیں۔ ہمیں تو گولیوں سے اڑا دینا چاہئے تھا" چوہان نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اچانک دروازے کی دوسری طرف قدموں کی آواز سنائی دی تو وہ تینوں بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی دونوں سائیڈوں پر دیوار سے پشت لگا کر کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور مشین گنوں سے مسلح دو آدمی تیزی سے اندر داخل ہوئے ہی تھے کہ صفدر اور چوہان بجلی کی سی تیزی سے جھپٹ پڑے جبکہ کیپٹن شکیل تیزی سے مڑ کر دروازے سے دوسری طرف آگیا۔ کمرے کے باہر راہداری تھی۔ وہ راہداری میں آگے بڑھا ہی تھا کہ اس نے سائیڈ پر ایک کمرے کے کھلے ہوئے دروازے سے باتوں کی آوازیں سنیں۔

"مادام آرہی ہے اس لئے جلدی سے انتظامات کرا لو" ایک آدمی کہہ رہا تھا۔

"کیسے انتظامات"۔۔۔ دوسری آواز سنائی دی۔

"بیرونی نگرانی کے۔ مجھے خدشہ ہے کہ سیکرٹ سروس کے ابھی مزید لوگ بھی آئیں گے۔ نجانے انہیں اس اڈے کا کیسے پتہ چل گیا ہے"۔۔۔ پہلی آواز نے کہا تو کیپٹن شکیل سمجھ گیا کہ کمرے میں دو ہی آدمی ہیں۔ کیپٹن شکیل خالی ہاتھ تھا۔ اس نے راستے میں اپنی جیبیں چیک کر لی تھیں اسلحہ پہلے ہی نکال لیا گیا تھا لیکن کیپٹن شکیل خالی ہاتھ ہی آگے بڑھا اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر کمرے میں داخل ہوا تھا تو اس نے دو آدمیوں کو کرسیوں پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔

"ارے تم۔ تم" دونوں نے بجلی کی سی تیزی سے اٹھتے ہوئے کہا لیکن کیپٹن شکیل نے کسی بھوکے عقاب کی طرح ان پر چھلانگ لگا دی اور وہ ان دونوں کو ہی رگیدتا ہوا فرش پر ان کے اوپر گرا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے قلابازی کھا کر سیدھا ہو گیا لیکن اب اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا جو اس نے ان پر گرتے ہوئے اور قلابازی کھا کر سیدھا ہوتے ہوئے ایک آدمی کی سائیڈ جیب سے اچک لیا تھا۔ وہ دونوں بھی نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھے تھے لیکن کیپٹن شکیل نے ٹریگر دبا دیا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی مخصوص آواز کے ساتھ ہی وہ دونوں نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔ اسی لمحے باہر سے بھی گولیاں چلنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو کیپٹن شکیل مشین پسٹل اٹھائے دروازے کی طرف بڑھا اور پھر ابھی وہ راہداری کے درمیان میں پہنچا ہی تھا کہ وہ بے اختیار ٹھٹک کر رک گیا۔

"صفدر میں کیپٹن شکیل بول رہا ہوں" کیپٹن شکیل نے اونچی آواز میں کہا کیونکہ اس نے صفدر کی جھلک دیکھ لی تھی جو ایک ستون کے پیچھے چھپ گیا تھا۔

"اوہ۔ تم ہو۔ آجاؤ ادھر میں نے چار آدمیوں کو ختم کر دیا ہے"۔

www.urdufans.com scanned & PDF Copy by

صفدر نے ستون کی اوٹ سے باہر آتے ہوئے کہا اور اسی لمحے دوسری سائیڈ سے ایک بار پھر مشین گن چلنے کی آوازیں سنائی دیں تو صفدر اور کیپٹن شکیل تیزی سے دوسری طرف بڑھ گئے لیکن راہداری کا موڑ مڑتے ہی چوہان ایک کمرے سے نکلتا ہوا دکھائی دیا۔

"یہاں دو آدمی تھے اور مشینیں بھی نصب ہیں۔ میں نے دونوں کا خاتمہ کر دیا ہے"۔ چوہان نے کہا۔

"اور چیکنگ کر لو"۔ صفدر نے کہا اور وہ تیزی سے سر ہلاتے ہوئے علیحدہ علیحدہ کوٹھی کی سائیڈوں اور کمروں کی طرف بڑھ گئے لیکن کوٹھی میں اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔

"اب ہمیں اپنے ساتھیوں کو ہوش میں لانا ہوگا"۔ صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے ان مشینوں کو چیک کر لیا جائے۔ خاصی عجیب قسم کی مشینیں ہیں اور ہاں۔ ایک مشین تو ایسی ہے جس کی سکرین پر اس کوٹھی کے چاروں طرف کے بیرونی مناظر علیحدہ علیحدہ نظر آ رہے ہیں"۔ چوہان نے کہا۔

"او آؤ۔ ایسا نہ ہو کہ اچانک کوئی آ جائے"۔ صفدر نے کہا۔

"تم دونوں جاؤ میں یہیں رکتا ہوں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا اور صفدر اور چوہان سر ہلاتے ہوئے تیزی سے مڑے اور اس کمرے کی طرف بڑھتے چلے گئے جس میں چوہان نے مشینری کی بابت بتایا تھا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا اور اس میں دیوار کے ساتھ دو بڑی بڑی

مشینیں نصب تھیں جبکہ ایک مستطیل شکل کی مشین ایک میز پر رکھی ہوئی تھی جس کے سامنے کرسی تھی لیکن کرسی اب فرش پر گری ہوئی تھی اور کرسی کے ساتھ ہی فرش پر ایک آدمی کی لاش پڑی ہوئی تھی جبکہ دوسری لاش دروازے کے قریب پڑی ہوئی تھی۔ صفدر سمجھ گیا کہ ان دونوں کا خاتمہ چوہان نے کیا ہوگا۔

"یہ میز پر موجود مشین پر بیرونی مناظر نظر آ رہے ہیں"۔ چوہان نے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا اس مشین کی طرف بڑھا تو دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ ایک منظر میں جو کوٹھی کا فرنٹ کا منظر تھا، ایک کار ابھی آ کر رکی تھی اور پھر اس کار کو دیکھتے ہی صفدر اچھلا تھا کیونکہ یہ کار عمران کی تھی۔

"اوہ عمران صاحب بھی آ گئے ہیں"۔ چوہان نے کہا کیونکہ عمران اب کار سے اتر کر کوٹھی کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"تم باہر جا کر عمران صاحب کو لے آؤ ورنہ وہ خواہ مخواہ کی اچھل کود کرتے رہیں گے"۔ صفدر نے کہا تو چوہان نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے دوڑتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر نے کوٹھی کا گیٹ کھلتے اور چوہان اور کیپٹن شکیل دونوں کو کوٹھی سے باہر نکل کر ہاتھ ہلاتے دیکھا اور اس کے ساتھ ہی عمران بے اختیار چونک پڑا تھا۔ صفدر مسکرا دیا۔ بہرحال وہ اب سمجھ گیا تھا کہ سارے ساتھی اس مشین کی وجہ سے نظروں میں آئے ہوں گے۔ اس لحاظ سے تو یہ خاصی کام کی مشین تھی۔ پھر اس

www.urdu[illegible]s.com/scanned & PDF COPY

کوٹھی کے گیٹ کی طرف بڑھتا دکھائی دیا اور تھوڑی دیر بعد عمران، چوہان اور کیپٹن شکیل کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا۔

"ارے تم تو سب ٹھیک ٹھاک ہو۔ میں خواہ مخواہ سارے راستے خوش ہوتا رہا"...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔

"خوش ہوتے رہے۔ کیا مطلب"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چیف نے مجھے بتایا کہ ساری ٹیم پکڑی گئی ہے اور ہو سکتا ہے کہ انہیں ہلاک کر دیا گیا ہو اس لئے میں یہاں چیک کروں۔ میں نے سوچا کہ چلو اچھی موت نصیب ہوئی ساتھیوں کو اور اچھی موت تو ظاہر ہے خوش نصیبوں کو ہی ملتی ہے اور جس کے دوست خوش نصیب ہوں اسے خوش تو بہرحال ہونا ہی چاہئے"...... عمران نے آگے بڑھ کر وہاں موجود مشینری کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اچھی موت۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات"۔ صفدر کے لہجے میں حقیقی حیرت تھی۔

"شیڈاگ بہرحال شی تو ہے اور شی یا اس کے آدمیوں کے ہاتھوں مرنے والے شہید حسن بہرحال کہلا سکتے ہیں۔ تو کیا یہ اچھی موت نہیں ہے"...... عمران نے کہا اور اس بار صفدر کے ساتھ ساتھ چوہان بھی ہنس پڑا جبکہ کیپٹن شکیل کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی تھی۔

"خاصی جدید مشینیں ہیں"...... عمران نے مشینری کو دیکھتے

ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"باقی ساتھی کہاں ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ ادھر کمرے میں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"اوہ۔ انہیں ہوش میں لے آنا پڑے گا۔ اتنی دیر بے ہوش رہنے سے ذہن پر بھی اثر پڑ سکتا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ صالحہ کے ذہن پر کوئی اثر پڑ جائے"...... عمران نے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

www.urdufans.com [scanned & PDF Copy by RFI]

مادام شیری کو ہوش آیا تو پہلے تو چند لمحوں تک اس کی آنکھوں کے سامنے دھند سی چھائی رہی لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور بیدار ہوتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں اس تکلیف کا تاثر ابھر آیا جو عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے پہنچائی تھی۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ وہ پہلے کی طرح کرسی پر راڈز میں جکڑی ہوئی بیٹھی تھی۔ کمرے میں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ اسے یاد تھا کہ عمران نے اسے انتہائی خوفناک تکلیف پہنچاتے ہوئے اس سے آسکر کی ٹرانسمیٹر فریکونسی پوچھی تھی اور ایسا کرتے ہوئے عمران کا رویہ پہلے سے یکسر بدل گیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ آسکر نے یقیناً کوئی ایسا کام کر دکھایا ہے جس سے یہ عمران پاگل سا ہو رہا تھا۔ اسے یہ بھی یاد تھا کہ عمران نے کرسی کے عقب میں دیوار پر موجود

کوئی بٹن پریس کیا تھا تو اس کے جسم کے گرد راڈز غائب ہو گئے تھے۔ اس نے بٹن دبنے کی مخصوص آواز سنی تھی۔ مادام شیری نے گردن کو پیچھے کی طرف ممکن حد تک جھکا کر دیکھا تو واقعی کرسی کے عقب میں دیوار پر سوئچ پینل موجود تھا جس کے درمیان ایک سرخ رنگ کا بڑا سا بٹن بھی موجود تھا۔

"مجھے یہاں سے نکلنا چاہئے ہر صورت میں اور ہر قیمت پر"۔ مادام شیری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے اب صرف وہ نظروں کی مدد سے تو اس بٹن کو پریس نہ کر سکتی تھی۔ وہ سوچنے لگی کہ آخر کس طرح اپنے جسم کے گرد موجود راڈز کو ہٹا سکتی ہے لیکن باوجود ذہن پر زور دینے کے اسے کوئی ترکیب سمجھ میں نہ آ رہی تھی لیکن وہ اپنے ذہن پر زور دیتی رہی اور پھر اچانک اس کے ذہن پر برق کے کوندے کی طرح ایک خیال ابھرا اور وہ بے اختیار چونک پڑی۔ اس نے سانس اندر کی طرف کر کے اپنے جسم کو سکیڑا تو اسے محسوس ہوا کہ راڈز اور اس کے جسم کے درمیان کسی حد تک خلا پیدا ہو گیا ہے اور وہ اگر کوشش کرے تو اس خلا سے کھسک کر راڈز کی گرفت سے آزاد ہو سکتی ہے۔ چنانچہ اس نے سانس کو اور زیادہ اندر کی طرف کھینچا اور اپنے جسم کو مخصوص انداز میں اور زیادہ سکیڑ کر اس نے اوپر کی طرف کھسکنا شروع کر دیا۔ یہ اچھا تھا کہ اس کی پنڈلیاں راڈز کی گرفت سے آزاد تھیں اور پھر اس کے پیروں میں جوتیاں بھی موجود نہ تھیں ورنہ ظاہر ہے یہ جوتیاں راڈز میں اٹک سکتی تھیں۔ وہ

مسلسل کوشش کرتی رہی۔ گو اس کے اوپر کی طرف اٹھنے کی رفتار خاصی سست تھی لیکن بہرحال اس کا جسم اوپر کی طرف اٹھتا چلا جا رہا تھا اور جیسے جیسے وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتی جا رہی تھی ویسے ہی اس کی کوشش تیز ہوتی جا رہی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کے پیر سیٹ پر پہنچ گئے اور اس کا جسم اوپر کو اٹھ آیا۔ اب اس کے بازو بھی آزاد ہو چکے تھے اس لئے اس نے دونوں ہاتھوں کو راڈز پر رکھا اور ایک جھٹکے سے اس نے اپنے جسم کو اوپر کی طرف اچھالا تو دوسرے لمحے وہ قلابازی کھا کر فرش پر کھڑی تھی۔ وہ بہرحال راڈز کی گرفت سے آزاد ہو چکی تھی لیکن اب اصل مرحلہ یہاں سے باہر جانے کا تھا اور اسے معلوم تھا کہ یہ مرحلہ ان راڈز کی گرفت سے بھی زیادہ مشکل ہے لیکن وہ بہرحال مایوس نہ تھی۔ وہ دروازے کی طرف بڑھی۔ اس نے دروازے کو کھولا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ اسے بند نہ کیا گیا تھا۔ ظاہر ہے جب وہ راڈز میں جکڑی ہوئی اور بے ہوش تھی تو دروازہ لاک کرنے کی کسی کو کیا ضرورت تھی۔ اس نے دروازہ کھول کر باہر کی طرف جھانکا تو باہر ایک راہداری تھی اور پھر وہ اس راہداری میں نکل کر آہستہ آہستہ چلتی ہوئی راہداری کے دوسرے سرے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ راہدری کے آخر میں ایک اور دروازہ تھا۔ چند لمحوں تک تو وہ دروازے کے ساتھ کان لگائے دوسری طرف سے آہٹ سنتی رہی لیکن دوسری طرف مکمل خاموشی تھی۔ اس نے آہستہ سے دروازے کو کھولا اور دوسری طرف جھانکا تو یہ وہی کمرہ تھا

جس میں اس کی پہلے آدمی کے ساتھ لڑائی ہوئی تھی۔ اس وقت کمرہ خالی تھا۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ مادام شیری تیزی سے کمرے میں آئی اور پھر اس دروازے کی طرف بڑھ گئی جہاں سے وہ برآمدے سے ہوتی ہوئی اندر داخل ہوئی تھی۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ ننگے پیر ہونے کی وجہ سے اس کے قدموں کی چاپ بھی سنائی نہ دے رہی تھی اور ویسے بھی وہ چونکہ انتہائی محتاط تھی اس لئے پنجوں کے بل دوڑتی ہوئی وہ اس دروازے سے نکل کر برآمدے میں آئی اور پھر تیزی سے برآمدہ کراس کر کے وہ سائیڈ دیوار کے ساتھ ساتھ دوڑتی ہوئی پھاٹک کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ چونکہ اس کمرے میں وہ آدمی موجود نہ تھا اس لئے مادام شیری کا خیال تھا کہ وہ اس پر کوئی حربہ استعمال نہیں کر سکے گا اور ایسا ہی ہوا اور وہ پھاٹک تک پہنچ گئی اور کسی نے اسے نہ چیک کیا اور نہ ہی روکا۔ اس نے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کی کنڈی کھولی اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر باہر سڑک پر آ گئی۔ اس نے آہستہ سے کھڑکی بند کی اور پھر دوڑتی ہوئی وہ سڑک کراس کر کے دوسری طرف آ گئی۔ اس کے پیروں میں جوتی تک نہ تھی اور اس حالت میں وہ خود بھی اپنے آپ کو عجیب سا محسوس کر رہی تھی لیکن اس وقت مسئلہ اس کی زندگی کا تھا اس لئے اس نے اس کی پرواہ نہ کی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس سائیڈ روڈ پر پہنچ گئی جہاں اس کی کار موجود تھی۔ دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑی کہ کار کے دروازے کھلے ہوئے تھے۔ اس نے اندر جھانکا تو اسے احساس ہو گیا کہ کسی

نے کار کی تلاشی لی ہے کیونکہ سیٹیں اپنی جگہوں پر ایڈجسٹ نہ تھیں۔ ڈیش بورڈ بھی کھلا ہوا تھا لیکن بہرحال کار موجود تھی اور کار کے اندر اور ارد گرد کوئی آدمی موجود نہ تھا اس لئے وہ تیزی سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ چابیاں تو ظاہر ہے اس کی جیب میں نہ تھیں لیکن اس نے بجلی کی سی تیزی سے اگنیشن کے نیچے انگلیاں ڈال کر دو تاریں باہر کھینچیں اور پھر ان کو توڑ کر اس نے انہیں جب آپس میں ملایا تو کار سٹارٹ ہو گئی۔ اس نے دروازے بند کئے اور کار کو خاصی تیز رفتاری سے بیک کر کے وہ سڑک پر لے آئی اور دوسرے لمحے وہ کار کو انتہائی تیز رفتاری سے دوڑاتی ہوئی اس کوٹھی کی طرف بڑھتی چلی گئی جہاں سے وہ اس عمارت کو تباہ کرنے کے لئے مارٹن کے ساتھ نکلی تھی۔ کوٹھی میں پہنچ کر وہ دوڑتی ہوئی اندرونی کمرے میں پہنچی اور اس نے سب سے پہلے ایک الماری میں سے اپنا بیگ باہر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر اس نے اسے کھولا اور اندر سے ایک چھوٹا سا باکس نکال کر اس نے اس کی سائیڈ پر موجود ایک بٹن کو دوبارہ دبایا تو باکس میں سے تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔

"ہیلو ہیلو۔ مادام شیری کالنگ۔ اوور"...... مادام شیری نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ جم اسکاٹ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد اسے ایشیا سیکشن کے چیف جم اسکاٹ کی آواز سنائی دی۔

"چیف۔ میں آپ کو ایک اہم رپورٹ دینا چاہتی ہوں۔ اوور"۔

مادام شیری نے کہا اور پھر اس نے مارٹن کے ساتھ اس عمارت میں جانے اور پھر وہاں سے نکل کر یہاں تک پہنچنے کی ساری تفصیل بتا دی حتیٰ کہ اس نے عمران کے زندہ ہونے اور اس کے فریکونسیاں پوچھنے والی ساری تفصیل بھی بتا دی۔

"عمران زندہ ہے۔ حیرت ہے۔ کاسانی ریز کے فائر کے باوجود زندہ ہے۔ اوور"...... چیف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں چیف۔ مجھے خود یقین نہیں آ رہا تھا لیکن بہرحال وہ زندہ ہے۔ اوور"...... مادام شیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور اس نے تم سے میری اور ہیڈ کوارٹر کی فریکونسیاں بھی معلوم کر لی ہیں۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ میں یہی اطلاع آپ کو دینا چاہتی تھی۔ میں مجبور ہو گئی تھی اور چونکہ میں نے سوچا کہ فریکونسیاں بتانے سے بہرحال محل وقوع تو نہیں معلوم ہو سکتا اور وہ زیادہ سے زیادہ آپ سے بات کرے گا اس لئے میں نے بتا دیں۔ اوور"...... مادام شیری نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم ابھی تک اس مشن میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ اوور"...... چیف نے تیز لہجے میں کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں چیف۔ میرے آدمیوں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کئی ممبرز کو پکڑ کر ہلاک کر دیا ہے۔ ان کا ہیڈ کوارٹر اب میں اچھی طرح دیکھ چکی ہوں اور مجھے یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ عمران بھی زندہ ہے اس لئے اب میں پوری قوت سے

عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرا جاؤں گی۔ شیری کبھی ناکام نہیں ہو سکتی۔ ناکامی کا لفظ میری ڈکشنری میں موجود ہی نہیں ہے۔ اوور"...... مادام شیری نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"گڈ۔ تم واقعی بہادر اور دلیر ہو۔ تم نے اس ہیڈ کوارٹر سے زندہ سلامت باہر آکر اپنی صلاحیتوں کا اچھا مظاہرہ کیا ہے شیری۔ اب تم زیادہ تیز رفتاری سے کام کرو۔ مجھے جلد از جلد تمہاری طرف سے کامیابی کی خبر چاہئے کیونکہ میں اس کے بعد وار ہیڈز والے مشن کو مکمل کرنا چاہتا ہوں تاکہ چیف کو اس کی اطلاع دے سکوں۔ اوور"۔ سرچیف نے کہا۔

"ہو سکتا ہے چیف کہ وہ عمران سرچیف کو کال کر کے سب بتا دے۔ اوور"...... مادام شیری نے ایک خیال کے تحت کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ سرچیف اس طرح کسی سے بات نہیں کرتا۔ اوور"۔ چیف نے کہا۔

"اوکے چیف۔ اوور اینڈ آل"...... مادام شیری نے مطمئن لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اس پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر تیزی سے اسے آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ مادام شیری کالنگ آسکر۔ اوور"...... مادام شیری نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی تو مادام شیری بے اختیار چونک پڑی کیونکہ آواز اجنبی تھی۔

"کون بول رہا ہے۔ اوور"...... مادام شیری نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"مارٹی بول رہا ہوں مادام۔ اوور"...... اسی اجنبی آواز نے جواب دیا۔

"مارٹی۔ کون مارٹی۔ آسکر کہاں ہے۔ دوسرے ساتھی کہاں ہیں۔ اوور"...... مادام شیری کے لہجے میں انتہائی حیرت تھی۔

"میں آسکر صاحب کا مقامی ملازم ہوں مادام۔ آسکر صاحب نے میری خدمات حاصل کی ہیں تاکہ میں گھر کے کام کر سکوں۔ آسکر صاحب اپنے ساتھیوں کے ساتھ کہیں گئے ہوئے ہیں۔ اس وقت میں اکیلا ہوں مادام۔ مجھے آسکر صاحب نے کہا تھا کہ اگر آپ کی کال آئے تو میں کال اٹنڈ کر کے آپ کو بتا دوں کہ وہ سب ایک انتہائی اہم ضروری کام پر جا رہے ہیں۔ واپسی پر وہ خود آپ کو کال کر لیں گے۔ اوور"...... مارٹی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کب گئے ہیں۔ اوور"...... مادام شیری نے اس بار قدرے مطمئن لہجے میں کہا۔

"دو گھنٹے تو ہو گئے ہوں گے مادام۔ اوور"...... مارٹی نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ جب آسکر واپس آئے تو اسے کہنا کہ مجھے فوراً کال کرے۔ میں سپیشل پوائنٹ پر موجود ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... مادام شیری نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

www.urdufans.com Scanned & PDF Copy by

"آسکر آجائے تو پھر اسے بلا کر کوئی خصوصی منصوبہ بندی کرنا پڑے گی"...... مادام شیری نے کہا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی تاکہ لباس تبدیل کرنے کے ساتھ ساتھ دوسرے جوتے بھی پہن سکے اور میک اپ بھی کر لے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جیسے ہی اس عمارت سے اس کی گمشدگی کا پتہ چلے گا وہ اسے پورے دارالحکومت میں پاگلوں کی طرح تلاش کریں گے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت مشین روم میں موجود تھا۔ وہ ان مشینوں کا جائزہ لینے میں مصروف تھا جو بند تھیں کہ اچانک نگرانی کرنے والی مشین میں تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"یہ تو ٹرانسمیٹر کال جیسی آواز ہے"۔ صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے اس مشین کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ مادام شیری کالنگ۔ اوور"...... مشین میں سے مادام شیری کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ مادام شیری کو تو وہ دانش منزل میں بے ہوشی کے عالم میں چھوڑ آیا تھا اور بلیک زیرو کو کہہ آیا تھا کہ وہ اسے دوبارہ کرسی پر راڈز میں جکڑ دے تو پھر یہ مادام

www.urdufans.com [scanned & PDF Copy by REHAN

شیری کی کال۔

"یس۔ اوور"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے ایک بٹن آن کرتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ مسئلہ یہ تھا کہ یہاں کے کسی آدمی کی اس نے آواز نہ سنی تھی اس لئے وہ اس آدمی کی آواز کی نقل بھی نہ کر سکتا تھا اس بجائے اس نے صرف یس کہنے پر ہی اکتفا کیا تھا۔

"کون بول رہا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے مادام شیری کی انتہائی تیز اور تحکمانہ آواز سنائی دی۔

"مارٹی بول رہا ہوں مادام۔ اوور"...... اس بار عمران نے کہا کیونکہ ظاہر ہے اب وہ خاموش نہ رہ سکتا تھا۔

"مارٹی۔ کون مارٹی۔ آسکر کہاں ہے۔ دوسرے ساتھی کہاں ہیں۔ اوور"...... مادام شیری کے لہجے میں حیرت تھی تو عمران نے اسے کہانی سنانی شروع کر دی کہ وہ آسکر کا مقامی ملازم ہے اور آسکر اپنے ساتھیوں سمیت باہر گیا ہوا ہے۔

"کب گئے ہیں۔ اوور"...... مادام شیری نے کہا لیکن اس بار اس کے لہجے میں اطمینان تھا تو عمران کا ستا ہوا چہرہ بھی نارمل ہو گیا کیونکہ مادام شیری کا لہجہ بتا رہا تھا کہ عمران کی کہانی کامیاب رہی ہے اور وہ مطمئن ہو گئی ہے۔

"دو گھنٹے تو ہو گئے ہوں گے۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ جب آسکر واپس آئے تو اسے کہنا کہ مجھے فوراً کال کرے۔ میں سپیشل پوائنٹ پر موجود ہوں۔ اوور اینڈ آل"۔ دوسری

طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ وہ اس فریکونسی کو چیک کرنا چاہتا تھا جہاں سے مادام شیری کال کر رہی تھی لیکن مشین میں ایسا کوئی سسٹم نہ تھا اس لئے اس نے چند لمحوں بعد ایک طویل سانس لیتے ہوئے مشین کے وہ بٹن آف کر دیئے۔

"یہ مادام شیری شاید اس گروپ کی سرغنہ ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ بہرحال اب یہاں موجود مشینری شفٹ کرنا ہو گی اور اس مادام شیری کو تلاش کرنا ہو گا۔ تم ایسا کرو کہ ویگن لے آؤ اور اس مشینری کو یہاں سے پہلے رانا ہاؤس پہنچا دو پھر اگر چیف کہے گا تو اسے دانش منزل شفٹ کر دیا جائے گا کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ یہ انتہائی جدید اور پیچیدہ مشینری براہ راست دانش منزل جائے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کی مدد سے مجرم کوئی فائدہ اٹھا لیں"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"اس مادام شیری کو بھی تو ٹریس کرنا ہو گا۔ اس کا حلیہ اگر معلوم ہو جائے تو"...... نعمانی نے کہا۔

"وہ ایجنٹ ہے تو ظاہر ہے کہ وہ آسانی سے میک اپ وغیرہ تبدیل کر سکتی ہے اس لئے جب تک اس کے بارے میں کوئی ٹھوس کلیو نہ مل جائے تب تک اسے تلاش نہیں کیا جا سکتا"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ جولیا نے مجھے دانش منزل کے سامنے ایک خاص کار کی چیکنگ اور نگرانی کا کہا تھا اور میں نے وہ کار ایک سائیڈ روڈ پر کھڑی چیک کر لی تھی۔ پھر میں نے اس کی تلاشی لی لیکن اس میں کوئی خاص چیز نہ تھی۔ اس کے بعد مجھے جولیا نے کال کر کے یہاں بھجوا دیا اور چیف نے کہا تھا کہ یہ کار مادام شیری استعمال کر رہی ہے"...... صفدر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کار۔ کیا نمبر بھی بتایا تھا اس کا"...... عمران نے جان بوجھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ اسے یاد آ گیا تھا کہ یہ حکم اس نے خود بطور چیف جولیا کو دیا تھا۔

"ہاں"...... صفدر نے کہا اور نمبر بتا دیا۔

"اوہ۔ پھر تو تم سب ایسا کرو کہ اس کار کو جا کر چیک کرو اگر وہ اس سائیڈ روڈ پر موجود نہ ہو تو پھر اسے شہر میں تلاش کرو"۔ عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اب فوری طور پر دانش منزل پہنچنا چاہتا تھا تاکہ وہاں سے مادام شیری کے فرار کے بارے میں تفصیلات معلوم کر سکے جو اس کے نقطہ نظر سے انتہائی حیرت انگیز ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی خطرناک بھی تھا البتہ صفدر وغیرہ کے دانش منزل کے سامنے جانے کی وجہ سے اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ عقبی طرف سے اندر جائے گا۔

مادام شیری میک اپ کر کے اور لباس تبدیل کر کے آسکر کی کال کا انتہائی بے چینی سے انتظار کر رہی تھی تاکہ وہ جلد از جلد اس عمارت پر دوبارہ حملہ کرنے کی کوئی کامیاب پلاننگ کر سکے لیکن آسکر کی طرف سے باوجود اس کے شدید انتظار کے کال ہی نہ کی جا رہی تھی۔ ایک دو بار تو اس نے سوچا کہ وہ خود دوبارہ کال کرے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ آسکر جیسے ہی آئے گا وہ اسے کال کرے گا اور کال نہ آنے کا مطلب تھا کہ آسکر ابھی نہیں آیا۔ لیکن یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ آسکر اپنے تمام ساتھیوں سمیت کہاں گیا ہے اور کیا کر رہا ہے۔ ابھی وہ کرسی پر بیٹھی ہوئی یہ ساری باتیں سوچ ہی رہی تھی کہ الماری میں موجود اس کے بیگ میں سے اسے ایسی آواز سنائی دی جیسے فون کی گھنٹی بجتی ہے تو وہ بے اختیار اچھل پڑی کیونکہ یہ آواز بتا رہی تھی کہ چیف کی طرف

www.urdufans.com scanned & PDF copy by RH

سے کال ہے اور چیف کی طرف سے اتنی جلدی کال کا آنا اس کے لئے حیرت کا باعث تھا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے کرسی سے اٹھی اور الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کھول کر اس میں موجود بیگ کو پھرتی سے کھولا اور اندر موجود ایک پتلا سا باکس نکال لیا۔ فون جیسی گھنٹی کی آواز اسی باکس میں سے آ رہی تھی۔ یہ ایک خصوصی ساخت کا فون تھا جس پر صرف کال ہی جا سکتی تھی اور یہ فون باکس ہیڈ کوارٹر کی طرف سے شیڈاگ کے ٹاپ ایجنٹس کو دیا جاتا تھا تاکہ کسی بھی لمحے ان کو کال کیا جا سکے۔ مادام شیری تیزی سے مڑی اور کرسی پر بیٹھ کر اس نے باکس کی سائیڈ کو دبایا تو باکس کا اوپر والا حصہ کسی ڈھکن کی طرح کھل گیا۔ اندر مختلف رنگوں کے بٹن اور بلب لگے ہوئے تھے اور سبز رنگ کا بلب تیزی سے جل بجھ رہا تھا۔ مادام شیری اس بلب کو دیکھ کر ہی سمجھ گئی کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر سے کال ہے۔ اگر مین ہیڈ کوارٹر سے کال ہوتی تو سرخ رنگ کا بلب جل بجھ رہا ہوتا۔ اس نے اس سبز بلب کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ چیف کالنگ"..... چیف کی آواز سنائی دی۔ چونکہ یہ آلہ فون کی طرح کام کرتا تھا اس لئے اس میں بار بار اوور کہنے اور بٹن دبانے کی ضرورت نہ تھی۔

"یس۔ شیری بول رہی ہوں چیف"..... مادام شیری نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ چیف سے تو ابھی اس کی بات ہو چکی تھی۔ پھر چیف کی اتنی جلدی کال آنے کی وجہ اسے سمجھ نہ

آ رہی تھی۔

"شیری کیا تمہیں معلوم ہے کہ ایکشن گروپ کیا کر رہا ہے"۔ دوسری طرف سے انتہائی تلخ لہجے میں کہا گیا۔

"یس چیف۔ آسکر اپنے ساتھیوں سمیت کہیں گیا ہوا ہے۔ اس کے ملازم مارٹی نے کال اٹنڈ کی تھی۔ اسی نے مجھے بتایا تھا اور اب میں اس کی واپسی کا انتظار کر رہی تھی کہ آپ کی کال آ گئی لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"..... مادام شیری نے تیز بولتے ہوئے کہا۔

"شیری۔ آسکر ایکشن گروپ کے سب آدمی ہلاک ہو چکے ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو مادام شیری جو کرسی پر بیٹھی تھی بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"ہلاک ہو گئے ہیں۔ نہیں چیف۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اوہ نہیں۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے"..... مادام شیری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان سب کی لاشیں ان کے اڈے پر پڑی ہوئی ہیں اور وہاں موجود مشینری بھی غائب ہے۔ میں نے آسکر کو ایک خصوصی پیغام دینے کے لئے کال کیا تو مجھے کال کا جواب نہ ملا جس پر میں نے آکسڈ فکسر سے چیکنگ کی۔ یہ آکسڈ فکسر میرے حکم پر آسکر ہر اس جگہ نصب کیا کرتا تھا جہاں وہ اڈا بناتا تھا۔ یہ آکسڈ فکسر چونکہ خفیہ ہوتا ہے اس لئے یہ عام انداز میں کسی کو نظر نہیں آتا۔ اس آکسڈ فکسر سے میں نے چیکنگ کی تو آسکر اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں وہاں

بکھری ہوئی نظر آئیں جبکہ کمرے خالی تھے۔ وہاں کسی قسم کی کوئی مشینری موجود نہ تھی" ...... چیف نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ اوہ۔ اوہ" ...... مادام شیری نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ کرسی پر اس طرح ڈھیر ہو گئی جیسے اس کے جسم سے یکلخت جان نکل گئی ہو۔

" اس کا مطلب ہے شیری کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اس اڈے کا سراغ لگا لیا اور پھر انہیں ہلاک کر کے وہ وہاں سے مشینری لے گئے ہیں اور اب وہ یقیناً تمہیں تلاش کر رہے ہوں گے اور مجھے یقین ہے کہ بہرحال وہ تمہیں تلاش کر لیں گے۔ ان کی کارکردگی بتا رہی ہے کہ وہ ایسے کاموں میں انتہائی ماہر ہیں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" مجھے وہ کیسے ٹریس کر لیں گے چیف" ...... مادام شیری نے کہا۔

" آسکر کو تمہارے اس پوائنٹ کا علم ہے" ...... چیف نے پوچھا۔

" اوہ ہاں۔ اسے تو معلوم ہے" ...... مادام شیری نے چونک کر کہا۔

" اس کے باوجود اگر وہ تم تک اب تک نہیں پہنچے تو اس کا مطلب ہے کہ آسکر سے وہ اس اڈے کے بارے میں معلوم نہیں کر سکے لیکن بہرحال وہ تمہیں تلاش کر رہے ہوں گے تم اس ہیڈ کوارٹر والی عمارت میں کس چیز پر گئی تھیں" ...... بات کرتے کرتے

اچانک چیف نے چونکتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے بات کرتے کرتے اچانک اس بات کے پوچھنے کا خیال آگیا ہو۔

" میں کار پر گئی تھی اور پھر واپس بھی اسی کار پر آئی ہوں" ۔ مادام شیری نے کہا۔

" ہو سکتا ہے کہ یہ کار چیک کر لی گئی ہو اور وہ اب اس کار کو ٹریس کر کے تم تک پہنچ جائیں اس لئے اب تم فوری طور پر یہ جگہ اور وہ کار چھوڑ دو اور کسی دوسری جگہ منتقل ہو جاؤ۔ میں اب سپیشل گروپ کو بھیج رہا ہوں۔ اس کے ساتھ مل کر تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے ہیڈ کوارٹر کا خاتمہ کرنا ہے کیونکہ اب یہ شیڈاگ کی انا کا مسئلہ بن گیا ہے اور اب تم نے مقامی انتظامات کے لئے ایک نئی پارٹی سے رابطہ کرنا ہے کیونکہ آسکر کا اڈا ٹریس ہونے کا مطلب ہے کہ پرانی پارٹیاں درست نہیں ہیں" ...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بغیر اور کوئی بات کئے رابطہ ختم کر دیا۔

عمران اس وقت آپریشن روم میں موجود تھا۔ وہ خفیہ راستہ استعمال کر کے دانش منزل میں داخل ہوا تھا تاکہ اگر صفدر اور کیپٹن شکیل دانش منزل کے سامنے کی طرف موجود ہوں تو وہ اسے دانش منزل میں جاتا نہ دیکھ سکیں۔

"ہاں۔ اب بتاؤ بلیک زیرو کہ مادام شیری کیسے یہاں سے نکل گئی"...... عمران نے سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"میں کیا بتاؤں عمران صاحب۔ میری سمجھ میں تو خود نہیں آ رہا۔ آپ کے حکم کے مطابق میں نے اسے کرسی پر راڈز میں جکڑ دیا تھا اور وہ بے ہوش بھی تھی اس لئے میں مطمئن تھا۔ پھر اچانک کافی دیر بعد مجھے خیال آیا کہ میں جا کر دیکھوں کہ وہ مادام شیری ہوش میں بھی آئی ہے یا نہیں۔ چنانچہ میں بلیک روم میں گیا تو کرسی کے راڈز ویسے ہی موجود تھے لیکن مادام شیری موجود نہیں تھی۔ میں بوکھلا گیا پھر

میں نے ساری دانش منزل کی چیکنگ کی لیکن مادام شیری کہیں موجود نہیں تھی البتہ اس چیکنگ کے دوران پتہ چلا کہ بیرونی گیٹ کی چھوٹی کھڑکی اندر سے کھولی گئی ہے۔ اس سے تو یہی بات سامنے آتی ہے کہ وہ کسی طرح ان راڈز سے نکلی اور پھر اسی وقت وہ یہاں سے نکل کر باہر گئی اور پھر پھاٹک کی کھڑکی کھول کر باہر نکل گئی۔ میرا خیال ہے کہ یہ کام اس وقت ہوا ہے جب میں ملحقہ کمرے میں نماز پڑھ رہا تھا"...... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں اس کی کوئی آہٹ بھی محسوس نہیں ہوئی"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ ایک تو شاید اس لئے کہ میں نماز میں مشغول تھا اور دوسرا شاید اس لئے کہ اس کے پیروں میں جوتے نہ تھے"۔ بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ہونہہ۔ ویسے اب ایک بات نوٹ کر لو اور آئندہ اس کا خاص طور پر خیال رکھنا کہ تم چاہے کچن میں جاؤ یا نماز پڑھنے آٹو میٹک سسٹم باقاعدگی سے آن کر دیا کرو۔ اگر آٹو میٹک سسٹم آن ہوتا تو وہ اس طرح یہاں سے نہ نکل سکتی"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نے بھی ایسا ہی سوچا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں سپیشل روم میں جا رہا ہوں تاکہ مادام شیری کی بتائی سیکشن اور مین ہیڈ کوارٹر کی فریکوئنسیوں کی لوکیشن چیک کر سکوں۔

www.urduguides.com [scanned & PDF Copy by RFI]

تم جولیا سے کہہ کر سارے ممبرز کو اس کار کے ذریعے مادام شیری کو تلاش کراؤ"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ ایک دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کمرے میں پہنچ کر اس نے الماری سے دنیا کا مخصوص انداز میں بنا ہوا نقشہ نکالا اور اسے میز پر پھیلا کر اس نے ایک جدید کیلکولیٹر اٹھایا اور پھر سادہ کاغذوں کا ایک پیڈ اور قلم لے کر وہ کرسی پر بیٹھ گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے حساب کتاب کرنا شروع کر دیا۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کی مسلسل محنت کے بعد وہ نقشے پر دو دائرے لگا چکا تھا۔ ایک دائرے کے اندر پاجان کے قریب ایک جزیرہ ساڈان تھا جبکہ دوسرے دائرے میں کارمن کا ایک بڑا شہر زلنگ تھا۔

"تو شیڈاگ کا ایشیا سیکشن ساڈان میں اور مین ہیڈ کوارٹر زلنگ میں ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر کرسی سے اٹھ کر اس نے نقشہ تہہ کیا۔ اسے واپس الماری میں رکھا اور کیلکولیٹر اور پیڈ وغیرہ بھی ساتھ ہی رکھ کر وہ واپس آپریشن روم میں پہنچ گیا۔

"عمران صاحب۔ اس کار کو ٹریس کر لیا گیا ہے۔ وہ کاشان کالونی کی کوٹھی نمبر چھتیس اے بلاک میں موجود ہے لیکن کوٹھی خالی پڑی ہوئی ہے"...... بلیک زیرو نے عمران کے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"وہاں کی تلاشی لی گئی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ابھی صفدر کی کال آئی تھی۔ میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ وہ

کوٹھی کی مکمل تلاشی لے اور خاص طور پر تہہ خانے وغیرہ چیک کرے"۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس نے اپنے سامنے رکھا اور اس پر وہ فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی جو مادام شیری نے مین ہیڈ کوارٹر کی بتائی تھی۔

"مادام شیری کالنگ سر چیف باس۔ اوور"...... عمران نے فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد مادام شیری کی آواز اور لہجے میں کال کرتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مشینی سی آواز سنائی دی۔

"سر چیف سے بات کراؤ۔ اٹ از موسٹ ایمرجنسی۔ اوور"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"سیکشن ہیڈ کوارٹر سے رابطہ کرو۔ اوور اینڈ آل"...... مشینی آواز نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ چند لمحے خاموش بیٹھا رہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر دوبارہ آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ فرام پاکیشیا کالنگ ٹو چیف باس آف شیڈاگ۔ اوور"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کال دیتے ہوئے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا وہ آپ کا واقف ہے"...... بلیک زیرو سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑا حالانکہ عام طور پر وہ کال کے دوران بولنے سے گریز کرتا تھا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور مسلسل کال دینے میں مصروف رہا۔

"کون پرنس آف ڈھمپ۔ اوور"...... اچانک ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی لیکن لہجہ [illegible] تھا لیکن یہ آواز سنتے ہی عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"وہی پرنس آف ڈھمپ جس نے چیف آف شیڈاگ لارجنٹ کی اس کی گرل فرینڈ مارتھیا سے شادی کرائی تھی۔ اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم یہ تم ہو پرنس آف ڈھمپ۔ اوہ۔ میں لارجنٹ بول رہا ہوں۔ تمہیں کیسے یہ فریکونسی معلوم ہوئی ہے۔ اوور"۔ اس بار دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"پہلے تو مبارکباد قبول کرو کہ اب تم ایک بین الاقوامی تنظیم کے چیف باس بن چکے ہو۔ یہ اور بات ہے کہ یہ جرائم پیشہ تنظیم ہے اور میرے ذاتی نقطہ نظر سے کسی سیکرٹ ایجنٹ کا مجرموں کی تنظیم کا چیف باس بننا اس کی ترقی معکوس ہے لیکن اس کے باوجود میں اس لئے تمہیں مبارکباد دے رہا ہوں کہ چاہے جو کچھ بھی ہو بہرحال چیف تو بن ہی گئے ہو۔ اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے یہ نہیں پوچھا تھا کہ میں کیا بن گیا ہوں اور کیا نہیں۔ میں نے پوچھا تھا کہ تمہیں میری اس فریکونسی کا علم کیسے ہوا۔ اوور"...... دوسری طرف سے غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

"ارے ارے۔ یہ رعب اپنی تنظیم کے آدمیوں پر ڈالنا مجھ پر رعب جمانے کی کوشش کی تو مارتھیا ریورس گیئر بھی لگا سکتی ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"مارتھیا چار سال پہلے وفات پا گئی ہے۔ اوور"...... لارجنٹ نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو وہ پہلے ہی ریورس گیئر لگا چکی ہے۔ ویری سیڈ۔ بہرحال اب چونکہ تم نے نرم لہجے میں بات کی ہے اس لئے سن لو کہ تمہاری تنظیم شیڈاگ کے ایشیا سیکشن کی مادام شیری نے اپنے ساتھیوں سمیت پاکیشیا سے ایٹمی اسلحہ چوری کرنے کی کوشش کی لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کی اطلاع پہلے ہی مل گئی تھی اس لئے اصل اسلحہ کی جگہ نقلی اسلحہ سٹور میں رکھ دیا گیا۔ مادام شیری یہ نقلی اسلحہ حاصل کر کے چلی گئی لیکن اس نے وہاں بے پناہ قتل و غارت کی اور پاکیشیا کے فوجی جوانوں کو ہلاک کر دیا اور یہ ایک ایسا جرم ہے جس کی سزا نہ صرف اس شیری کو بلکہ پوری شیڈاگ کو بھگتنا پڑے گی لیکن اس سے پہلے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس بارے میں کوئی اقدام کرتی مادام شیری واپس پاکیشیا آئی اور اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام شروع کر دیا۔ پاکیشیا

سیکرٹ سروس نے اس کے خلاف کام کیا اور اس کے پورے گروپ کا خاتمہ کر دیا گیا۔ مادام شیری فرار ہو چکی ہے اور اگر وہ پاکیشیا میں ہے تب بھی اور اگر پاکیشیا سے باہر ہے تب بھی اسے بہرحال ہلاک کر دیا جائے گا کیونکہ پاکیشیا کے فوجیوں کی ہلاکت میں وہ ملوث ہے۔ تمہاری یہ فریکونسی میں نے اپنے ذرائع سے حاصل کی ہے کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف پوری شیڈاگ تنظیم کا مکمل خاتمہ چاہتا ہے لیکن میں نے اس سے درخواست کی ہے کہ میں لارجنٹ سے بات کرتا ہوں اس کے جواب کے بعد آپ فیصلہ کریں۔ چنانچہ میں یہ کال اس لئے کر رہا ہوں کہ اگر تم بحیثیت چیف یہ وعدہ کرو کہ آئندہ شیڈاگ پاکیشیا کے خلاف کسی قسم کا کام نہیں کرے گی تو پھر شیڈاگ کے مکمل خاتمہ سے ہاتھ روکا جا سکتا ہے۔ اوور"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری فریکونسی کیا ہے۔ اوور"... دوسری طرف سے لارجنٹ نے پوچھا۔

"تمہاری تنظیم تو انتہائی جدید ترین سائنسی آلات اور ہتھیار استعمال کرتی ہے۔ کیا تمہارے ہیڈکوارٹر میں ایسی کوئی مشین نہیں ہے جو تمہیں بتا سکے کہ میں کس فریکونسی سے بات کر رہا ہوں۔ اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے اعتراف ہے کہ یہاں موجود انتہائی جدید ترین مشینری بھی اس فریکونسی کا سراغ نہیں لگا سکی جہاں سے تم کال کر رہے ہو۔

اوور".... لارجنٹ نے کہا۔

"اسی بات سے تم سمجھ سکتے ہو کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کیا ہے اور کیا کر سکتی ہے۔ اوور"..... عمران نے کہا۔

"مجھے کسی سروس سے مت ڈراؤ پرنس۔ میں صرف تمہارے ساتھ بھی دوستی کی وجہ سے بات کر رہا ہوں ورنہ میں اور میری تنظیم چاہے تو پوری دنیا کی سیکرٹ سروسز کو ہلاک کر دے۔ بہرحال میں اپنے ایشیا سیکشن سے بات کرتا ہوں اس کے بعد میں کوئی فیصلہ کروں گا۔ تم مجھے پندرہ منٹ بعد دوبارہ کال کرنا۔ اوور اینڈ آل"۔ اس بار دوسری طرف سے غصیلے لہجے میں کہا گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"آپ کا کیا خیال ہے کہ وہ ایسا وعدہ کر لے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"دیکھو ابھی کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ بہرحال نہیں کرے گا تو اپنا نقصان کرے گا اور کرے گا تو میرا نقصان کرے گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

"اس کے نقصان کی بات تو سمجھ میں آئی ہے لیکن یہ آپ کا نقصان کیا ہو گا"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے شیڈاگ کے خلاف مشن نہیں بنے گا اور مشن نہیں بنے گا تو مجھے چیک بھی نہیں ملے گا"... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات

www.urdufans.com

ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں باس۔ صفدر کی کال آئی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ اس نے اس کوٹھی اور اس میں موجود کار کی انتہائی تفصیل سے تلاشی لی ہے لیکن وہاں سے کوئی چیز برآمد نہیں ہوئی"...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"وہ مادام شیری وہاں سے یقیناً کسی ٹیکسی میں گئی ہو گی اور ضروری نہیں کہ ٹیکسی اسے کوٹھی کے گیٹ پر ہی ملی ہو اس لئے اس سے کہو کہ وہ اردگرد کے علاقے سے اس ٹیکسی کو ٹریس کرنے کی کوشش کرے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں نے پہلے ہی اسے یہ بات کہی ہے اور اس نے بتایا ہے کہ وہ اس پوائنٹ پر کام کر رہا ہے"...... جولیا نے جواب دیا۔

"باقی ممبرز کو بھی کہہ دو کہ وہ بھی اس مادام شیری کو ٹریس کریں"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کے قد و قامت کی تفصیل بتا دی۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھا اور پھر ٹرانسمیٹر پر چونکہ پہلے ہی مین ہیڈ کوارٹر کی فریکونسی ایڈجسٹ تھی اس لئے اسے دوبارہ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

"ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ فرام پاکیشیا کالنگ۔ اوور"۔

عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ لارجنٹ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے لارجنٹ کی آواز سنائی دی۔

"کیا فیصلہ کیا ہے تم نے لارجنٹ۔ اوور"۔ عمران نے پوچھا۔

"میں نے ایشیا سیکشن سے رپورٹ لی ہے۔ تمہاری پاکیشیا سیکرٹ سروس نے شیڈاگ کی ساکھ کو نقصان پہنچایا ہے، اس کے اہم ایجنٹوں کو ہلاک کیا ہے، اس کی انتہائی قیمتی مشینری قبضے میں کر لی ہے اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی تو اس کا مقدر بن چکی ہے اور آئندہ کے سلسلے میں بھی کچھ نہیں کہا جا سکتا کیونکہ میں اپنا کام صرف کسی ملک کی خوشنودی کے لئے نہیں چھوڑ سکتا البتہ میں نے ایشیا سیکشن کو حکم دے دیا ہے کہ وہ تمہیں ہلاک نہیں کرے گا۔ اوور"...... لارجنٹ نے کہا۔

"تو تم نے شیڈاگ کی مکمل تباہی کا فیصلہ کر لیا ہے۔ او کے۔ میں نے تو سوچا تھا کہ شاید تم عقل استعمال کرو گے لیکن یہ حقیقت ہے کہ جب کسی کا برا وقت آ جاتا ہے تو عقل بھی اس کا ساتھ چھوڑ دیتی ہے۔ جہاں تک میرے بارے میں تمہارے حکم دینے کا سوال ہے تو یہ سن لو کہ میرا براہ راست کوئی تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ہے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کو جب بھی ضرورت پڑتی ہے وہ میری خدمات حاصل کر لیتی ہے اس لئے اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس نے شیڈاگ کے خلاف میری خدمات حاصل

www.Urdufans.com [Scanned & PDF Copy by

گیں تو پھر نہ تم میرے ہاتھوں بچ سکو گے اور نہ تمہاری تنظیم اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم اپنے ایشیا سیکشن کو میرے متعلق دیا ہوا حکم واپس لے لو اور یہ بھی بتا دوں کہ مجھے یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ تمہارا ایشیا سیکشن پاچان کے قریب ایک جزیرہ ساؤان میں ہے اور تمہارا یہ مین ہیڈ کوارٹر کادمن کے شہر زلنیگ میں ہے۔ اوور"۔ عمران نے جواب دیا۔

"مجھے تسلیم ہے پرنس کہ تم ضرورت سے زیادہ باتونی ہو لیکن صرف لوکیشن معلوم ہونے سے ہمارا کچھ نہیں بگڑے گا۔ تمہیں ابھی معلوم ہی نہیں کہ شیڈاگ کس قدر طاقتور اور منظم تنظیم ہے۔ شیڈاگ چاہے تو تمہارے ملک پاکیشیا کی بھی اینٹ سے اینٹ بجا سکتی ہے اس لئے تم سے جو ہو سکتا ہے کر لو۔ اوور اینڈ آل" دوسری طرف سے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اس جیسے احمق نجانے کیسے اتنی بڑی تنظیم کے چیف بن جاتے ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایسے لوگ صرف حکم دینا جانتے ہیں۔ انہیں فیلڈ کی مشکلات کے بارے میں علم ہی نہیں ہوتا۔ بہرحال اب کیا پروگرام ہے آپ کا"...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پروگرام کیا ہونا ہے۔ پہلے تو اس مادام شیری کو ٹریس کرنا ہے۔ اس کے بعد ان کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں سوچیں گے"۔

عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"وہ ڈائری دو جس میں فارن ایجنٹس کے فون نمبرز اور نام درج ہیں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے میز کی دراز سے ایک ڈائری نکالی اور عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے ڈائری کھولی اور اس کے صفحے پلٹنے شروع کر دیئے۔ پھر ایک صفحے کو وہ غور سے دیکھتا رہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ڈائری بند کی اور اسے میز پر رکھ کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"وکٹوریہ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مسٹر چانگ سے بات کرنی ہے۔ میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کا نام"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"بے نام"...... عمران نے جواب دیا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ بے نام کا لفظ اس نے مقامی زبان میں بولا تھا اس لئے شاید وہ لڑکی اسے واقعی کوئی نام سمجھی تھی۔ بلیک زیرو بھی مسکرا رہا تھا۔

"ہیلو۔ چانگ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"سپیشل فون پر پاکیشیا بات کرو"...... عمران نے اس بار مخصوص لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد پاس پڑے سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ......" عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"چانگ بول رہا ہوں باس۔ حکم فرمائیے"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"باچان کے قریب ایک جزیرہ ساڈان ہے۔ وہاں ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم شیڈاگ کا ایشیائی ہیڈ کوارٹر ہے۔ کیا تم اس بارے میں کچھ جانتے ہو"۔ عمران نے اسی طرح مخصوص لہجے میں کہا

"شیڈاگ کا نام تو سنا ہوا ہے سر لیکن مزید تفصیلات کا علم نہیں ہے البتہ ساڈان آزاد جزیرہ ہے۔ وہاں شاید بہت سی تنظیموں کے آفس ہوں گے"۔ چانگ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس شیڈاگ کے ایشیائی ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جس قدر جلد ممکن ہو سکے تمام تفصیلات معلوم کرو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ مجھے وہاں ٹیم بھیجنی پڑے۔ شیڈاگ نے پاکیشیا میں ایک واردات کرنے کی کوشش کی ہے۔ گو اس کی یہ کوشش تو ناکام ہو گئی ہے لیکن اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ ایسی کوئی حرکت کرے اس کا خاتمہ کیا جانا ضروری ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں ابھی سے کام شروع کر دیتا ہوں اور زیادہ سے زیادہ دو روز میں تفصیلات حاصل کر لوں گا"...... دوسری طرف سے

کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کے رسیور رکھا اور ایک بار پھر ڈائری اٹھا کر اس کے صفحات کی ورق گردانی شروع کر دی پھر اس کی نظریں ایک صفحہ پر جم گئیں۔ اس نے ڈائری بند کر کے اسے دوبارہ میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"زیلف کارپوریشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"زیلف سے بات کراؤ میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں۔ ایس ایس دن"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس۔ زیلف بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"سپیشل فون پر بات کرو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"زیلف بول رہا ہوں سر"...... دوسری طرف سے زیلف کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کارمن کے شہر زیلگ میں ایک مجرم تنظیم شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ کیا تم اس بارے میں کچھ جانتے ہو"...... عمران نے مخصوص

لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ صرف شیڈاگ کا نام سنا ہوا ہے کہ یہ بین الاقوامی تنظیم ہے اور اسلحے کی ڈیل کرتی ہے"۔ زیلف نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اس کے چیف کا نام لارجنٹ ہے۔ لارجنٹ کے بارے میں تمہیں کچھ معلوم ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"لارجنٹ۔ یس سر۔ وہ اب لارڈ لارجنٹ کہلاتا ہے لیکن وہ تو کارمن دارالحکومت میں رہتا ہے اور کنگ آف ہوٹلز کہلاتا ہے۔ پورے کارمن میں لارجنٹ نام کے فائیو سٹارز ہوٹل پھیلے ہوئے ہیں جن کا وہ مالک ہے۔ یہ پہلے کارمن کی سیکرٹ سروس میں کام کرتا تھا پھر اس نے سروس چھوڑ دی اور ایکریمیا چلا گیا۔ پھر کافی طویل عرصہ بعد اس کی واپسی ہوئی تو یہ لارڈ لارجنٹ بن چکا تھا۔ اس کے پاس بے پناہ دولت تھی۔ اس نے لارجنٹ ہوٹل بنایا اور پھر یہ سلسلہ پھیلتا چلا گیا"۔ زیلف نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ یہی لارجنٹ شیڈاگ کا چیف ہے۔ بہرحال تم نے اس کے ہیڈ کوارٹر اور شیڈاگ پر کام کرنا ہے۔ جس قدر تفصیلات بھی معلوم ہو سکیں وہ معلوم کر کے مجھے رپورٹ دو کیونکہ شیڈاگ نے پاکیشیا میں واردات کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس کی یہ کوشش تو ناکام بنا دی گئی لیکن اس سے پہلے کہ وہ دوسری کوشش کرے اس کا

خاتمہ ضروری ہے"۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میں ابھی کام شروع کر دیتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ دو تین روز کے اندر ہی میں اس سلسلے میں تفصیلات معلوم کر لوں گا"۔ زیلف نے جواب دیا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ مادام شیری کہاں غائب ہو گئی جو ابھی تک اس کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں آئی"۔ عمران نے کہا۔

"ظاہر ہے اسے اب تک معلوم ہو گیا ہو گا کہ اس کے آدمی ختم ہو چکے ہیں اس لئے وہ اب یا تو دوسرے آدمیوں کی آمد کے انتظار میں ہو گی یا پھر فوری طور پر ملک سے فرار ہونے کی کوشش کر رہی ہو گی"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اس کا بھی امکان ہے۔ ٹھیک ہے تم جولیا سے کہہ دو کہ ممبرز کی ڈیوٹی ایئرپورٹ پر لگوا دے اور اس کے ساتھ ہی باچان سے جو لوگ پاکیشیا آئیں ان کی نگرانی کا بھی حکم دے دو۔ اگر کوئی خاص رپورٹ ملے تو مجھے رانا ہاؤس اطلاع دے دینا۔ میں وہاں پر موجود مشینری پر تفصیلی کام کرنا چاہتا ہوں"۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران مڑ کر اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے خفیہ راستہ باہر نکلتا تھا۔ ویسے تو وہ اب مین گیٹ سے بھی باہر جا سکتا تھا لیکن چونکہ اس کی کار اس خفیہ راستے کے قریب موجود تھی اس لئے اس بار بھی اس نے یہی راستہ استعمال کیا تھا۔

www.urdufanz.com Scanned & PDF Copy by Aftii

مادام شیری عمران کے فلیٹ کے سامنے سڑک کی دوسری طرف ایک ریسٹوران میں کافی دیر سے بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے سامنے جوس کا گلاس موجود تھا لیکن اس کی نظریں عمران کے فلیٹ پر جمی ہوئی تھیں۔ چیف نے اسے جس پارٹی کا پتہ بتایا تھا مادام شیری نے اس سے رابطہ کیا تھا اور پھر اس پارٹی سے اسے کوٹھی، اسلحہ اور کار مل گئی تھی۔ اس کے علاوہ چیف نے اسے کال کر کے یہ بتا دیا تھا کہ عمران نے اس کی بتائی ہوئی فریکونسی پر سر چیف سے رابطہ کیا اور اسے دھمکیاں دیں۔ سر چیف اس کا پرانا واقف ہے۔ چنانچہ سر چیف نے اس سے اس بارے میں رپورٹ طلب کی اور جب چیف نے اسے تفصیلی رپورٹ دی تو سر چیف نے کہا کہ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کے مشن کو ہر صورت میں ترجیح دی جائے البتہ سر چیف نے چیف کو حکم دیا تھا کہ

اس عمران کو اشد ضرورت کے علاوہ ہلاک نہ کیا جائے لیکن پھر تھوڑی دیر بعد چیف نے اسے دوبارہ کال کیا اور کہا گیا کہ سر چیف نے اب پاکیشیا سیکرٹ سروس سے پہلے اس عمران کے خاتمے کا حکم دیا ہے کیونکہ اس نے نہ صرف سر چیف بلکہ پوری تنظیم کے خاتمے کی دھمکیاں دی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی چیف نے اسے عمران کی رہائش گاہ کا پتہ بھی بتا دیا تھا۔ چنانچہ وہ تیار ہو کر اپنی نئی رہائش گاہ سے نکلی اور یہاں پہنچ گئی۔ اب وہ کافی دیر سے یہاں بیٹھی اس فلیٹ کا جائزہ لے رہی تھی۔ وہ دراصل یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ عمران فلیٹ پر موجود ہے یا نہیں لیکن اسے یہاں بیٹھے ہوئے کافی دیر گزر گئی تھی لیکن ابھی تک نہ کوئی آدمی اس فلیٹ سے باہر آیا تھا اور نہ کوئی اندر گیا تھا اس لئے اس نے آخرکار یہ فیصلہ کیا کہ وہ خود فلیٹ پہنچ جائے اور اگر عمران وہاں موجود ہو تو اسے ہلاک کر دے اور اگر موجود نہ ہو تو وہ اس فلیٹ کی تلاشی بھی لے۔ ہو سکتا ہے کہ فلیٹ سے اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کوئی کلیو مل جائے اور پھر وہ وہیں رہے۔ جب عمران وہاں پہنچے تو وہ اسے ہلاک کر دے۔ چنانچہ یہ فیصلہ کرتے ہی وہ اٹھی اور کاؤنٹر پر جا کر اس نے بل پے کیا اور پھر ریسٹوران سے باہر نکل کر وہ پیدل چلتی ہوئی سڑک کراس کر کے فلیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس کے جسم پر جیکٹ اور جینز تھی۔ جیکٹ میں اس نے بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل اور دوسرا ضروری اسلحہ بھر رکھا تھا۔ فلیٹ کی سیڑھیاں چڑھ کر

www.urdufans.com [Scanned & PDF Copy by RFII]

وہ اوپر پہنچی تو دروازہ بند تھا۔ اس نے دروازے میں کی ہول تلاش کرنے کی کوشش کی تاکہ اس کی ہول کے ذریعے وہ بے ہوش کر دینے والی گیس اندر فائر کر دے لیکن وہاں نہ کوئی کی ہول تھا اور نہ ہی کسی قسم کا کوئی دوسرا سوراخ۔ اس نے دروازے کو دبایا لیکن دروازہ اندر سے بند تھا تو اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... اندر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ خاصا سخت تھا لیکن یہ آواز بہرحال عمران کی نہیں تھی۔

"کیا علی عمران صاحب یہاں رہتے ہیں"...... مادام شیری نے اونچی آواز میں کہا۔

"جی ہاں۔ لیکن وہ موجود نہیں ہیں"...... اندر سے ہی بغیر دروازہ کھولے جواب دیا گیا۔

"آپ کون ہیں"...... مادام شیری نے پوچھا۔

"میں ان کا باورچی ہوں"...... اندر سے ہی جواب دیا گیا۔

"اوکے پھر یہ خط لے لیں اور انہیں دے دیجئے گا"...... مادام شیری نے کہا تو اسے دروازے کی چٹخنی ہٹنے کی آواز سنائی دی تو اس نے جیب سے گیس پسٹل نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا اور ہاتھ اس نے اپنی پشت کی طرف کر لیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا تو ایک نوجوان کھڑا نظر آیا۔ مادام شیری نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ آگے کیا اور گیس پسٹل کا ٹریگر دبا دیا۔ پسٹل کی نال سے نکلنے والی گیس کی پھوار

سیدھی اس نوجوان کی ناک سے ٹکرائی اور دوسرے لمحے وہ لہراتا ہوا نیچے گر گیا۔ مادام شیری مسلسل ٹریگر دباتی رہی۔ پھر وہ تیزی سے مڑی اور سیڑھیاں اتر کر نیچے سڑک پر آ گئی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر سڑک کراس کر کے وہ اس طرف کو بڑھ گئی جدھر اس کی کار تھی۔ اسے اچانک خیال آ گیا تھا کہ تلاشی لینے کی خصوصی مشین تو وہ کار میں ہی بھول آئی تھی۔ یہ ایک جدید ساخت کا گائیگر تھا جو کسی بھی خفیہ آلے کی نشاندہی کر سکتا تھا۔ اس نے سوچا تھا کہ جب تک وہ یہ گائیگر اٹھا کر واپس آئے گی فلیٹ پر موجود بے ہوش کر دینے والی گیس کے اثرات بھی ختم ہو جائیں گے۔ ویسے اسے اس آدمی یا فلیٹ میں موجود کسی بھی دوسرے آدمی کی طرف سے کوئی پریشانی نہ تھی کیونکہ یہ گیس اس قدر زود اثر تھی کہ سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں کسی بھی جاندار کو بے ہوش کر سکتی تھی۔ کار کے قریب پہنچ کر اس نے کار کا دروازہ چابی سے کھولا اور پھر اندر بیٹھ کر اس نے ڈیش بورڈ کھول کر اس میں موجود ایک باکس باہر کھینچ لیا۔ باکس کھول کر اس نے اس میں موجود ریموٹ کنٹرول جیسا آلہ نکال کر جیکٹ کی جیب میں ڈالا اور باکس کو واپس ڈیش بورڈ میں رکھ کر اس نے ڈیش بورڈ بند کیا اور کار سے اتر کر ایک بار پھر اس نے کار کا دروازہ لاک کیا اور مڑ کر اطمینان بھرے انداز میں دوبارہ فلیٹ کی طرف بڑھنے لگی۔ سڑک کراس کر کے وہ فلیٹ کے قریب پہنچی اور پھر سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اوپر پہنچ گئی۔ دروازہ کھلا ہوا تھا اور وہ نوجوان جس نے

اپنے آپ کو عمران کا باورچی بتایا تھا دروازے کے قریب ہی فرش پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ مادام شیری اندر داخل ہوئی۔ اس نے جھک کر اس نوجوان کا بازو پکڑا اور اسے گھسیٹ کر پیچھے کیا اور پھر دروازہ بند کر کے اس نے اسے لاک کر دیا تاکہ اچانک کوئی اندر نہ آجائے اور پھر وہ آگے بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ پورے فلیٹ میں گھوم چکی تھی لیکن یہ عام سا فلیٹ تھا۔ دو بیڈ روم، ایک کچن، ایک ڈریسنگ روم اور ایک سٹنگ روم پر مشتمل ایک عام سا فلیٹ۔ فلیٹ میں فرنیچر بھی عام سا تھا لیکن پورے فلیٹ میں گھومتے ہوئے بہرحال اسے یہ احساس ہو گیا تھا کہ یہاں کوئی عورت نہیں رہتی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جہاں عورتیں رہتی ہوں وہاں بہرحال ان کی موجودگی کا کوئی نہ کوئی ثبوت مل جاتا ہے لیکن یہاں کسی وارڈروب میں نہ ہی عورتوں کے لباس تھے اور نہ ان کے میک اپ وغیرہ کا کوئی سامان اسے نظر آیا تھا۔ اس نے جیکٹ کی جیب سے گائیگر نکالا اور پھر اسے آن کر دیا لیکن ایک بار پھر پورے فلیٹ میں گھوم لینے کے باوجود گائیگر نے کوئی اشارہ نہ دیا تو اس نے منہ بناتے ہوئے گائیگر آف کر دیا اور اسے واپس جیکٹ کی جیب میں ڈال لیا۔

"یہ کس قسم کی رہائش گاہ ہے۔ شاید عمران کوئی غریب آدمی ہے کہ نہ ہی یہاں کوئی ٹھاٹھ باٹھ ہے اور نہ ہی یہاں کوئی خفیہ آلہ"۔ مادام شیری نے راہداری میں بے ہوش پڑے ہوئے اس باورچی کی طرف بڑھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ اب اسے کون بتاتا کہ چونکہ فلیٹ

میں موجود خصوصی سسٹم چونکہ آن تھا اس لئے گائیگر اسے چیک نہ کر سکتا تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر باورچی کو گھسیٹا اور پھر اسے اسی طرح گھسیٹتی ہوئی سٹنگ روم میں لے آئی۔ اس نے اسے کھینچ کر ایک جھٹکے سے ایک کرسی پر ڈالا اور پھر وہ سٹنگ روم سے باہر نکل گئی۔ اس نے ایک کمرے میں رسیاں وغیرہ دیکھی تھیں۔ اس نے وہاں سے رسی کا ایک بنڈل اٹھایا اور واپس آکر اس نے باورچی کو کرسی کے ساتھ رسی سے اچھی طرح جکڑ دیا۔ وہ اب اسے ہوش میں لا کر اس سے عمران کے بارے میں تفصیلی پوچھ گچھ کرنا چاہتی تھی۔ جب اس نے اسے رسی سے باندھ لیا تو اس نے جیکٹ کی جیب سے ایک لمبی گردن والی شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے اس کا دہانہ باورچی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی۔ اس کا ڈھکن بند کیا اور اسے جیب میں ڈال کر وہ سامنے پڑی ہوئی کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گئی البتہ اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا تھا۔ چند لمحوں بعد اس باورچی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمایاں ہونے اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے آنکھیں کھول دیں۔ پوری طرح ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے رسی میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا لیکن اس کی نظریں سامنے بیٹھی ہوئی مادام شیری پر جمی ہوئی تھیں۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... مادام شیری نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"میرا نام سلیمان ہے۔ تم نے شاید کسی گیس سے مجھے بے ہوش کیا تھا"...... سلیمان نے کہا تو مادام شیری بے اختیار چونک پڑی۔

"ہاں۔ لیکن تم نے یہ بات کیوں پوچھی۔ کیا یہاں گیس سے بے ہوش نہیں کیا جا سکتا تھا"...... مادام شیری نے ایک خیال کے تحت کہا تو سلیمان بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ بات میں نے اس لئے پوچھی ہے کہ تمہیں ایسا کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ تمہارے حسن کو دیکھ کر تو میں ویسے ہی بے ہوش ہو رہا تھا۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ اس قدر خوبصورت لڑکی بھی اس فلیٹ پر آ سکتی ہے"...... سلیمان نے جواب دیا تو مادام شیری بے اختیار ہنس پڑی۔

"اب مجھے یقین آگیا ہے کہ تم واقعی عمران کے ملازم ہو۔ وہ بھی اسی طرح کی باتیں کر کے دوسروں کو بے وقوف بناتا ہے۔ کہاں ہے عمران"...... مادام شیری نے کہا۔

"کیا میں نے کوئی غلط بات کی ہے۔ کیا تم حسین نہیں ہو"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم میرے حسن کو چھوڑو میری بات کا جواب دو اور یہ سن لو کہ میں جس قدر حسین ہوں اس سے زیادہ سفاک اور بے رحم بھی ہوں اگر تم نے مجھ سے آئیں بائیں شائیں کرنے کی کوشش کی تو تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ ادھیڑ دوں گی"...... مادام شیری نے

غراتے ہوئے کہا۔

"اس لہجے میں بات کرتے ہوئے تم اور زیادہ حسین لگتی ہو۔ بہرحال صاحب فلیٹ میں موجود نہیں ہیں اور ان کی عادت ہے کہ وہ نہ کبھی بتا کر جاتے ہیں اور نہ ہی ان کی واپسی کا کوئی پتہ ہوتا ہے۔ آ جائیں تو ابھی آ جائیں نہ آئیں تو کئی کئی ہفتے فلیٹ کا رخ ہی نہ کریں"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"بکواس مت کرو۔ سیدھی طرح بتاؤ کہاں ہے عمران اس وقت"۔ مادام شیری نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا تم صاحب سے پہلے بھی مل چکی ہو"...... سلیمان نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"ہاں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... مادام شیری نے چونک کر پوچھا۔

"پھر تو تم خود ہی فیصلہ کر سکتی ہو کہ میں صاحب سے زیادہ خوبصورت، جوان اور وجیہہ ہوں۔ اس کے باوجود تم صاحب کے بارے میں ہی پوچھ رہی ہو"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"اوہ یو فول۔ تم میرے ہاتھوں مارے جاؤ گے۔ سنو آخری بار کہہ رہی ہوں۔ بتاؤ کہاں ہے عمران"...... مادام شیری نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اسے اس باورچی کے اس انداز سے بات کرنے پر بے حد غصہ آ رہا تھا۔ یہ شخص بندھا ہوا ہونے کے باوجود اس طرح بات کر رہا تھا جیسے وہ کسی پارک میں بیٹھے ہوئے رومانی گفتگو کر رہے

ہوں۔

"میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ صاحب نہ بتا کر جاتے ہیں اور نہ ان کی واپسی کا پتہ ہوتا ہے۔ وہ آوارہ گرد آدمی ہیں نجانے کہاں کہاں گھومتے رہتے ہیں"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو مادام شیری نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تم نے اپنا تعارف نہیں کرایا"...... اچانک سلیمان نے کہا تو مادام شیری بے اختیار چونک پڑی۔

"میرا نام مادام شیری ہے مادام شیری۔ اور سنو جب عمران آئے تو اسے بتا دینا کہ مادام شیری یہاں آئی تھی اور اب وہ میرے ہاتھوں بچ نہ سکے گا"...... مادام شیری نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے بتا دوں گا لیکن تم بیٹھو۔ کہاں جا رہی ہو۔ میں نے ابھی تک تمہاری کوئی خدمت ہی نہیں کی"...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا تو مادام شیری کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور چٹاخ کی زوردار آواز سے کمرہ گونج اٹھا۔ سلیمان کے چہرے پر اس قدر زوردار تھپڑ پڑا تھا کہ اس کا منہ گھوم گیا تھا۔

"اب اگر مزید بکواس کی تو گولی اتار دوں گی تمہاری کھوپڑی میں۔ سمجھے"...... مادام شیری نے غصے سے چیختے ہوئے کہا لیکن سلیمان نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے ایک ہی تھپڑ کھا کر اس کے ہوش ٹھکانے آگئے ہوں۔

"ہونہہ۔ پہلے تو بڑھ چڑھ کر باتیں کر رہے تھے ایک ہی تھپڑ نے سیدھا کر دیا تمہیں"...... مادام شیری نے کہا۔

"م۔ م۔ میں تو ریہرسل کر رہا تھا۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ مجھے تھپڑ کھانے پڑیں گے"...... سلیمان نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"ریہرسل۔ کس بات کی ریہرسل"...... مادام شیری نے چونک کر پوچھا۔

"صاحب بھی لڑکیوں سے اسی طرح باتیں کرتے ہیں اور لڑکیاں ان کے سامنے بچھ سی جاتی ہیں۔ میں نے سوچا تھا کہ میں بھی آپ سے ایسی باتیں کروں لیکن آپ تو الٹا ناراض ہو گئیں اور آپ نے مجھے تھپڑ بھی مار دیا"...... سلیمان نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر اب بے پناہ معصومیت تھی۔

"تم واقعی احمق آدمی ہو اس لئے میں تمہیں رسیوں سے آزاد کر کے جا رہی ہوں۔ سنو اگر تمہارے بقول وہ عمران یہاں کئی روز تک نہ آیا تو تم ویسے ہی بھوک پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاؤ گے"۔ مادام شیری نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔ اسے واقعی اس احمق باورچی پر رحم آگیا تھا لیکن ظاہر ہے وہ اسے ہوش میں رکھ کر تو آزاد نہ کر سکتی تھی اس لئے دوسرے لمحے اس کا ہاتھ گھوما اور سلیمان کی کنپٹی پر پٹاخہ سا چھوٹ گیا۔ سلیمان کے منہ سے ایک چیخ سی نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی اور جسم ڈھیلا پڑ گیا۔

"ہونہہ۔ جسمانی طور پر دیسے تو خاصا طاقتور نظر آرہا ہے لیکن اندر سے کھوکھلا ہے۔ ایک ہی ضرب سے بے ہوش ہو گیا ہے"۔ مادام شیری نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اس کی رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔ تمام رسیاں کھول کر اس نے ایک طرف ڈالیں اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ کمرے سے نکل کر وہ راہداری میں چلتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی لیکن اس سے پہلے کہ وہ دروازے تک پہنچتی اچانک اسے اپنے عقب میں ہلکے سے کھٹکے کی آواز سنائی دی تو وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑی اور پھر اسے دروازے پر کھڑا سلیمان نظر آگیا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ حیرت کا اظہار کرتی کہ اسے اتنی جلدی کیسے ہوش آگیا ہے، سلیمان کا ہاتھ حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے اس کے قدموں کے نیچے پٹاخہ سا پھٹا اور اس کے ساتھ ہی مادام شیری کو یوں محسوس ہوا جیسے اسے کسی نے تیزی سے گھومتے ہوئے پنکھے سے باندھ دیا ہو۔ یہ احساس بھی صرف چند لمحوں کے لئے ہوا تھا۔ اس کے بعد اس کا ذہن اس کا ساتھ چھوڑ گیا۔ پھر جیسے انتہائی تاریکی میں روشنی کا نقطہ چمکتا ہے اس طرح اس کے ذہن میں بھی روشنی کا نقطہ چمکا اور پھر یہ روشنی تیزی سے پھیلتی چلی گئی۔ ہوش میں آتے ہی اس نے آنکھیں کھولیں اور بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا جب اس نے دیکھا کہ وہ اسی کمرے میں اسی کرسی پر اسی رسی سے جکڑی ہوئی بیٹھی تھی اور کمرہ خالی تھا۔ ابھی وہ ذہنی طور پر

اپنے آپ کو سنبھال ہی رہی تھی کہ دروازے سے سلیمان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں چائے کا پانی ابلنے والی کیتلی پکڑی ہوئی تھی جس کی ٹونٹی سے بھاپ نکل رہی تھی۔ اس نے دوسرے ہاتھ میں لوہے کا ایک سٹینڈ سا پکڑا ہوا تھا۔ مادام شیری ابھی حیرت سے کیتلی اور سٹینڈ کو دیکھ ہی رہی تھی کہ سلیمان نے سامنے پڑی ہوئی میز پر سٹینڈ رکھا اور پھر کیتلی کو اس سٹینڈ پر رکھ دیا۔

"تم واقعی ضرورت سے زیادہ حسین ہو مادام شیری اور میں نہیں چاہتا کہ تم صاحب سے ملو کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ صاحب نے فوراً ہی تم پر دل و جان سے فدا ہو جانا ہے اور اس طرح اس کی منگیتر بیچاری اس کے انتظار میں سوکھتی رہ جائے گی اس لئے میں ابلے ہوئے پانی سے بھری یہ کیتلی لے آیا ہوں۔ جب یہ ابلتا ہوا پانی تمہارے چہرے پر پڑے گا تو پھر تمہاری جو شکل بنے گی اسے دیکھ کر کوئی تھوکنا بھی پسند نہ کرے گا"...... سلیمان نے سپاٹ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کیتلی اٹھا لی۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ رک جاؤ"...... مادام شیری نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اتنی بات تو وہ بھی جانتی تھی کہ اگر یہ ابلتا ہوا پانی اس کے چہرے پر پڑا تو اس کا کیا حشر ہو گا۔

"گھبراؤ نہیں۔ میں یہ پانی پہلے تمہارے سر پر ڈالوں گا تاکہ تمہاری یہ گرم کھوپڑی مزید گرم ہو جائے۔ تمہارے سر کے بال

ہمیشہ کے لئے جل جائیں اور پھر یہ پانی خود بخود تمہارے چہرے سے ہوتا ہوا تمہارے جسم پر پڑے گا" ۔ سلیمان نے اسی طرح مزے لے لے کر بات کرتے ہوئے کہا جیسے وہ تصور میں ہی اس سارے سین کو دیکھ دیکھ کر لطف لے رہا ہو۔ اس کی آنکھوں میں خاص قسم کی چمک آگئی تھی۔

"تم پاگل ہو۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ تم پاگل ہو۔ مت کرو ایسا۔ رک جاؤ" ۔ مادام شیری واقعی سلیمان کی آنکھوں کی چمک اور اس کی باتوں سے خوفزدہ ہو گئی تھی۔

"تم نے مجھے پاگل کہا ہے اس لئے اب تو ایسا ہو گا" ۔ سلیمان نے غصیلے لہجے میں کہا اور کیتلی کو اوپر اٹھا لیا۔

"اوہ۔ اوہ نہیں۔ تم عقلمند ہو۔ پلیز مت کرو ایسا۔ رک جاؤ" ۔ مادام شیری نے اس بار ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا لیکن اس کا لہجہ منت بھرا تھا۔

"چونکہ تم نے میری اب تعریف کر دی ہے اور میں اپنی تعریف سن کر خوش ہوتا ہوں اس لئے فی الحال رک جاتا ہوں لیکن اب تم یہ بتاؤ کہ تم یہاں کیوں آئی تھی۔ کیا مقصد تھا تمہارا" ۔ سلیمان نے کیتلی کو واپس سٹینڈ پر رکھتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں عمران سے ملنے آئی تھی" ۔ مادام شیری نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تو ملنے کا یہ طریقہ ہوتا ہے کہ تم پہلے یہاں فلیٹ میں بے ہوش

کر دینے والی گیس پھیلاؤ اور پھر اس کے ملازم کو رسیوں سے کرسی پر باندھ کر اسے تھپڑ مارو اور پھر اس کی کنپٹی پر ضرب لگا کر واپس چلی جاؤ۔ اس طرح ہوتی ہے ملاقات۔ اگر میں فوری طور پر بے ہوش ہو جانے کی اداکاری نہ کرتا تو تم تو نکل گئی تھی" ۔ سلیمان نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ اب واقعی انتہائی مستقل مزاج آدمی نظر آ رہا تھا اور مادام شیری حیرت سے اس شخص کو دیکھنے لگی جو واقعی گرگٹ کی طرح بار بار رنگ بدل رہا تھا۔ کبھی انتہائی معصوم نظر آ رہا تھا کبھی پاگل اور کبھی انتہائی عقلمند اور کبھی احمق۔

"تم کیا چیز ہو۔ میں تو تمہیں ابھی تک نہیں سمجھ سکی۔ ویسے میں نے زندگی میں پہلی بار کسی پر رحم کھایا تھا جس کا نتیجہ بھی مجھے مل گیا ہے ورنہ میں تمہیں لازماً گولی مار دیتی تو مجھے یہ وقت نہ دیکھنا پڑتا ..." ۔ مادام شیری نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو سلیمان بے اختیار ہنس پڑا۔

"اگر تم یہ حماقت کر لیتی تو اب تک تمہاری لاش کیڑے کھا کر آرام کر رہے ہوتے" ۔ سلیمان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک سائیڈ پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تھا۔

"رانا ہاؤس" ۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

"سلیمان بول رہا ہوں۔ صاحب ہیں" ..... سلیمان نے کہا۔

www.urduinpage.com Scanned & PDF Copy by RH

"ہاں۔ ابھی پہنچے ہیں۔ کیوں"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ان سے میری ملاقات کراؤ۔ ان کا ایک مہمان یہاں فلیٹ پر موجود ہے"۔۔۔ سلیمان نے کہا تو مادام شیری نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ ویسے اس نے اب تک اپنے طور پر رسیوں سے اپنے آپ کو آزاد کرانے کی ہر ممکن کوشش کر لی تھی لیکن اس سلیمان نے اسے نہ جانے کس انداز میں باندھا تھا کہ رہا ہونا تو ایک طرف اسے پوری طرح سانس لینا بھی مشکل ہو رہا تھا۔

"کیا بات ہے سلیمان۔ کون ہے مہمان"۔۔۔ چند لمحوں بعد عمران کی آواز سنائی دی۔

"انتہائی خوبصورت اور حسین مہمان ہے صاحب۔ آپ سے پہلے بھی مل چکا ہے"۔۔۔ سلیمان نے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ میں انتہائی ضروری کام میں مصروف ہوں۔ سمجھے"۔۔۔ عمران کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی تو سلیمان بے اختیار سہم سا گیا۔

"سوری صاحب۔ ایک غیر ملکی عورت ہے۔ اپنا نام مادام شیری بتاتی ہے۔ اس نے فلیٹ کا دروازہ کھلتے ہی مجھ پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی اور میں بے ہوش ہو گیا اور جب مجھے ہوش آیا تو میں سٹنگ روم میں کرسی پر بندھا ہوا تھا۔ وہ آپ کے بارے میں پوچھ رہی تھی، پھر اس نے مجھے تھپڑ مارا تو میں نے خوفزدہ ہونے کی اداکاری کی اور اسے میری شکل پر رحم آگیا اور اس نے میری کنپٹی پر

مکہ مارا۔ میں نے فوراً ہی بے ہوش ہونے کی اداکاری کی تو اس نے رسیاں کھولیں اور واپس جانے لگی تو میں نے الماری میں موجود خصوصی باکس سے بے ہوش کر دینے والی گیس کا کیپسول اٹھا کر اس کے قدموں میں مار دیا اور وہ بے ہوش ہو گئی تو میں نے اسے کرسی پر رسیوں سے باندھ دیا۔ پھر میں نے کچن سے چائے بنانے کے لئے رکھی ہوئی کیتلی اٹھائی جس میں پانی ابل رہا تھا۔ میں نے تو سوچا تھا کہ یہ ابلتا ہوا پانی ڈال کر اسے مزید خوبصورت بنا دوں لیکن وہ رونے پیٹنے لگی۔ چنانچہ میں نے ارادہ ترک کر دیا اور میں آپ کو فون اس لئے کر رہا ہوں کہ آپ کی اس مہمان کا کیا کروں۔ ابلتا ہوا پانی اس پر ڈال دوں یا اس میں چائے کی پتی ڈال کر اسے چائے کا کپ پیش کردوں"۔۔۔۔۔ سلیمان نے ویسے تو انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کی تھی لیکن اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ اپنی بات کا خود ہی لطف لے رہا ہے۔ گو عمران نے اسے ڈانٹ دیا تھا لیکن وہ عمران کا پوری طرح مزاج شناس تھا۔ اسے معلوم تھا کہ عمران نے یہ ڈانٹ اس لئے اسے پلائی ہے کہ وہ سنجیدگی سے سب کچھ بتا دے اس لئے اس نے لہجے میں سنجیدگی رکھی تھی لیکن الفاظ غیر سنجیدہ تھے۔

"ٹھیک ہے۔ میں جوزف اور جوانا کو بھیج رہا ہوں وہ اس مادام شیری کو وہاں سے رانا ہاؤس لے آئیں گے"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سلیمان نے منہ بناتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

Scanned & PDF Copy By RFI www.urduinpage.com

"صاحب نے میرے کارنامے کی داد بھی نہیں دی حالانکہ میں نے کتنی تفصیل سے انہیں بتایا تھا"۔۔ سلیمان نے مادام شیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"دیکھو سلیمان۔ تم مجھ سے دولت لے لو اور مجھے رہا کر دو۔ پلیز سلیمان"۔۔۔ مادام شیری نے کہا۔

"کتنی دولت دے سکو گی"۔۔۔ سلیمان نے کہا۔

"اس وقت تو میرے پاس کچھ نہیں لیکن میں وعدہ کرتی ہوں کہ میں تمہیں دس ہزار ڈالر دوں گی"۔۔۔ مادام شیری نے جلدی سے کہا کیونکہ دولت کی بات سن کر اس نے سلیمان کی آنکھوں میں ابھر آنے والی چمک دیکھ لی تھی اس لئے اس نے جان بوجھ کر دس ہزار ڈالر کہہ دیئے تھے تاکہ سلیمان فوراً ہی آمادہ ہو جائے۔

"صرف دس ہزار ڈالر۔ ارے اس سے زیادہ تو میں نے صاحب سے لینے ہیں۔ تمہیں چھوڑنے کا مطلب ہو گا کہ مجھے خود بھی یہاں سے بھاگنا پڑے گا اور میری رقم بھی رہ جائے گی"۔۔ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کتنے لینے ہیں تم نے اس سے"۔۔۔ مادام شیری نے چونک کر پوچھا۔

"ٹھہرو۔ مجھے ڈالروں میں حساب کرنے دو۔ گذشتہ پندرہ سالوں کی تنخواہیں، اوور ٹائم اور بونس وغیرہ ملا کر کوئی ساٹھ ستر لاکھ ڈالر تو بن ہی جائیں گے بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوں گے"۔۔ سلیمان نے

منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"۔۔۔ ساٹھ ستر لاکھ ڈالروں کا سن کر مادام شیری نے بے اختیار حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ٹھہرو۔ میں جا کر کیلکولیٹر پر حساب لگاتا ہوں پھر آ کر بتاتا ہوں"۔۔ سلیمان نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا اور مادام شیری نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ ظاہر ہے اسے یقین سا ہو گیا تھا کہ یہ احمق آدمی ہے اس لئے جب تک یہ حساب کتاب لگائے گا عمران کا آدمی یہاں پہنچ جائے گا اور اسے یقین تھا کہ اس بار عمران اسے لازماً گولی مار دے گا لیکن اب وہ کیا کر سکتی تھی۔ نہ وہ رسیاں توڑ سکتی تھی اور نہ ہی انہیں کسی جادوگر کی طرح غائب کر سکتی تھی اور پھر وہی ہوا۔ کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی۔

"ابھی میرا حساب ہی نہیں ہوا اور یہ پہنچ گیا"۔۔ سلیمان کی بڑبڑاتی ہوئی آواز راہداری میں سنائی دی اور تھوڑی دیر بعد کمرے میں سلیمان کے ساتھ ایک دیو ہیکل حبشی داخل ہوا اور پھر اس سے پہلے کہ مادام شیری کچھ کہتی اس دیو ہیکل حبشی کا بازو گھوما اور مادام شیری کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی کھوپڑی کے اندر آتش فشاں پھٹ پڑا ہو۔ یہ احساس بھی صرف چند لمحوں کے لئے ہوا تھا اور پھر اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

www.urdufanz.com/scan PDF Copy by RFI

جوزف اور جوانا کی کار رانا ہاؤس میں داخل ہوئی تو عمران کمرے سے نکل کر پورچ میں آگیا۔ کار روک کر وہ دنوں نیچے اترے اور پھر جوزف نے عقبی دروازہ کھول کر دونوں سیٹوں کے درمیان بے ہوش پڑی ہوئی مادام شیری کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور اندر کی طرف بڑھ گیا۔

"چیکنگ کر لی تھی۔ وہاں نگرانی تو نہیں ہو رہی تھی اور یہاں آتے ہوئے تمہارا تعاقب تو نہیں ہوا"...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں ماسٹر۔ میں نے اچھی طرح چیکنگ کر لی ہے۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہیں تھا اور نہ ہی ہمارا تعاقب ہوا۔ میں نے خاص طور پر چیک کیا تھا"...... جوانا نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ بلیک روم کی طرف بڑھ گیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ

جوزف مادام شیری کو بلیک روم میں لے گیا ہوگا۔ ویسے مادام شیری کے اس طرح مل جانے سے اسے حقیقتاً بے حد حیرت ہو رہی تھی اور اس کے ذہن میں بار بار یہ خیال آ رہا تھا کہ کہیں یہ کوئی ٹریپ نہ ہو اس لئے اس نے اسے فلیٹ سے یہاں منگوا لیا تھا لیکن جوانا بتا رہا تھا کہ وہاں نگرانی پر کوئی آدمی موجود نہ تھا جبکہ اگر یہ ٹریپ ہوتا تو لازماً باہر نگرانی ہو رہی ہوتی یا پھر اس کا تعاقب کیا جاتا لیکن جوانا بتا رہا تھا کہ ایسا نہیں ہوا۔ یہی باتیں سوچتا ہوا وہ بلیک روم میں داخل ہوا تو جوزف مادام شیری کو کرسی پر بٹھا کر راڈز میں جکڑ چکا تھا۔

"جوزف۔ الماری سے سپیشل میک اپ واشر نکالو اور اس کا میک چیک کرو"...... عمران نے مادام شیری کو غور سے دیکھتے ہوئے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے جواب دیا اور ایک سائیڈ پر موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے اندر داخل ہوتے ہی دیکھ لیا تھا کہ مادام شیری کے چہرے پر میک اپ ہے اور ویسے بھی اس کا چہرہ وہ نہ تھا جس چہرے میں وہ دانش منزل میں داخل ہوئی تھی۔ ویسے قدوقامت اور جسامت کے لحاظ سے وہ مادام شیری ہی تھی۔ جوزف نے الماری میں سے سپیشل میک اپ واشر نکالا اور پھر اس نے مادام شیری کے چہرے کو واش کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس نے میک اپ واشر کا غلاف ہٹایا تو مادام شیری کا اصل چہرہ سامنے آ گیا۔ وہی چہرہ جس چہرے میں وہ دانش منزل میں داخل ہوئی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ میک اپ واشر رکھ دو اور اسے ہوش میں لے آؤ"۔ عمران نے کہا۔ چونکہ میک اپ واش ہو چکا تھا اس لئے یہ خدشہ بھی ختم ہو گیا تھا کہ مادام شیری کے چہرے پر ڈبل میک اپ نہ ہو۔ جوزف نے میک اپ واشر الماری میں رکھا اور واپس آکر اس نے مادام شیری کا ناک اور منہ پر دونوں ہاتھ رکھ دیئے۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو اس نے ہاتھ ہٹالئے اور پیچھے ہٹ کر عمران کی کرسی کی سائیڈ میں کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد مادام شیری نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھلتے ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کا جسم چونکہ راڈز میں جکڑا ہوا تھا اس لئے ظاہر ہے وہ صرف کسمسا کر رہ گئی۔ اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی ہوئی تھی لیکن پھر وہ دھند آہستہ آہستہ صاف ہوتی چلی گئی۔

"تمہیں ہوش آ گیا مادام شیری"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کاش میں تمہارے اس باورچی کو گولی مار دیتی لیکن اس نے اپنی اداکاری سے مجھے اپنے پر رحم کھانے پر مجبور کر دیا اور پھر اس رحم کا نتیجہ ہے کہ میں اس وقت یہاں تمہارے سامنے موجود ہوں"۔ مادام شیری نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے اسے بڑی مشکل سے ہالی ووڈ جانے سے روکا ہوا ہے ورنہ

اگر وہ وہاں چلا جائے تو بڑے بڑے اداکاروں کے چراغ گل ہو جائیں اور پوری دنیا کے فلمی ایوارڈ اس کی فلم ریلیز ہونے سے پہلے ہی اسے مل جائیں"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ سنو عمران اگر تم مجھ پر یقین کرو تو میں تم سے ملنے وہاں تمہارے فلیٹ پر گئی تھی"...... مادام شیری نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ بتا دوں کہ اب تمہارے چہرے پر میک اپ نہیں ہے۔ میں نے اسے واش کروا دیا ہے"...... عمران نے کہا تو مادام شیری بے اختیار چونک پڑی۔

"میں نے اس لئے میک اپ کیا تھا تاکہ میں سیکرٹ سروس والوں سے بچ کر تم تک پہنچ سکوں ورنہ میں تمہارے اس اداکار باورچی کو اپنا اصل نام نہ بتاتی۔ کوئی فرضی نام بھی بتا سکتی تھی"۔ مادام شیری نے کہا۔

"گڈ۔ خاصی ذہین لڑکی ہو۔ بڑی کامیابی سے کہانی بنا لیتی ہو۔ بہرحال اب بھی تمہاری اور میری ملاقات ہو رہی ہے بتاؤ کیا خدمت کر سکتا ہوں میں تمہاری"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تم سے یہ کہنے آئی تھی کہ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم وہ ساری مشینری جو تم نے میرے آدمیوں سے حاصل کی ہے واپس کر دو اور میں تمہیں گارنٹی دے دوں کہ آئندہ شیڈاک پاکیشیا کا رخ نہیں کرے گی"...... مادام شیری نے کہا۔

"میری تمہارے سر چیف باس سے بات چیت ہو چکی ہے۔ اس نے پیچھے ہٹنے سے انکار کر دیا ہے اس لئے یہ باتیں کر کے اپنا اور میرا وقت ضائع کرنے کی کوشش نہ کرو"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس بات کو چھوڑو۔ وہ صرف سر چیف باس ہے۔ فیلڈ میں کام تو ہم نے کرنا ہے"..... مادام شیری نے کہا۔

"ایک صورت میں تمہاری یہ آفر قبول ہو سکتی ہے کہ تم ان تمام مشینوں کی کارکردگی کی تفصیلات مجھے بتا دو"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تیار ہوں"..... مادام شیری نے فوراً ہی کہا۔

"تو میں یہاں باری باری مشین منگوا لیتا ہوں۔ کیا خیال ہے"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اس حالت میں میرا ذہن کام نہیں کرے گا۔ ویسے بھی جب تمہارا میرا معاہدہ ہو گیا تو پھر تمہیں مجھ پر اعتماد کرنا چاہئے"۔ مادام شیری نے کہا۔

"تم نے پھر فرار ہونے کی کوشش کرنی ہے اور اس عمارت میں میرا استاد رہتا ہے جو عورتوں کے معاملے میں رحمدل ہے اس نے اس نے تم پر فائر نہیں کھولا اور یقیناً اسے اس بات کا بھی یقین ہو گا کہ تم بھاگ کر کہاں جا سکتی ہو لیکن یہاں عورتوں پر رحم کھانے والے نہیں ہیں اس لئے اگر تم نے فرار ہونے کی کوشش کی تو تم

دوسرا سانس بھی نہ لے سکو گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا وعدہ کہ میں ایسی کوشش نہیں کروں گی"..... مادام شیری نے کہا۔

"اوکے۔ جوزف اسے رہا کر دو"..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ جوزف نے آگے بڑھ کر سوئچ پینل پر موجود ایک بٹن پریس کیا تو کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی مادام شیری کے جسم کے گرد موجود راڈز کرسی میں ہی غائب ہو گئے تو مادام شیری اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"اس اعتماد کا شکریہ عمران۔ اب چلو دکھاؤ مجھے مشینری۔ میں بتاتی ہوں تمہیں ان کے بارے میں"..... مادام شیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جوزف تم آگے چلو اور مادام شیری تم جوزف کے پیچھے چلو گی"۔ عمران نے کہا۔

"اوکے جیسے تمہاری مرضی"..... مادام شیری نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا اور پھر جوزف کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھ گئی جبکہ عمران اس کے عقب میں تھا۔ جوزف دروازے سے باہر نکل کر مڑا تو اس کے پیچھے مادام شیری بھی مڑ گئی۔

"خبردار۔ اگر کسی نے مجھ پر حملہ کیا تو میں خوفناک بم آن کر دوں گی"..... عمران جیسے ہی دروازے سے مڑا اسے مادام شیری کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے دیکھا

Scanned & PDF Copy by

کہ مادام شیری دیوار سے پشت لگائے کھڑی تھی اور اس کے ہاتھ میں سنہرے رنگ کی پتلی سی پٹی تھی جس کے ایک سرے پر ستارہ سا جل بجھ رہا تھا جبکہ جوزف بھی جو آگے جا رہا تھا مادام شیری کی آواز سنتے ہی تیزی سے مڑا۔

"رک جاؤ جوزف" ۔ عمران نے جوزف کا مادام شیری پر چھلانگ لگانے کا موڈ دیکھتے ہوئے چیخ کر کہا تو جوزف بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔ اسی لمحے ایک طرف سے جوانا تیزی سے اندر داخل ہوا۔ شاید وہ بھی مادام شیری کی چیختی ہوئی آواز سن کر اندر آ گیا تھا۔

"تم بھی رک جاؤ۔ تم اس سٹار بم کو تو جانتے ہو گے عمران۔ تمہیں معلوم ہو گا کہ اگر میں نے اپنی انگلی کو ذرا سی بھی جنبش دے دی تو تم تینوں سمیت یہ عمارت ایک لمحے میں راکھ کا ڈھیر بن جائے گی۔ میں نے تو ویسے بھی مرنا ہے اس لئے مجھے اپنی موت کی کوئی پرواہ نہیں ہو گی لیکن مجھے یہ احساس بہرحال رہے گا کہ میں نے تمہیں ہلاک کر دیا ہے"...... مادام شیری نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے تو کہا تھا کہ تم کوئی اقدام نہیں کرو گی"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اسے جوزف پر غصہ آ رہا تھا جس نے اسے راڈز میں جکڑنے سے پہلے اس کی تلاشی نہ لی تھی۔ عمران نے اسے اس لئے نہ کہا تھا کہ وہ جانتا تھا کہ جوزف ہمیشہ خود ہی ایسا کر لیتا ہے۔ ویسے وہ اس سٹار بم کی تباہ کاریوں کے بارے میں بھی جانتا

تھا۔ اصل مشکل یہ تھی کہ اس وقت رانا ہاؤس کا خصوصی حفاظتی نظام بھی آن نہ تھا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو پھر بم کام ہی نہ کر سکتا اور ایسی صورت میں اس کی نوک پر اسٹار بھی چمکتا ہوا نظر نہ آتا۔

"میں نے اس لئے کہا تھا کہ میں اپنی زندگی بچانا چاہتی تھی۔ تمہارے آدمیوں نے میری جیکٹ سے سب کچھ نکال لیا تھا لیکن یہ سٹار بم جس خفیہ جیب میں تھا وہاں تک ان کا ہاتھ پہنچ ہی نہ سکتا تھا اس لئے مجھے یقین تھا کہ سٹار بم بہرحال موجود ہو گا اور اب سنو اگر تم اپنے آپ کو اور اپنے آدمیوں کو بچانا چاہتے ہو تو پھر میرے ساتھ کار میں بیٹھو۔ کار تم چلاؤ گے جبکہ میں عقبی نشست پر بیٹھوں گی اور اگر تم نے یا تمہارے آدمیوں نے کوئی معمولی سی بھی غلط حرکت کی تو میں اپنی جان پر کھیل جاؤں گی اور تم مجھے کار میں بٹھا کر مین مارکیٹ لے چلو"...... مادام شیری نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ میں لے چلتا ہوں تمہیں"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم تینوں چلو پورچ کی طرف"...... مادام شیری نے کہا اور پھر عمران کے کہنے پر جوزف اور جوانا بھی پورچ میں آ گئے۔ گو ان دونوں کے چہرے بری طرح بگڑے ہوئے تھے اور شاید اگر عمران نہ ہوتا تو وہ اس سنہری پٹی کی پروانہ کئے بغیر اس پر حملہ کر دیتے لیکن عمران جانتا تھا کہ اس وقت جو کچھ مادام شیری کہہ رہی ہے وہ درست ہے۔ چنانچہ پورچ میں پہنچ کر مادام شیری نے جوزف اور جوانا کو پھاٹک پر

پہنچنے اور اسے کھولنے کا کہا اور خود اس وقت کار کا عقبی دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی۔ جبکہ عمران ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ چکا تھا۔ پھر عمران نے کار سٹارٹ کی اور دوسرے لمحے وہ اسے گھما کر پھاٹک کی طرف لے گیا اور چند لمحوں بعد کار رانا ہاؤس کے پھاٹک سے نکل کر سڑک پر موجود بے پناہ ٹریفک میں شامل ہو گئی۔

"تم مجھے مین مارکیٹ ڈراپ کرو گے عمران اور سنو اگر تم نے وہاں کوئی شرارت کرنے کی کوشش کی یا مجھ پر عقب سے فائر کیا تو سٹار بم فائر ہو جائے گا اور پھر وہاں موجود سینکڑوں لوگ چشم زدن میں ہلاک ہو جائیں گے"...... مادام شیری نے کہا۔

"تم فکر مت کرو میرے لئے پاکیشیا کے ایک شہری کی جان تمہاری پوری شیڈاگ تنظیم سے زیادہ قیمتی ہے"...... عمران نے کہا اور پھر واقعی مادام شیری مین مارکیٹ پہنچ کر کار سے اتری اور تیز تیز قدم اٹھاتی وہاں موجود سینکڑوں لوگوں میں شامل ہو کر اس کی نظروں سے غائب ہو گئی اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ یہ واقعی اس کی زندگی کا پہلا واقعہ تھا کہ اس طرح مجرم اس کے ہاتھوں سے نکل گیا تھا۔ اس نے کار موڑی اور دانش منزل کی طرف روانہ ہو گیا البتہ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب وہ اس مادام شیری کو ہر قیمت پر ٹریس کرے گا جو چکنی مچھلی کی طرح اس کے ہاتھوں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئی تھی۔

شیڈاگ سپیشل سیکشن کا انچارج مارشل اپنے دو ساتھی ہنری اور جافن کے ہمراہ اس وقت پاکیشیا دارالحکومت کی اسٹار کالونی کی ایک کوٹھی میں موجود تھا۔ یہ تینوں اپنے ہیڈ کوارٹر سے باچان پہنچے اور پھر وہاں سے یہ ہوائی جہاز کے ذریعے کافرستان پہنچے اور کافرستان سے ایک بحری سمگلر کے ذریعے یہ سمندر کے راستے پاکیشیا میں داخل ہوئے تھے۔ سیکشن چیف نے ان کے یہاں تک پہنچنے کے سلسلہ میں چونکہ پہلے ہی انتظامات کر لئے تھے اس لئے انہیں راستے میں کسی قسم کی کوئی رکاوٹ پیش نہ آئی تھی وہ سمگلر انہیں پاکیشیا پہنچانے کے لئے پہلے ہی تیار تھا اور اسٹار کالونی کی اس کوٹھی کا پتہ بھی انہیں سیکشن چیف نے ہی دیا تھا اس لئے وہ سیدھے یہاں پہنچ گئے تھے۔ کوٹھی کے پھاٹک پر نمبروں والا تالا موجود تھا اور نمبر انہیں بتا دیئے گئے تھے اس لئے وہ اطمینان سے تالا کھول کر کوٹھی میں داخل ہو گئے

تھے۔ کوٹھی ہر لحاظ سے فرنشڈ تھی بلکہ یہاں ایک کمرے میں انتہائی جدید ترین اسلحہ بھی موجود تھا اور ایک نئے ماڈل کی کار بھی گیراج میں موجود تھی۔ یہاں پہنچ کر انہوں نے سب سے پہلے باتھ روم میں جا کر غسل کیا اور پھر لباس وغیرہ تبدیل کر کے انہوں نے ریک میں موجود شراب کی بوتلیں نکال کر شراب پی اس طرح وہ تینوں ہی جو طویل اور مسلسل سفر کرنے کی وجہ سے قدرے تھک سے گئے تھے اب ہر لحاظ سے تازہ دم نظر آنے لگ گئے تھے۔

"میں چیف کو اطلاع کر دوں" ۔۔۔ مارشل نے کہا اور پھر اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نکالا۔ اس کی سائیڈ پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا تو باکس پر ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ مارشل خاموش بیٹھا رہا۔ تھوڑی دیر بعد بلب ایک جھٹکے سے جلنے لگا۔

"ہیلو ہیلو۔ مارشل کالنگ۔ اوور" ۔۔۔ مارشل نے اس بلب کے مسلسل جلتے ہی کہا کیونکہ بلب کے مسلسل جلنے کا مطلب تھا کہ رابطہ قائم ہو گیا ہے۔

"یس۔ کہاں سے بول رہے ہو۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے سیکشن چیف کی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے چیف۔ ہم ہر لحاظ سے ٹھیک ٹھاک یہاں پہنچ گئے ہیں اور یہاں پہنچتے ہی میں آپ کو کال کر رہا ہوں۔ اوور" ۔۔۔ مارشل نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"مادام شیری کو سپیشل نمبروں پر کال کرو اور اب تم نے مادام شیری کے احکامات پر کام کرنا ہے۔ مشن کے بارے میں تفصیل میں نے تمہیں پہلے ہی بتا دی ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس انتہائی فعال اور تیز سروس ہے۔ اب میں نے اس کا ریکارڈ چیک کر لیا ہے اور خاص طور پر اس کے لئے کام کرنے والا علی عمران۔ ویسے میں نے مادام شیری کو علی عمران کا رہائشی پتہ بھی بتا دیا ہے۔ تم نے فوری طور پر دو کام کرنے ہیں۔ ایک تو سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر تباہ کرنا ہے اور دوسرا اس عمران کا خاتمہ کرنا ہے اگر تم نے یہ دونوں کام کر لئے تو ہمارا مشن ویسے ہی مکمل ہو جائے گا۔ مجھے مادام شیری نے جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق وہ سیکرٹ سروس کے اس ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو کر واپس نکل آئی تھی۔ اس نے بتایا ہے کہ اس میں انتہائی جدید ترین سائنسی حفاظتی انتظامات موجود ہیں۔ اس نے جو کچھ بتایا ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے ہیڈ کوارٹر کے لئے سٹاپ رینجر منگوا لیا تھا۔ یہ سٹاپ رینجر اس بلڈنگ میں موجود تمام حفاظتی انتظامات کو عارضی طور پر ناکارہ کر سکتا ہے اور حفاظتی انتظامات ناکارہ ہوتے ہی اس پوری عمارت کو ایکس وی میزائلوں سے تم تباہ کر سکتے ہو۔ سٹاپ رینجر اور ایکس وی میزائل تمہیں ایک آدمی سے مل جائیں گے۔ میں تمہیں اس آدمی کا فون نمبر بتا دیتا ہوں تم اسے فون کر کے اپنا نام بتاؤ گے تو وہ یہ دونوں چیزیں تمہاری رہائش گاہ پر پہنچا دے گا۔ یہ کوٹھی جس میں تم موجود

ہو اور اس کا سارا سامان یہ سب اس آدمی نے ہی ارینج کیا ہے۔ اوور"۔ سیکشن چیف نے کہا اور اس نے ایک فون نمبر بتا دیا۔

"یس چیف۔ اوور"...... مارشل نے کہا۔

"انتہائی برق رفتاری اور مہارت سے مشن مکمل کرو۔ جس قدر دیر کرو گے اتنے ہی تمہارے لئے خطرات بڑھ جائیں گے۔ اوور اینڈ آل"...... سیکشن چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مارشل نے بٹن آف کر دیا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور چیف کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت لہجے میں آواز سنائی دی۔

"مارشل بول رہا ہوں"...... مارشل نے کہا۔

"اوہ۔ کس کالونی سے"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"اسٹار کالونی سے"...... مارشل نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ فرمائیے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سٹاپ رینجر اور ایکس وی میزائل چاہئیں"...... مارشل نے کہا۔

"وہ آپ کی آمد سے پہلے وصول ہو گئے تھے اس لئے آپ کی کوٹھی میں پہنچا دیئے گئے ہیں۔ آپ دائیں کمرے میں بائیں ہاتھ پر لگی ہوئی ٹائلوں میں سے درمیانی ٹائل کو پریس کریں گے تو ایک خفیہ

راستہ کھل جائے گا جس کی دوسری طرف ایک خفیہ کمرہ ہے۔ اس کمرے میں یہ دونوں چیزیں موجود ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے"...... مارشل نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور پھر واقعی جب انہوں نے اس خفیہ کمرے کو کھولا تو یہاں چار ایکس وی میزائل اور سٹاپ رینجر موجود تھے۔ یہ سب عام مشینری کے ڈبوں میں بند تھے اور انہیں کارمن سے کسی سینڈر کمپنی کی طرف سے پاکیشیا میں سٹائل کارپوریشن کے نام پر بک کرایا گیا تھا۔

"دونوں ہی نام فرضی ہوں گے"...... جافن نے کہا اور مارشل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے بعد انہوں نے دوبارہ اس کمرے کو بند کیا اور ایک بار پھر سٹنگ روم میں آ گئے۔

"اب مادام شیری سے بات ہونی چاہئے تاکہ ہم کام شروع کر سکیں"...... مارشل نے کہا اور باقی ساتھیوں کے سر ہلانے پر اس نے بیگ میں سے ایک چھوٹا سا لیکن جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر میز پر رکھا اور پھر اس نے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور بٹن دبا دیا۔

"ہیلو۔ ایس ایس مارشل کالنگ۔ اوور"...... مارشل نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس مادام شیری اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے مادام شیری کی آواز سنائی دی چونکہ وہ سب مادام شیری کی آواز کو

www.urdufanz.com

پہچانتے تھے اس لئے ان سب کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"مادام ہم سیکشن چیف کے حکم پر یہاں پہنچ گئے ہیں اور مشن پر کام کرنے کے لئے تیار ہیں۔ سیکشن چیف کا حکم ہے کہ ہم نے فوری طور پر سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر تباہ اور اس کے لئے کام کرنے والے علی عمران کا خاتمہ کرنا ہے۔ اس کے سائنسی انتظامات بھی ہو چکے ہیں۔ صرف آپ کی رہنمائی کی ضرورت ہے۔ اوور"...... مارشل نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم کہاں موجود ہو۔ اوور"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"اسٹار کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو گیارہ میں۔ اوور"...... مارشل نے جواب دیا۔

"او کے میں بھی وہیں آ رہی ہوں پھر تفصیل سے بات ہو گی لیکن میں میک اپ میں ہوں اس لئے میں کوڈ ایم ایس استعمال کروں گی۔ اوور"...... مادام شیری نے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام۔ اوور"...... مارشل نے کہا۔

"اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مارشل نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ہنری جا کر پھاٹک پر رک جاؤ اور پھر مادام شیری کو اندر لے آؤ"...... مارشل نے اپنے ساتھی سے کہا اور وہ خاموشی سے اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد کال بیل بجنے کی آواز

سنائی دی تو وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک عورت ہنری کے ساتھ اندر داخل ہوئی تو مارشل اور جافن دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

"بیٹھو اور مجھے تفصیل سے بتاؤ کہ تم یہاں تک کیسے پہنچے اور تمہارے لئے اس کوٹھی کا بندوبست کس نے کیا ہے"...... مادام شیری نے ان کے سامنے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تمام انتظامات چیف نے کئے ہیں مادام"...... مارشل نے کہا اور پھر اس نے یہاں پہنچنے، چیف سے گفتگو کے ساتھ ساتھ فون پر کسی آدمی سے ہونے والی گفتگو اور سٹاپ رینجر اور ایکس ڈی میزائلوں کے بارے میں بھی تفصیل بتا دی۔

"ہونہہ۔ تو اس بار چیف نے ایسا انتظام کیا ہے کہ تمہیں کسی طرح ٹریس نہ کیا جا سکے۔ گڈ شو"...... مادام شیری نے کہا۔

"اب آپ بتائیں کہ ہمیں سب سے پہلے کیا کرنا ہے۔ اس عمارت کو تباہ کرنا ہے یا اس عمران کو ٹریس کر کے اسے ہلاک کرنا ہے۔ ویسے چیف نے بتایا تھا کہ آپ اس عمارت میں داخل ہوئی تھیں اس طرح آپ کو اس عمارت کے محل وقوع کا علم ہو گا اس لئے میری تجویز تو یہ ہے کہ پہلے اس عمارت کو تباہ کر دیا جائے"۔ مارشل نے کہا۔

"تمہاری تجویز درست ہے لیکن اصل بات میں یہ سوچ رہی ہوں کہ کیا یہ سٹاپ رینجر وہاں موجود مشیزی کو زیرو کر بھی سکے گا یا

نہیں"...... مادام شیری نے کہا تو مارشل اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"مادام۔ سٹاپ رینجر چیف نے خصوصی طور پر ہیڈ کوارٹر سے منگوایا ہے اور یہ لازماً وہ کام کر سکتا ہے جو دنیا کی کوئی اور مشین نہیں کر سکتی اور ایکس وی میزائل بھی اگر کسی بڑی سے بڑی عمارت پر فائر ہو جائے تو سوائے اس عمارت کے جسے خصوصی طور پر ایٹم بم پروف بنایا گیا ہے باقی ہر قسم کی عمارت کو جلا کر راکھ کر دے گا"۔ مارشل نے کہا۔

"اوکے آؤ پھر اپنے مشن کا آغاز اس عمارت سے ہی کرتے ہیں"۔ مادام شیری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ کار میں بیٹھے کوٹھی سے نکل کر سڑک پر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر مادام شیری خود تھی جبکہ سائیڈ سیٹ پر مارشل بیٹھا ہوا تھا اور عقبی سیٹ پر اس کے دو ساتھی جافن اور ہنری موجود تھے۔ ایکس وی میزائل اور سٹاپ رینجر کار کی ڈگی میں رکھ دیئے گئے تھے۔ مختلف سڑکوں سے گذرنے کے بعد کار جیسے ہی ایک سڑک پر مڑی مادام شیری نے کار کی رفتار آہستہ کر دی۔

"اس سڑک پر اس عمارت کا فرنٹ ہے"...... مادام شیری نے کہا تو مارشل اور اس کے ساتھی چوکنا ہو کر بیٹھ گئے اور جب کار اس عمارت کے سامنے سے گذرنے لگی تو مادام شیری نے مارشل کو اس عمارت کی نشاندہی کر دی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کار سائیڈ روڈ پر

موڑ لی۔

"اس عمارت کی عقبی طرف ایک نرسری ہے جہاں دو آدمی موجود تھے جنہیں میرے ساتھی مارٹن نے ہلاک کر دیا تھا اس لئے اب لازماً یہ نرسری خالی پڑی ہو گی اور اصل عمارت بھی اس نرسری کی طرف ہی ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں سٹاپ رینجر اور ایکس وی میزائل اسی طرف نصب کرنے چاہئیں"...... مادام شیری نے کار موڑتے ہوئے کہا اور مارشل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد کار عمارت کے عقب میں جانے والی دیوار کے ساتھ ساتھ ایک لوہے کے پھاٹک کے سامنے جا کر رک گئی۔ کار رکتے ہی مارشل بھی بجلی کی سی تیزی سے نیچے اترا اور دوسرے لمحے وہ کسی سرکس کے ماہر کی طرح اچھل کر اس پھاٹک پر چڑھا اور دوسری طرف کود گیا۔ اس کے انداز میں واقعی بے پناہ تیزی اور پھرتی تھی۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کھل گیا اور مارشل نظر آیا۔

"آ جائیے مادام۔ واقعی اس نرسری میں کوئی آدمی نہیں ہے"۔ مارشل نے کہا تو مادام شیری نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار موڑی اور اسے اندر کی طرف لے گئی۔ کار کے اندر جاتے ہی مارشل نے پھاٹک بند کر کے اس کا اندر سے کنڈا لگا دیا۔ مادام نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روکی اور پھر وہ نیچے اتری۔ اس کے ساتھ ہی جافن اور ہنری بھی نیچے اتر آئے۔

"یہ واقعی اس کام کے لئے آئیڈیل جگہ ہے مادام"...... مارشل

نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا جبکہ اس دوران جافن نے کار کے اگنیشن سے چابی نکالی اور اس کی مدد سے ڈگی کھول دی اور اس میں موجود سٹاپ رینجر اور ایکس وی میزائل کے ڈبے اٹھا کر باہر رکھ دیئے سٹاپ رینجر کے ساتھ مارشل دو ایکس وی میزائل لے آیا تھا۔

"ہنری اور جافن تم دونوں ایکس وی میزائلوں کو ان کے لانچروں پر اس طرح نصب کرو گے کہ ڈی چارج بٹن پش کرتے ہی یہ دونوں بیک وقت اس عمارت کے اندر جا گریں جبکہ میں سٹاپ رینجر کو اس عمارت کی دیوار پر ایڈجسٹ کروں گا" مارشل نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"یس باس"...... ہنری اور جافن نے کہا اور ان دونوں نے میزائلوں کے ڈبے اٹھا کر کاندھوں پر رکھے اور تیزی سے آگے بڑھ گئے۔

"آیئے مادام"...... مارشل نے جھک کر سٹاپ رینجر کا ڈبہ اٹھایا اور پھر وہ مادام شیری سمیت اس عمارت کی عقبی دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ دیوار خاصی طویل اور بلند تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ بالکل سپاٹ تھی اور اس پر گرے رنگ کا کوئی خاص قسم کا مصالحہ پلستر کے انداز میں لگایا گیا تھا۔ پوری دیوار مکمل طور پر سپاٹ تھی۔ اس میں نہ کوئی دروازہ تھا نہ کھڑکی اور نہ کوئی روشندان اور نہ ہی کہیں چھوٹا یا بڑا کوئی سوراخ یا رخنہ تھا۔ مارشل نے دیوار کے قریب پہنچ کر سٹاپ رینجر کا ڈبہ نیچے زمین پر رکھا اور پھر اسے کھول کر اس میں موجود مشین کو باہر نکال لیا۔ یہ ایک مستطیل شکل کا باکس تھا

جس کے ساتھ ایک باریک سا برما نصب تھا۔ باکس کی سائیڈوں میں مختلف رنگوں کے بٹن لگے ہوئے تھے۔ مادام شیری خاموش کھڑی یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہی تھی۔ مارشل نے سٹاپ رینجر اٹھا کر اس کی سائیڈ پر موجود ایک بٹن پریس کیا تو باکس کے اندر ہلکی سی روشنی پھیل گئی۔ مارشل نے برمے کا باریک سرا دیوار پر رکھا اور پھر ایک بٹن دبایا تو برما بجلی کی سی تیزی سے گھومنے لگا اور پھر پلک جھپکنے میں برما دیوار کے اندر غائب ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ بٹن جس کے دبانے سے برما حرکت میں آیا تھا خود بخود آف ہو گیا۔ اب سٹاپ رینجر دیوار کے ساتھ فکس ہو چکا تھا۔ اسی لمحے ہنری اور جافن بھی ان کے قریب آ گئے۔ جافن کے ہاتھ میں ایک ڈی چارجر موجود تھا۔

"یہ لیجئے باس۔ دونوں میزائل نصب ہو چکے ہیں اور ہم نے اینگل بھی چیک کر لئے ہیں"...... جافن نے کہا۔

"کہاں نصب کئے ہیں مجھے دکھاؤ"...... مارشل نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ مادام شیری بھی ان کے ساتھ ہی واپس مڑ گئی اور پھر کافی فاصلے پر انہوں نے زمین پر دو سٹینڈ رکھے ہوئے دیکھے جن پر دو چھوٹے چھوٹے سرخ رنگ کے میزائل نصب تھے۔ ان دونوں کے رخ اوپر کی طرف تھے۔ ان میزائلوں کے عقب میں ایک چپٹا سا باکس تھا اور ایک باکس سے ایک تار نکل کر دوسرے باکس میں جا رہا تھا۔ دوسرے باکس پر ایک چارجر بھی موجود تھا۔ مارشل نے ان کے اینگل چیک کئے۔ تاریں چیک کیں اور پھر چارجر کو چیک کر کے وہ

سیدھا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

"گڈ۔ یہ ہر لحاظ سے درست نصب ہیں۔ اب اس عمارت کو تباہ ہونے اور جل کر راکھ ہونے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں بچا سکتی"۔ مارشل نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں تباہی کے دوران یہاں نہیں ٹھہرنا چاہئے۔ یہ اتنی بلند عمارت ہے کہ اس کا ملبہ ادھر بھی گرے گا"۔ مادام شیری نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے مادام اسی لئے تو میں نے چارجر لگوایا ہے۔ ہم اسے دور جا کر تباہ کریں گے تاکہ ہم پر شک بھی نہ ہو سکے"۔ مارشل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں چاہتی ہوں کہ سٹاپ رینجر آن ہوتے ہی یہ میزائل بھی فائر ہو جائیں۔ ان میں وقفہ نہ آئے ورنہ ہو سکتا ہے کہ اس وقفے کے دوران وہ لوگ کوئی انتظام کر لیں"...... مادام شیری نے کہا۔

"مادام۔ اتنا وقفہ تو بہرحال رکھنا ہی پڑے گا کہ ہم یہاں سے کار لے کر دور جا سکیں۔ یہ وقفہ زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ کا ہو گا اور پانچ منٹ میں وہ لوگ کیا کر سکتے ہیں"...... مارشل نے کہا۔

"ٹھیک ہے چلو"...... مادام شیری نے کہا تو مارشل نے ہنری کو کار باہر لے جانے کا کہا اور ہنری تیز تیز قدم اٹھاتا کار کی طرف بڑھ گیا۔

"مادام آپ اور جافن بھی کار میں بیٹھ جائیں۔ جب آپ کار

پھاٹک سے باہر لے جائیں گے تو میں سٹاپ رینجر آن کر کے آکر بیٹھ جاؤں گا اس طرح وقفہ مزید کم ہو سکتا ہے"...... مارشل نے کہا تو مادام شیری، ہنری اور جافن تینوں جا کر کار میں بیٹھ گئے جبکہ مارشل اس دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ ہنری کار لے کر پھاٹک کی طرف بڑھا اور جافن نے پہلے جا کر پھاٹک کھول دیا۔ ہنری کار باہر لے گیا اور اس نے پھاٹک کے باہر لے جا کر کار روک دی۔ جافن نے پھاٹک بند کیا اور پھر آکر وہ کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد مارشل بھی پھاٹک سے نکل کر کار کی طرف بڑھا اور پھر وہ بھی آکر عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا کیونکہ سائیڈ سیٹ پر اس بار مادام شیری بیٹھی ہوئی تھی۔ مارشل کے بیٹھتے ہی ہنری نے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دی اور پھر وہ ایک لمبا چکر کاٹ کر واپس اس سڑک پر آگئے جہاں عمارت کا فرنٹ تھا۔ چونکہ یہ سائیڈ روڈ ون وے تھی اس لئے مجبوراً انہیں یہ لمبا چکر کاٹنا پڑا تھا پھر کچھ فاصلے پر لے جا کر ہنری نے مادام شیری کے کہنے پر کار روک دی۔

"ڈی چارجر کہاں ہے مجھے دو"...... مادام شیری نے مارشل سے کہا تو مارشل نے ڈی چارجر مادام کے ہاتھ میں دے دیا جس جگہ وہ موجود تھے وہاں سے عمارت کافی صاف نظر آ رہی تھی۔ مادام شیری نے ڈی چارجر پر ایک بٹن پریس کیا تو زرد رنگ کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ایکس وی میزائل کام کر رہے ہیں۔

Scanned & PDF Copy By

مادام شیری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوسرا بٹن پریس کر دیا۔ یہ بٹن پریس ہوتے ہی زرد بلب بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی جھماکے سے دوسرا سرخ رنگ کا بلب جلا اور پھر بجھ گیا۔ اب ان کی نظریں عمارت پر جمی ہوئی تھیں۔ دوسرے لمحے انہوں نے عمارت کے اوپر سے دونوں میزائل اڑ کر آتے ہوئے دیکھ لئے۔ ان کی رفتار بے حد تیز تھی اور پھر وہ دونوں نیچے گر کر ان کی نظروں سے غائب ہو گئے۔ اس کے ساتھ ہی گڑگڑاہٹ کی تیز آوازیں ابھریں اور پھر ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور پھر عمارت کے اندر سے آگ کا ایک بڑا سا شعلہ آسمان کی طرف بلند ہوا۔ بالکل اسی طرح جس طرح آتش فشاں پھٹنے سے لاوا اوپر کو اٹھتا ہے اور اس کے ساتھ ہی ہر طرف گرد اور دھواں سا چھا گیا۔

"وہ مارا۔ ویری گڈ۔ چلو لے چلو کار"...... مادام شیری نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ہنری نے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھائی اور پھر بجلی کی سی تیزی سے وہ اسے موڑ کر آگے لے جانے لگا۔ ان سب کے چہرے مسرت سے کھلے پڑ رہے تھے کیونکہ انہوں نے اپنا پہلا مشن انتہائی کامیابی سے مکمل کر لیا تھا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا جبکہ بلیک زیرو کچن میں اس کے لئے کافی تیار کر رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو کچن سے باہر آیا اور اس نے کافی کی ایک تیار شدہ پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری پیالی اٹھائے وہ اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

"تو جس طرح مادام شیری یہاں سے فرار ہوئی تھی ویسے ہی وہ رانا ہاؤس سے بھی فرار ہو گئی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہاں سے وہ فرار نہیں ہوئی بلکہ ہماری مجبوری کا فائدہ اٹھا کر باقاعدہ گئی ہے اور میں نے اسے خود لے جا کر مین مارکیٹ چھوڑا تھا"...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"مادام شیری ہے ہی ایسی عمران صاحب۔ مجھے آج تک اس بات پر افسوس ہے کہ وہ یہاں سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئی۔

www.urdufans.com

بہرحال جہاں تک میرا خیال ہے وہ سیماب صفت عورت ہے اس لئے وہ بہت جلد پھر ادھر آئے گی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ہماری سیکرٹ سروس کیا کر رہی ہے۔ کوئی رپورٹ ہی نہیں آ رہی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صرف قدوقامت سے تو ظاہر ہے کسی کو اتنے بڑے اور گنجان آباد شہر میں تلاش نہیں کیا جا سکتا"...... بلیک زیرو نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"اس کے سپیشل گروپ کی آمد کے بارے میں بھی کوئی اطلاع نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ کوئی مشکوک آدمی ابھی تک سامنے نہیں آیا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا خیال ہے ولی را ولی می شناسد کی طرح جولیا کو اس مادام شیری کی تلاش پر لگایا جائے اس بار باقی ساری ٹیم تو کام کر رہی ہے جبکہ جولیا صرف رپورٹیں دینے اور رپورٹیں لینے میں مصروف ہے اس لئے مادام شیری ٹریس نہیں ہو رہی"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"صالحہ تو کام کر رہی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"جولیا نے اسے صفدر کے ساتھ رکھنے کی بجائے تنویر کے ساتھ رکھا ہوا ہے اور جہاں تنویر ہو وہاں بیچاری صالحہ کیا کر سکتی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بھی بے اختیار مسکرا

دیا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک آپریشن روم میں یکلخت ایسی آواز ابھری جیسے کوئی بڑا سا مینڈک ٹرا رہا ہو اور یہ آواز سنتے ہی عمران اور بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑے۔ بلیک زیرو نے بجلی کی سی تیزی سے میز کے کنارے پر موجود بہت سے بٹنوں میں سے ایک بٹن پریس کیا تو سامنے دیوار پر ایک سکرین روشن ہو گئی اور چند لمحوں تک تو اس پر جھماکے سے ہوتے رہے پھر ایک منظر ابھر آیا اور یہ منظر دیکھتے ہی عمران اور بلیک زیرو دونوں ہی بے اختیار کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے کیونکہ منظر میں عقبی نرسری کی طرف سے دانش منزل کی عقبی دیوار نظر آ رہی تھی اور ایک غیر ملکی عقبی دیوار میں کوئی چیز فٹ کر رہا تھا، کوئی باکس نما چیز جبکہ اس کے ساتھ ہی ایک غیر ملکی عورت بھی کھڑی تھی۔

"اوہ۔ اوہ یہ تو مادام شیری ہے۔ جلدی کرو ایس وی مشین آن کردو۔ یہ یقیناً حفاظتی سسٹم فیل کر رہے ہیں۔ جلدی کرو۔ فوراً"۔ عمران نے چیختے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا ایک دروازے میں غائب ہو گیا۔ عمران ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا سکرین کو دیکھ رہا تھا۔ دیوار کے ساتھ مشین نصب کر کے جیسے ہی وہ آدمی پیچھے ہٹا دو اور غیر ملکی بھی عقب سے چلتے ہوئے ان کے قریب آ گئے اور پھر ان میں سے ایک نے ایک ڈی چارجر اس مشین نصب کرنے والے کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ اسی لمحے کھٹاک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ان کی گفتگو سنائی دینے لگی۔ بلیک زیرو نے ایس

Scanned & PDF Copy by REH

وی مشین آن کر دی تھی۔ پھر وہ چاروں مڑے تو عمران تیزی سے بلیک زیرو والی کرسی کی طرف گیا اور اس نے تیزی سے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے اور سکرین ایک لمحے کے لئے ایک جھماکے سے بند ہوئی پھر ایک جھماکے سے دوبارہ روشن ہو گئی۔ اب اس سکرین پر عقبی طرف کی پوری نرسری نظر آ رہی تھی۔ وہ چاروں ایک جگہ جا کر رکے تو عمران کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ وہاں زمین پر سٹینڈ پر باقاعدہ میزائل نصب تھے۔ اسی لمحے بلیک زیرو بھی واپس آ گیا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے بھی سکرین کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"دانش منزل کو مکمل طور پر تباہ کرنے کی کارروائی ہو رہی ہے۔ یہ دنیا کے انتہائی خوفناک اور تباہ کن میزائل ہیں۔ ایکس وی میزائل اور اب مجھے یقین ہے کہ جو مشین دیوار کے ساتھ نصب کی گئی ہے وہ دانش منزل کے حفاظتی نظام کو آف کر دے گی اس کے بعد یہ میزائل فائر ہوں گے اور دانش منزل تباہ ہو جائے گی"۔ عمران نے اس طرح کمنٹری شروع کر دی جیسے وہ ٹی وی پر کسی فلم کے آنے والے اہم سین کے بارے میں دیکھنے والوں کو بریف کر رہا ہو۔

"پھر کیا ہم دیکھتے رہیں گے۔ میں عقب میں جا رہا ہوں"۔ بلیک زیرو نے تیز لہجے میں کہا۔

"جلدی مت کرو بلیک زیرو ورنہ سارا کھیل خراب ہو جائے گا۔

فکر مت کرو ایس وی مشین آن ہو جانے کے بعد عقبی طرف کی مشین ہماری مرضی کے بغیر کام نہ کر سکے گی"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو رک گیا۔ وہ آدمی جس نے مشین نصب کی تھی وہ اب ان میزائلوں پر جھکا ہوا تھا اور ان کی چیکنگ کر رہا تھا۔

"بلیک زیرو۔ تھری ون بھی آن کر دو۔ جلدی کرو"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا آپریشن روم کے ایک کونے میں موجود مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے تیزی سے مشین پر موجود کور ہٹایا اور پھر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ مشین آن ہوتے ہی کمرے میں سائیں سائیں کی آواز سنائی دینے لگی۔

"اوکے اب جا کر سپیشل سسٹم آن کر دو لیکن اس کی پاور تھری ایکس محدود کر دینا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

"تھری ایکس پر۔ لیکن"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"میں انہیں یہ تاثر دینا چاہتا ہوں کہ ان کا مشن مکمل ہو گیا ہے۔ جاؤ اور جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو بلیک زیرو خاموشی سے ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ادھر سکرین پر مادام شیری ایک آدمی سمیت کار میں بیٹھ رہی تھی جبکہ دوسرا آدمی پھاٹک کی طرف بڑھ رہا تھا اور مشین نصب کرنے والا آدمی دوبارہ دیوار کی طرف آ رہا تھا۔ پھر اس نے دیوار کے قریب پہنچ کر اس مشین کا ایک بٹن پریس کیا اور پھر تیزی سے مڑ کر واپس چلا گیا جبکہ کار اب پھاٹک سے نکل کر سکرین سے غائب ہو گئی تھی۔

www.urduarray.com [Scanned & PDF copy by RP]

اسی لمحے بلیک زیرو واپس آگیا۔

"آؤ اب برآمدے میں کھڑے ہو کر دانش منزل کی تباہی کا منظر دیکھیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر کبیدگی کے تاثرات ابھر آئے لیکن وہ بولا کچھ نہیں اور پھر وہ عمران سمیت آپریشن روم سے نکل کر برآمدے میں آ کر کھڑے ہو گئے

تقریباً پندرہ منٹ بعد اچانک انہیں سائیں سائیں کی تیز آوازیں سنائی دیں اور پھر دونوں میزائل صحن کے عین درمیان میں آ کر گرے۔ اس کے ساتھ ہی خوفناک گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور پھر دونوں میزائل پھٹ گئے اور ان سے نکلنے والے شعلے آتش فشاں کے لاوے کی طرح اوپر آسمان کی طرف اٹھتے چلے گئے اور اس کے ساتھ ہی ہر طرف دھواں سا پھیلتا چلا گیا۔ عمران بڑے اطمینان بھرے انداز میں کھڑا یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہا تھا جبکہ بلیک زیرو کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔

"یہ کیا ہوا ہے عمران صاحب۔ یہ تو صرف میزائل ہی پھٹے ہیں۔ عمارت کو تو کچھ نہیں ہوا"...... بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تھری ایس پاور کا یہی کمال ہے بلیک زیرو۔ اس نے نہ صرف ان میزائلوں کو عمارت کے اوپر پہنچتے ہی ان کا اینگل تبدیل کر دیا بلکہ عمارت کے گرد ایسی ریز بھی پھیل گئیں کہ اب یہ میزائل عمارت کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکتے تھے اس لئے یہ پھٹے ضرور لیکن تم نے

دیکھا کہ عمارت کو خراش تک نہیں آئی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر تو وہ سمجھ جائیں گے کہ ان کا مشن ناکام ہو گیا ہے۔ ویسے انہیں ہمیں پہلے ہی پکڑ لینا چاہئے تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"آؤ اب انہیں گھیرنے کا کام کریں"...... عمران نے کہا اور تیزی سے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی وہ سیدھا اس مشین کی طرف گیا جو کونے میں موجود تھی اور جس میں سے سائیں سائیں کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ عمران نے اس کے کئی بٹن یکے بعد دیگرے پریس کرنے شروع کر دیئے تو اس مشین کے درمیان ایک سکرین روشن ہو گئی اور چند لمحوں بعد ایک جھماکے سے اس پر ایک منظر ابھر آیا۔ یہ منظر ایک سڑک کا تھا جہاں خاصی ٹریفک تھی اور اس ٹریفک کے درمیان سیاہ رنگ کی ایک نئے ماڈل کی کار بھی دوڑی چلی جا رہی تھی۔ سکرین پر اس کار کے گرد سفید رنگ کا ایک ہلکا سا ہالہ نظر آ رہا تھا۔ یہ وہی کار تھی جو عقبی نرسری میں موجود تھی اور جس میں مادام شیری اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ عمران اور بلیک زیرو دونوں خاموش کھڑے دیکھتے رہے۔ کار مسلسل سکرین پر نظر آ رہی تھی اور پھر کار اسٹار کالونی میں داخل ہو گئی تو عمران کے لبوں پر مسکراہٹ رینگنے لگی اور تھوڑی دیر بعد کار ایک کوٹھی کے بڑے سے گیٹ کے سامنے رک گئی۔

"کوٹھی نمبر ایک سو گیارہ۔ تو یہ ہے ان کا نیا اڈہ"...... عمران

نے کہا اور تیزی سے مڑ کر اس نے میز پر موجود ٹرانسمیٹر اٹھایا۔ اس پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ چیف کالنگ۔ جو ممبر اسٹار کالونی کے قریب ہو وہ جواب دے۔ اوور"۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ نعمانی اٹنڈنگ یو چیف۔ میں اور چوہان اسٹار کالونی کے قریب موجود ہیں۔ اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد نعمانی کی آواز سنائی دی۔

"تمہارے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس کے پسٹلز ہیں۔ اوور"۔ عمران نے اسی طرح مخصوص لہجے میں پوچھا۔

"یس چیف۔ اوور"۔۔۔ نعمانی نے جواب دیا۔

"اسٹار کالونی کوٹھی نمبر ایک سو گیارہ میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دو اور پھر باہر انتظار کرو۔ میں عمران کو وہاں بھیج رہا ہوں۔ باقی کارروائی عمران مکمل کرے گا۔ پوری طرح محتاط رہنا کوٹھی میں شیڈاگ کے ایجنٹ موجود ہیں۔ اوور"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس چیف۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"تم عقبی نرسری میں جا کر وہ مشین اٹھا کر زیرو روم میں رکھ دو تاکہ اس کی بھی تفصیلی چیکنگ ہو سکے۔ میں اس مادام شیری کی زیارت کے لئے تیسری بار جا رہا ہوں اور تیسری بار آخری ہوتی

ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تیسری بار آخری۔ کیا مطلب"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"تین بار ہاں کہی جاتی ہے اور تیسری بار آخری ہوتی ہے۔ پھر باقی ساری عمر آدمی اس تیسری بار کو ہی کوستا رہ جاتا ہے"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

www.urdufans.com [scanned & PDF Copy by Kelli]

مادام آپ وہاں سے بڑی جلدی روانہ ہو گئیں۔ میں چاہتا تھا کہ آپ پہنچتے ہی اس عمارت کی تباہی کو بھی مکمل طور پر دیکھ لیتا"...... مارشل نے کہا۔

" تمہارا مطلب تھا کہ ہم مقامی پولیس کے ہاتھ لگ جاتے"۔ مادام شیری نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اوہ ہاں۔ سوری مادام آپ واقعی انتہائی گہرائی میں سوچتی ہیں۔ آئی ایم سوری۔ مجھے اس بات کا خیال ہی نہ آیا تھا"...... مارشل نے فوراً ہی معذرت کر لی۔

" مادام ٹھیک کہہ رہی ہیں مارشل۔ اس پورے علاقے کو پولیس نے گھیر لینا تھا اور ظاہر ہے پھر وہاں موجود ہر آدمی کی تفصیلی چیکنگ ہوتی اس طرح ہم پھنس جاتے۔ تباہی تو بہرحال ہو گئی۔ تباہی کے آثار تو ہم نے دیکھ ہی لئے تھے"...... ہنری نے کہا اور مارشل نے

اثبات میں سر ہلا دیا۔

" مادام اگر آپ اجازت دیں تو میں سیکشن چیف کو اس کی رپورٹ دے دوں"...... مارشل نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" ہاں ضرور دے دو"...... مادام شیری نے کہا تو مارشل اٹھا اور اس نے بیگ میں سے باکس باہر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔ باکس پر موجود ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا اور پھر چند لمحوں بعد ایک جھماکے سے وہ بلب مسلسل جلنے لگا۔

" مارشل بول رہا ہوں چیف۔ اوور"...... مارشل نے بلب کے مسلسل جلتے ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" یس۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے سیکشن چیف کی آواز سنائی دی۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا گیا ہے چیف۔ اوور"...... مارشل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اوہ کیسے۔ تفصیلی رپورٹ دو۔ اوور"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا اور مارشل نے شروع سے لے کر آخر تک پوری تفصیل بتا دی۔

" اب تم کہاں موجود ہو۔ اوور"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

" اسی رہائش گاہ پر جس کا بندوبست آپ نے کیا تھا۔ اوور"۔

www.urduians.com [scanned PDF Copy by RFI]

مارشل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں اس لئے حیرت جھلکنے لگی تھی کہ اسے چیف کے اس سوال کی سمجھ ہی نہ آئی تھی۔

"اس رہائش گاہ سے ایک خفیہ راستہ جاتا ہے کیا تمہیں اس بارے میں معلوم ہے۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ یہاں اس بارے میں ایک کاغذ موجود تھا جس پر ساری تفصیل لکھی ہوئی تھی۔ یہ راستہ یہاں سے دو کوٹھیاں چھوڑ کر تیسری کوٹھی تک جاتا ہے اور وہ کوٹھی بھی ہمارے لئے بک کرائی گئی ہے۔ اوور"...... مارشل نے کہا۔

"تو تم مادام شیری سمیت اس متبادل کوٹھی میں پہنچ جاؤ اور تمہارے پاس تھری ون مشین موجود ہے اسے یہاں کسی جگہ نصب کر دو اس طرح تم وہاں بیٹھ کر اس کوٹھی میں اور اس کے ارد گرد کی چیکنگ کر سکتے ہو۔ فوری طور پر یہ رہائش گاہ چھوڑ کر وہاں شفٹ ہو جاؤ۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

"چیف۔ میں مادام شیری بول رہی ہوں۔ یہ ہدایات آپ نے کیوں دی ہیں۔ کیا یہاں کوئی خطرہ ہے۔ اوور"...... مادام شیری نے ہاتھ اٹھا کر مارشل کو بولنے سے منع کرتے ہوئے خود بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تم اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں اتنا نہیں جانتی جتنا میں جان گیا ہوں۔ اس عمارت کی تباہی کے بعد پوری

سیکرٹ سروس تم لوگوں کی تلاش میں نکل کھڑی ہو گی اور یہ رہائش گاہ وہ کسی بھی وقت ٹریس کر سکتے ہیں جس کار میں جا کر تم نے واردات کی ہے اسے بھی اس کوٹھی میں چھوڑ دو اور وہاں جا کر نئی کار لے لینا۔ مجھے یقین ہے کہ جلد یا بدیر سیکرٹ سروس اس کوٹھی تک پہنچ جائے گی اور ان کا طریقہ کار یہی ہے کہ وہ پہلے کوٹھی کے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کریں گے پھر اندر آئیں گے اس طرح دوہرا فائدہ ہو جائے گا۔ تم بھی ان کے ہاتھوں بچ جاؤ گے اور وہ لوگ بھی تمہارے قابو میں آجائیں گے کیونکہ جیسے ہی وہ لوگ اندر داخل ہوں تم نے باہر سے ایک بار پھر گیس فائر کر دینی ہے اور پھر اندر جا کر انہیں ہلاک کر دینا ہے اور سنو اس بات کے چکر میں نہ رہنا کہ آنے والا ایک آدمی ہے یا دو۔ جو بھی اندر آئے اسے ہلاک کر دو جو باہر نظر آئے اسے بھی ہلاک کر دو۔ ان کے خاتمے کے بعد لازماً اور ایجنٹ وہاں پہنچیں گے اور اس انداز میں اگر تم نے کام کیا تو تم ان سب کا آسانی سے خاتمہ کر لینے میں کامیاب رہو گے۔ اس طرح تمہیں انہیں تلاش کرنے کی بھی ضرورت نہ رہے گی۔ اوور"...چیف نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ چیف۔ آپ نے واقعی کمال ذہانت سے کام لیا ہے۔ یہ واقعی ان کے لئے انتہائی خوبصورت ٹریپ ثابت ہو گا۔ اوور"...... مادام شیری نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم فوری طور پر اس تجویز پر عمل کرو جس قدر دیر کرو گی اتنا ہی

Scanned & PDF Copy by RFI
www.urdufanz.com

نقصان ہو گا۔ جلدی کرو کیونکہ یہ لوگ انتہائی تیزی سے کام کرتے ہیں۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مارشل نے باکس کا بٹن آف کر دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب اپنے پورے سامان سمیت متبادل کوٹھی میں شفٹ ہو چکے تھے۔ خفیہ راستہ بند کر دیا گیا لیکن یہاں آنے سے پہلے مارشل نے ایک چھوٹا سا باکس بڑے کمرے کے ایک کونے میں نصب کر دیا تھا۔ یہ تھری ون مشین تھی اور یہ ایسی مشین تھی کہ جب تک خصوصی طور پر اسے دیکھا نہ جائے یہ عام حالات میں چیک نہ ہو سکتی تھی۔ اب وہ اس متبادل کوٹھی کے ایک کمرے میں ایک چھوٹی سی مشین کو سامنے رکھے بیٹھے ہوئے تھے۔ مشین میں سے روشنی نکل کر سامنے دیوار پر پڑ رہی تھی جہاں ایک کافی بڑی سکرین روشن ہو گئی تھی۔ اس سکرین کے سنٹر میں تو اس پہلے والی کوٹھی کے اس کمرے کا منظر نظر آ رہا تھا جہاں وہ مشین نصب تھی۔ اس کے گرد سکرین چار حصوں میں تقسیم تھی جن میں ہر ایک حصے میں کوٹھی کے چاروں طرف کا بیرونی منظر نظر آ رہا تھا اور ان سب کی نظریں سکرین کے اس حصے پر جمی ہوئی تھیں جس میں فرنٹ کا منظر نظر آ رہا تھا۔

"ہنری اور جافن تم دونوں گیس پسٹل لے کر تیار رہو"...... مارشل نے کہا تو ہنری اور جافن دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ اچانک سکرین پر دائیں طرف سے

دو آدمی پیدل چل کر کوٹھی کی طرف بڑھتے دکھائی دیئے اور ان کا انداز دیکھ کر وہ سب چونک پڑے۔ ان دونوں کے ہاتھ جیبوں میں تھے اور ان کے قدوقامت اور ان کے چلنے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ تربیت یافتہ لوگ ہیں۔

"چیف کا خیال درست ثابت ہو رہا ہے مارشل۔ مجھے یقین ہے کہ یہ دونوں سیکرٹ سروس کے آدمی ہیں"...... مادام شیری نے کہا۔

"یس مادام۔ چیف بے حد ذہین ہے"...... مارشل نے جواب دیا اور اسی لمحے انہوں نے دیکھا کہ ان دونوں نے کوٹھی کے سامنے سے گزرتے ہوئے اچانک جیب سے چھوٹے اور چپٹی نال کے پسٹل نکالے اور پلک جھپکنے میں انہوں نے فائر کھول دیئے۔ وہ چل ویسے ہی رہے تھے لیکن ان کے پسٹلز سے سرخ رنگ کے کیپسول نکل کر کوٹھی کے اندر گر رہے تھے۔ چند کیپسول فائر کرنے کے بعد ان دونوں نے پسٹلز جیبوں میں ڈالے اور اسی طرح آگے بڑھ گئے اور پھر سکرین سے غائب ہو گئے۔

"اب یہ کچھ دیر بعد کوٹھی کے اندر داخل ہوں گے"...... مارشل نے کہا اور مادام شیری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہنری اور جافن تم دونوں جاؤ۔ یہ لوگ جیسے ہی اندر داخل ہوں تم نے بھی اندر گیس فائر کر دینی ہے۔ اس کے بعد تم نے وہیں رکنا ہے۔ تمہارے پسٹلز میں جو کیپسول ہیں اس گیس کے اثرات انسانی جسم میں دو گھنٹوں تک رہتے ہیں اس طرح یہ دو

گھنٹوں تک ہوش میں نہ آ سکیں گے اس کے بعد ان دو گھنٹوں میں جو بھی اندر داخل ہو گا تم نے پھر گیس فائر کر دینی ہے جب ہمیں یقین ہو جائے گا کہ اب مزید لوگ نہیں آ سکتے تو پھر ہم سب اندر جائیں گے اور ان کا شکار کھیلیں گے"...... مارشل نے کہا۔

"لیکن باس، چیف نے تو کہا ہے کہ ان کو ساتھ ساتھ ہلاک کرتے رہو"...... ہنری نے کہا لیکن مارشل کے جواب دینے سے پہلے تین آدمی سکرین پر نظر آئے تو مادام شیری بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تیسرا تو عمران ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ تو یہ بھی قابو میں آ گیا۔ سنو جیسے ہی یہ تینوں اندر داخل ہوں تم نے گیس فائر کر دینی ہے۔ جلدی جاؤ اور گیس فائر کرنے کے بعد تم دونوں نے واپس یہاں آ جانا ہے۔ ہم سب گیس ختم ہونے پر اندر جائیں گے"۔ مادام شیری نے کہا تو وہ دونوں تیزی سے دوڑتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے جبکہ وہ تینوں کوٹھی کے باہر کھڑے اس طرح آپس میں باتیں کر رہے تھے جیسے وہاں اتفاقاً ان کی ملاقات ہو گئی ہو اور وہ آپس میں باتیں کر رہے ہوں۔ پھر اچانک ایک آدمی تیزی سے مڑا اور بجلی کی سی تیزی سے پھاٹک پر چڑھ کر اندر کود گیا جبکہ باقی دو ویسے ہی کھڑے باتیں کرتے رہے۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھلا اور یہ دونوں بھی تیزی سے اندر داخل ہوئے تو سکرین سے اوٹ ہو گئے لیکن مادام شیری اور مارشل دونوں ہی خاموش بیٹھے دیکھتے رہے۔ چند لمحوں بعد ہنری اور جافن دنوں سکرین پر نظر آنے لگے۔

ان دونوں کے ہاتھوں میں گیس پسٹلز تھے اور انہوں نے پھاٹک کے قریب کھڑے ہو کر انتہائی برق رفتاری سے گیس پسٹلز سے کیپسول اندر فائر کرنے شروع کر دیئے اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھ گئے۔

"ویری گڈ۔ اب یہ عمران اور اس کے ساتھی بے ہوش ہو چکے ہوں گے"۔ مادام شیری نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب پانچ منٹ بعد ہم جائیں گے اور ان تینوں کا خاتمہ کر دیں گے"۔ مارشل نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ میں اس عمران کو باندھ کر پہلے اسے ہوش میں لانا چاہتی ہوں"...... مادام شیری نے کہا۔

"سوری مادام۔ ایسا ممکن نہیں ہے جب چیف نے حکم دے دیا ہے کہ انہیں فوری ہلاک کرنا ہے تو پھر حکم کی تعمیل ہو گی"۔ مارشل نے کہا۔

"شٹ اپ۔ جیسے میں کہہ رہی ہوں ویسے ہی ہو گا۔ سمجھے۔ میں انہیں بتانا چاہتی ہوں کہ ان کی موت کس کے ہاتھوں سے آ رہی ہے"۔ مادام شیری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"او کے مادام۔ جیسے آپ کہیں"...... مارشل نے کہا اور مادام شیری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران نعمانی کے ساتھ کوٹھی کے باہر موجود تھا۔ چوہان پھاٹک پر چڑھ کر اندر اتر گیا تھا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا تو عمران اور نعمانی تیزی سے اندر داخل ہو گئے۔

"عمران صاحب۔ کوٹھی خالی ہے"...... چوہان نے پھاٹک کو بند کرتے ہوئے کہا لیکن اس نے کنڈہ نہ لگایا تھا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم نے چند لمحوں میں ساری کوٹھی بھی گھوم لی ہے یا تمہاری آنکھوں میں کوئی خفیہ لینز لگے ہوئے ہیں جن کی مدد سے تم نے ساری کوٹھی چیک کر لی ہے"...... عمران نے کہا تو چوہان اور نعمانی دونوں ہنس پڑے۔

"مجھے یہی احساس ہو رہا ہے"...... چوہان نے کہا۔

"ظاہر ہے اندر موجود افراد بے ہوش ہوں گے اس لئے تمہیں یہ احساس ہو رہا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

Scanned PDF Copy by RFI

"ہو سکتا ہے ایسا ہی ہو"...... چوہان نے کہا۔ وہ تینوں کوٹھی کی اندرونی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ پورچ میں ایک کار موجود تھی اور عمران نے دیکھ لیا تھا کہ یہ وہی کار تھی جس میں مادام شیری اور اس کے ساتھیوں نے دانش منزل میں واردات کی تھی اس لئے عمران مطمئن تھا کہ یہ سب اندر بے ہوش پڑے ہوں گے لیکن ابھی وہ پورچ تک پہنچے ہی تھے کہ اچانک انہیں اپنے عقب میں چٹک چٹک کی مخصوص آوازیں سنائی دیں اور وہ تیزی سے مڑے تو انہوں نے اپنے قریب ہی سرخ رنگ کے کیپسول گرتے دیکھے۔

"سانس روک لو"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بھی اپنا سانس روک لیا لیکن سانس روکنے کے باوجود اسے یوں احساس ہوا جیسے اس کا ذہن کسی لٹو کی طرح گھومنے لگ گیا ہو۔ اس نے اپنے ذہن کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کے ذہن پر سیاہ بادل سے پھیلتے چلے گئے اور آخری احساس بھی اسے یہی ہوا کہ وہ لڑکھڑا کر نیچے گر رہا ہے۔ پھر جس طرح تاریک بادلوں میں بجلی چمکتی ہے اس طرح اس کے ذہن میں بھی روشنی کی لہریں نمودار ہوئیں اور پھر یہ روشنی تیزی سے پھیلتی چلی گئی۔ اس کی آنکھیں کھلیں تو عمران نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے احساس ہو گیا کہ وہ کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کا جسم رسیوں سے بندھا ہوا ہے۔ اس نے ادھر ادھر نظریں گھمائیں تو ساتھ ہی کرسیوں پر نعمانی اور چوہان بھی اسی طرح

www.urdu...

کرسیوں پر رسیوں سے جکڑے ہوئے موجود تھے۔ ایک آدمی آخر میں بیٹھے ہوئے چوہان کی ناک سے ایک بوتل لگائے ہوئے تھا۔ پھر اس آدمی نے بوتل ہٹا دی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اسے جیب میں ڈال لیا اور پھر وہ مڑ کر اس بڑے سے کمرے کے اندرونی طرف بڑھ گیا۔ یہ کمرہ تہہ خانے کے انداز میں بنا ہوا تھا۔ اس آدمی کے جاتے ہی چوہان کے ساتھ بیٹھا ہوا نعمانی اور پھر چند لمحوں بعد چوہان بھی ہوش میں آ گیا۔

"یہ کیا ہوا عمران صاحب۔ کیا انہیں پہلے ہی ہماری آمد کی خبر تھی"...... نعمانی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لگتا تو ایسے ہی ہے"...... عمران نے کہا۔ گو وہ باتیں کر رہا تھا لیکن اس کے ناخنوں میں موجود بلیڈ پوری تیز رفتاری سے رسی کاٹنے میں مصروف تھے۔ پھر جیسے ہی اس کی رسیاں کٹیں اسی لمحے دروازہ کھلا اور مادام شیری اور اس کے ساتھ تین آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان تینوں میں سے ایک وہ تھا جس نے انہیں ہوش دلایا تھا۔

"تم نے دیکھا عمران کہ میں نے تمہیں کس طرح ٹریپ کر لیا ہے اور اب تم بے بس بیٹھے ہوئے ہو"...... مادام شیری نے اندر داخل ہوتے ہی بڑے فاخرانہ لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور سامنے پڑی ہوئی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھ گئی جبکہ اس کے باقی ساتھی اس کے ساتھ کھڑے ہو گئے تھے۔

"تمہیں ہماری آمد کا پہلے سے کیسے علم ہو گیا تھا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہ ذہانت ہمارے سیکشن چیف کی ہے۔ اسے معلوم تھا کہ جیسے ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر تباہ ہو گا پاکیشیا سیکرٹ سروس پاگل کتوں کی طرح ہماری تلاش میں نکل کھڑی ہو گی اس لئے اس نے ہمیں فوراً متبادل کوٹھی میں جانے اور تمہاری نگرانی کرنے کا کہا اور دیکھو اس کے کہنے کے مطابق تم اس وقت یہاں بے بس بندھے ہوئے بیٹھے ہو اور یہ تمہارے دونوں ساتھی بھی یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس کے آدمی ہیں۔ اس طرح ہمارے دونوں مشن مکمل ہو گئے ہیں"...... مادام شیری نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔ چوہان اور نعمانی مادام شیری کی ہیڈ کوارٹر والی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے تھے۔

"تم کس عمارت کی بات کر رہی ہو"...... عمران نے دانستہ اس طرح چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا جیسے اسے معلوم ہی نہ ہو کیونکہ وہ نعمانی اور چوہان کے سامنے یہ اقرار کیسے کر سکتا تھا کہ وہ بھی ایکسٹو کے ساتھ اس عمارت میں موجود تھا۔

"وہی عمارت۔ جہاں تم اور تمہارا ایکسٹو رہتا ہے۔ جہاں سے میں فرار ہونے میں کامیاب ہو گئی تھی"...... مادام شیری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو تم زیرو ہاؤس کی بات کر رہی ہو اور بقول تمہارے تم

نے اسے تباہ کر دیا ہے۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا کیونکہ دارالحکومت میں زیرو ہاؤس نام کی ایسی عمارت واقعی موجود تھی جسے خاص خاص موقعوں پر ہی استعمال کیا جاتا تھا اس لئے عمران نے زیرو ہاؤس کا نام لیا تھا تاکہ نعمانی اور چوہان دونوں مطمئن ہو جائیں۔

"تم اسے جو مرضی آئے نام دے دو۔ بہرحال وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ہے اور وہ مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے"...... مادام شیری نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کا تو تم لوگ صرف خواب ہی دیکھ سکتے ہو۔ سمجھیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ بھی ہے بہرحال ہمارا مشن مکمل ہو گیا ہے اور اب تم تینوں کے خاتمے کے بعد ہمارا مین مشن بھی مکمل ہو جائے گا۔ باقی جو ممبرز رہ جائیں گے ان کا بھی خاتمہ کر دیا جائے گا"...... مادام شیری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔

"تم نے بتایا ہے کہ تم نے اپنے سیکشن چیف کو رپورٹ دے دی ہے اور جب بعد میں تمہارے سیکشن چیف کو علم ہو گا کہ تم نے اس سے غلط بیانی کی ہے تو تمہارا اور تمہارے اس سپیشل سیکشن کا کیا حشر ہو گا۔ ہم تو بندھے ہوئے ہیں تم اپنے آدمیوں سمیت وہاں جا کر چیکنگ کر سکتی ہو اس میں تو کوئی حرج نہیں ہے"...... عمران

نے کہا۔

"نہیں۔ ہمیں چیکنگ کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے اسے تباہ ہوتے دیکھا ہے"...... مادام شیری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس نے مشین پسٹل کا رخ عمران کی طرف کر دیا تھا اور اس کے چہرے پر یکلخت سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ عمران نے گو اس دوران ناخنوں میں موجود بلیڈوں کی مدد سے ہاتھوں پر بندھی ہوئی رسیاں تو کاٹ لی تھیں لیکن ظاہر ہے مکمل طور پر آزاد ہونے کے لئے اس کے جسم کے گرد موجود رسیاں بھی علیحدہ ہونا ضروری تھیں اور ایسا اس وقت ہو سکتا تھا جب یہ چاروں اس کمرے سے باہر جاتے لیکن عمران کی کوشش کے باوجود وہ باہر جانے پر کسی طرح بھی آمادہ نہ ہو رہے تھے۔

"اوکے۔ اگر تم احمق بننے میں ہی خوش ہو تو چلاؤ گولی"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا البتہ اس نے اپنا دایاں ہاتھ آہستہ سے رسیوں کے اندر سے اس طرح سیدھا کر لیا تھا کہ اس کا رخ مادام شیری کی طرف تھا۔ اس کے کوٹ کی آستین میں آخری حربے کے طور پر بلیو پن مارکر موجود تھا اور اب وہ اس بلیو پن مارکر کے ذریعے ہی اپنا دفاع کرنا چاہتا تھا۔

"مارشل تم جا کر اس عمارت کا راؤنڈ لگاؤ۔ مجھے یقین ہے یہ شخص بات کر رہا ہے ضرور کوئی نہ کوئی گڑبڑ ہے"...... اچانک مادام شیری نے مڑ کر اپنے ساتھی سے کہا۔

" چھوڑیں مادام۔ آپ نے تو پہلے ہی کافی وقت ضائع کر دیا ہے۔ ان کو ختم کرو اگر وہ عمارت بقول اس کے تباہ نہیں بھی ہوئی تو اسے دوبارہ بھی تباہ کیا جا سکتا ہے۔ ان کا خاتمہ تو کر دیں "۔ مارشل نے جواب دیا لیکن اسی دوران عمران اپنی انگلیوں سے آستین کی سائیڈ میں باہر کو نکلے ہوئے دھاگے کو مخصوص انداز میں کھول کر کھینچ چکا تھا اور اس طرح کوٹ کی آستین پر جہاں نمائشی بٹن لگے ہوئے ہوتے ہیں ان کے نیچے موجود بلیو پن مار کر اوپن ہو چکی تھی۔

" ہاں۔ تمہاری یہ بات درست ہے "...... مادام شیری نے مڑتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے عمران نے اپنے ہاتھ کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو مادام شیری یکلخت اس طرح چیختی ہوئی نیچے گری جیسے کسی نے اسے اٹھا کر پشت کے بل نیچے پھینک دیا ہو۔

" کیا ہوا مادام "...... مارشل اور اس کے ساتھیوں نے چونک کر اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا لیکن عمران کا ہاتھ مسلسل کام کر رہا تھا۔ نتیجہ یہ کہ پلک جھپکنے میں مارشل اور اس کے دونوں ساتھی بھی مادام شیری کی طرح چیختے ہوئے نیچے گرے اور پھر ساکت ہو گئے اور اس کے ساتھ ہی عمران نے تیزی سے اپنے جسم کے گرد موجود رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔ نعمانی اور چوہان حیرت سے عمران کو ایسا کرتے دیکھ رہے تھے اور انہیں حقیقتاً یہ معلوم نہ ہو سکا تھا کہ عمران نے کس طرح ان چاروں کو نیچے گرایا ہے لیکن عمران نے بجلی کی سی تیزی سے رسیاں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے کھلی

ہوئی رسی اٹھائی اور پھر جس قدر تیزی سے اس نے رسیاں کھولی تھیں اس سے زیادہ تیزی سے اس نے مادام شیری اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھ ان کے عقب میں کر کے انہیں رسیوں سے باندھ دیا۔ اس کے بعد اس نے تیزی سے نعمانی اور چوہان کی رسیاں خنجر سے کاٹ دیں۔

" ان چاروں کو کرسیوں پر بٹھا کر رسیوں سے باندھ دو "۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر خود بھی ان کے ساتھ اس کام میں شامل ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ چاروں کرسیوں پر باندھے جا چکے تھے۔

" تم چوہان کے ساتھ جا کر خفیہ راستہ تلاش کرو۔ اس کے متبادل پوائنٹ پر پہنچو اور وہاں کی صورت حال دیکھو۔ ہو سکتا ہے کہ وہاں ان کے اور ساتھی بھی موجود ہوں "...... عمران نے نعمانی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ٹھیک ہے "...... نعمانی نے کہا اور پھر وہ چوہان کو ساتھ لے کر کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ عمران سامنے پڑی ہوئی کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ یہ چاروں جلد ہی ہوش میں آ جائیں گے کیونکہ بلیو پن مار کر سے نکلنے والی خصوصی ریز کا اثر زیادہ سے زیادہ دس منٹ تک ہوتا ہے اس لئے تو اس نے انہیں باندھنے میں جلدی کی تھی اور پھر وہی ہوا۔ چند لمحوں بعد ہی باری باری ان چاروں کو ہوش آتا چلا گیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ یہ سب کیا ہے "...... مادام شیری نے

ہوش میں آتے ہی چونک کر کہا۔

"میں نے آپ کو کہا تھا مادام شیری کہ ان کا فوری خاتمہ کر دیں"۔۔۔۔ ساتھ بیٹھے ہوئے مارشل نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ تو بندھے ہوئے تھے۔ یہ۔ یہ سب کیسے ہو گیا"۔ مادام شیری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اب تم سے اس عمارت کے بارے میں باتیں ہو سکتی ہیں۔ ویسے میں نے غلط نہیں کہا تھا۔ وہ عمارت ابھی ویسے ہی موجود ہے جیسے پہلے تھی۔ تمہارے ایکس وی میزائلوں کا رخ تبدیل کر دیا گیا تھا اس لئے وہ عمارت کے صحن میں گرے اور باقی عمارت کے گرد مخصوص ریز پھیلا دی گئی اس وجہ سے وہ عمارت محفوظ رہی البتہ تم نے کار میں بیٹھ کر جو کچھ دیکھا تھا وہ ان میزائلوں کے پھٹنے کا نتیجہ تھا البتہ تمہاری کار مارک کر لی گئی اور پھر تمہاری کار جہاں جہاں سے گزری اسے چیک کیا جاتا رہا حتیٰ کہ تمہاری کار اس کوٹھی میں پہنچ گئی اور اس کے پیچھے ہم بھی پہنچ گئے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو۔ بہرحال اب تم کیا چاہتے ہو"۔ مادام شیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تمہارے ایشیائی سیکشن کے ہیڈ کوارٹر اور تمہارے مین ہیڈ کوارٹر کا خاتمہ۔ میں نے تمہارے سر چیف لارجنٹ سے بات کی تھی لیکن اس احمق آدمی کو تم لوگوں پر اندھا اعتماد تھا اس لئے اس

نے مجھے الٹا دھمکی دے ڈالی اس لئے اب شیڈاگ کا خاتمہ ہر صورت میں ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور چوہان اندر داخل ہوا۔

"عمران صاحب۔ ان کے متبادل پوائنٹ پر کوئی نہیں ہے البتہ ایک مشین موجود ہے جو آن ہے۔ اس کے علاوہ ایک الماری میں ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا میزائل موجود ہے اور اس کے علاوہ عجیب وغریب قسم کی چھوٹی چھوٹی مشینیں اور ہتھیار بھی موجود ہیں۔ نعمانی کو میں وہیں چھوڑ آیا ہوں تاکہ وہ خیال رکھے"۔۔۔۔ چوہان نے اندر آ کر عمران کو اطلاع دیتے ہوئے کہا۔

"ان کا ذاتی سامان بھی وہاں موجود ہو گا۔ اسے چیک کیا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"سامان تو موجود ہے لیکن اسے چیک نہیں کیا ہم نے"۔ چوہان نے جواب دیا۔

"تو پھر تم یہیں رکو۔ میں وہاں جا رہا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ اس سپیشل سیکشن کے لوگوں کے ذاتی سامان میں ضرور کوئی نہ کوئی ایسی چیز موجود ہو گی جس سے ان کے ایشیائی ہیڈ کوارٹر جو جزیرہ ساڈان میں ہے، کی نشاندہی ہو سکے گی"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

مارشل، مادام شیری اور اپنے ساتھیوں سمیت رسیوں سے بندھا کرسی پر بیٹھا ہوا تھا لیکن جب سے اسے ہوش آیا تھا اس نے رسیاں کھولنے کی کوشش شروع کر دی تھی کیونکہ وہ باقاعدہ تربیت یافتہ آدمی تھا اور شیڈاگ میں شامل ہونے سے پہلے وہ کارمن کی دو سرکاری ایجنسیوں میں بھی شامل رہا تھا اس لئے یہ سارے کام اسے آتے تھے۔ ویسے وہ دل ہی دل میں مادام شیری پر غصہ کھا رہا تھا جس نے خواہ مخواہ انہیں ہوش میں لانے کا چکر چلایا تھا ورنہ مارشل تو مخالفوں کو ایک لمحے کی مہلت دینے کا بھی قائل نہ تھا لیکن سیکشن چیف نے اسے حکم دیا تھا کہ وہاں انہوں نے مادام شیری کی ماتحتی میں کام کرنا ہے اس لئے وہ مجبور ہو گیا تھا۔ ویسے اسے یہ بھی معلوم تھا کہ اس کے ذاتی سامان میں ایک ڈائری ایسی بھی موجود ہے جس میں ہیڈ کوارٹر کے بارے میں اشارے موجود ہیں اس لئے بھی وہ جلد از جلد سچویشن بدلنے کی کوشش کر رہا تھا اور پھر تھوڑی سی کوشش کے

بعد آخر کار اس نے گانٹھ کی وہ چھوٹی سی رسی تلاش کر لی جس کی مدد سے ایک جھٹکے سے گانٹھ کھل سکتی تھی لیکن اصل مسئلہ سامنے بیٹھے ہوئے آدمی کا تھا جسے چوہان کہا جاتا تھا۔

"مسٹر چوہان۔ کیا ایسا ممکن ہے کہ تم مجھے شراب پلوا دو۔ وہ متبادل پوائنٹ پر موجود ہے مجھے سخت پیاس محسوس ہو رہی ہے"۔ مارشل نے اچانک چوہان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شراب تو نہیں البتہ پانی پلوایا جا سکتا ہے لیکن وہ بھی اس وقت جب میرے ساتھیوں میں سے کوئی یہاں آ جائے گا۔ فی الحال نہیں"۔ چوہان نے جواب دیا۔

"لیکن اس وقت تک تو میں مر جاؤں گا۔ مجھے ایسی بیماری ہے کہ ہر دو گھنٹے بعد اگر میں شراب نہ پیوں تو مجھے ہارٹ اٹیک بھی ہو سکتا ہے"...... مارشل نے کہا تو چوہان بے اختیار ہنس پڑا۔

"مرنا تو تم نے ویسے ہی ہے اس لئے اس طرح مر جاؤ گے تو کیا فرق پڑ جائے گا"...... چوہان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس قدر سفاکی کا مظاہرہ نہ کرو۔ پلیز مجھے شراب لا دو۔ پلیز"۔ مارشل نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں سفاک ہوں یا نرم دل یہ بات چھوڑو۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں یہاں رہوں تو میں یہاں رہوں گا"...... چوہان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں خطرہ ہے کہ تم پانی لینے جاؤ گے تو ہم رسیاں کھول

www.urdupdf.com [scanned & PDF Copy by RFI]

لیں گے۔ تم چاہو تو بے شک میری رسیاں چیک کر لو میں درست کہہ رہا ہوں میں مر جاؤں گا میری طبیعت بگڑتی جا رہی ہے"۔ مارشل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم نے آہستہ آہستہ کانپنا شروع کر دیا۔ اس کے چہرے پر بھی تکلیف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ مارشل واقعی شاندار اداکاری کر رہا تھا۔

"پلیز۔ مم۔ مم۔ میں مر جاؤں گا"...... مارشل نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اسے پلا دو شراب۔ کیوں ایک انسان کو اس طرح مارنا چاہتے ہو"...... مادام شیری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پہلے میں چیک کر لوں اس کی رسیاں پھر جاؤں گا"۔ چوہان نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مارشل کی کرسی کے عقب میں آ گیا۔ مارشل نے ظاہر ہے گانٹھ نہ کھولی تھی اس لئے اسے کوئی فکر نہ تھی البتہ اس نے اداکاری جاری رکھی تھی۔ چوہان نے اس کی رسیاں چیک کرنے کے ساتھ ساتھ مادام شیری اور مارشل کے دوسرے ساتھیوں کی رسیاں بھی چیک کیں اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"پلیز ذرا جلدی آنا۔ پلیز"...... مارشل نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا اور چوہان بغیر مڑے سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکلا تو مارشل کی انگلیاں بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آ گئیں اور چند لمحوں بعد وہ ایک جھٹکے سے گانٹھ کھول لینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ مادام شیری

اور اس کے ساتھیوں نے چونک کر اس کی طرف دیکھا لیکن وہ بولے نہیں۔ گانٹھ کھلتے ہی جیسے ہی مارشل کے جسم کے گرد موجود رسیاں ڈھیلی ہوئیں اس نے بجلی کی سی تیزی سے رسیاں ہٹائیں اور پھر اچھل کر وہ کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ اپنے ساتھیوں کی کرسیوں کے عقب میں گیا اور پھر اس نے انتہائی تیز رفتاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے ساتھیوں اور مادام شیری کی رسیاں بھی کھول دیں اور خود وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا تاکہ اس دوران اگر چوہان واپس آئے تو اس سے بھی نمٹا جا سکے۔ گو اسے معلوم تھا کہ یہاں شراب موجود نہ ہو گی اور شراب لینے کے لئے چوہان کو متبادل پوائنٹ پر جانا ہو گا۔

"اب نکل چلو یہاں سے"...... مادام شیری نے کہا۔

"نہیں مادام۔ اب تو موقع ملا ہے ان سے نمٹنے کا"...... مارشل نے کہا اور اسی لمحے اسے دور سے قدموں کی تیز آوازیں سنائی دیں۔ قدموں کی آوازیں بتا رہی تھیں کہ آنے والے دو آدمی ہیں۔ شاید عمران بھی چوہان کے ساتھ واپس آ رہا تھا۔ مارشل نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ دروازے کی سائیڈوں میں کھڑے ہو گئے جبکہ مادام شیری بھی ایک سائیڈ دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑی ہو گئی۔ ان سب کے جسم تنے ہوئے تھے اور وہ آنے والوں پر حملہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار تھے۔

Scanned & PDF Copy by

عمران نے متبادل پوائنٹ پر پہنچ کر ان کو کون کے ذاتی سامان کی تلاشی لی تو ایک بیگ کے خفیہ خانے میں سے اسے ایک ڈائری مل گئی۔ اس نے ڈائری کھولی اور اسے پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔

"ویری گڈ۔ اس میں ایسے اشارات موجود ہیں جن سے سیکشن ہیڈ کوارٹر کی نشاندہی ہو رہی ہے۔ یہ ڈائری اس مارشل کی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس مارشل سے مزید معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں"...... عمران نے ڈائری بند کرتے ہوئے ساتھ موجود نعمانی سے کہا اور نعمانی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے چوہان خفیہ راستے سے اندر داخل ہوا تو عمران اور نعمانی دونوں اسے اس طرح آتے دیکھ کر بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا ہوا۔ تم کیوں آ گئے ہو"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"وہ مارشل نامی آدمی کسی بیماری میں مبتلا ہے اگر اسے دو گھنٹے میں شراب نہ ملی تو وہ مر سکتا ہے۔ پہلے تو میں نے انکار کر دیا لیکن

Scanned PDF Copy by RFII

www.urdufanz.com

اس کی حالت بگڑنے لگی تو میں نے سوچا کہ کہیں یقیناً یہ مر ہی نہ جائے اور ہو سکتا ہے کہ آپ نے اس سے پوچھ گچھ کرنی ہو اس لئے میں یہاں شراب لینے آیا ہوں"۔ چوہان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے ان کی رسیاں چیک کر لی تھیں"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ میں نے آنے سے پہلے ان سب کی باقاعدہ رسیاں چیک کی تھیں۔ ویسے میں کیسے انہیں چھوڑ کر آ سکتا تھا"...... چوہان نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوکے پھر آؤ۔ میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ نعمانی تم یہیں رہو گے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ان کا اور کوئی آدمی باہر ہو اور اچانک آ نہ جائے"...... عمران نے نعمانی سے کہا اور نعمانی نے اثبات میں سر ہلا دیا جبکہ چوہان ایک الماری کی طرف بڑھ گیا جس کے پٹ کھلے ہوئے تھے اور اندر موجود شراب کی بوتلیں پڑی نظر آ رہی تھیں۔ اس نے ایک بوتل اٹھائی اور واپس مڑ گیا۔

"آؤ"...... عمران نے چوہان سے کہا اور پھر وہ دونوں ہی خفیہ راستے کی طرف بڑھ گئے۔ ڈائری عمران نے اپنی جیب میں ڈال لی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں جیسے ہی کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے اچانک ان پر دونوں سائیڈوں سے سائے سے جھپٹے اور وہ دونوں ہی اچھل کر ہوا میں قلابازیاں کھاتے ہوئے کمرے کے درمیان میں جا گرے لیکن ہوا میں قلابازیاں کھاتے ہوئے عمران

نے کمرے کی صورت حال دیکھ لی تھی۔ کرسیاں خالی تھیں جبکہ مادام شیری اور اس کے ساتھی کرسیوں سے اٹھ کر کمرے میں موجود تھے۔ نیچے گرتے ہی عمران بجلی کی سی تیزی سے اٹھا ہی تھا کہ مارشل بجلی کی سی تیزی سے اس سے ٹکرایا لیکن اب عمران پوری طرح سنبھل چکا تھا اس لئے جیسے ہی مارشل ایسا کرنے لگا عمران تیزی سے کروٹ بدل گیا لیکن دوسرے لمحے اس کی پسلیوں پر زوردار ضرب لگی۔ ضرب شاید مارشل کے دوسرے ساتھی نے لگائی تھی۔ عمران یہ ضرب کھا کر ایک جھٹکے سے دوسری کروٹ بدل گیا لیکن اس کے ساتھ ہی نیچے گرنے والے مارشل کی گردن پر اس کا ہاتھ پڑا اور مارشل کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ زوردار اور اچانک ضرب نے مارشل کا اعصابی نظام چند لمحوں کے لئے مفلوج دیا تھا۔ اس لئے عمران کو اٹھنے کا موقع مل گیا۔ اسی لمحے مارشل کے دوسرے ساتھی نے عمران پر حملہ کر دیا لیکن وہ چیختا ہوا اچھلا اور عقبی دیوار سے جا ٹکرایا۔ عمران نے اس کے سینے پر زوردار ضرب لگا دی تھی اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ ادھر چوہان، مادام شیری اور اس کے دو ساتھیوں سے بیک وقت لڑنے میں مصروف تھا۔ مارشل فرش پر پڑا تڑپ رہا تھا۔ اس کا ساتھی جو دیوار سے ٹکرایا تھا بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا ہی تھا کہ عمران کا جسم ہوا میں اٹھا اور اس کی زوردار فلائنگ کک اس آدمی کے سینے پر لگی تو وہ آدمی انتہائی کربناک انداز میں چیختا ہوا واپس عقبی دیوار سے جا ٹکرایا جبکہ

عمران فلائنگ کک لگا کر قلابازی کھا کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے جھک کر فرش پر پڑے ہوئے مفلوج مارشل کو دونوں ہاتھوں سے پکڑا اور دوسرے لمحے مارشل کسی گیند کی طرح اڑتا ہوا مادام شیری اور اس کے ایک ساتھی سے پوری قوت سے ٹکرایا اور وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے۔ اسی لمحے مادام شیری کے دوسرے ساتھی کے حلق سے کربناک چیخ سنائی دی اور وہ چھت سے گرنے والی چھپکلی کی طرح نیچے گرا تھا۔ چوہان کو اس کی گردن پر کھڑی ہتھیلی مارنے کا موقع مل گیا تھا۔ ادھر جس کے سینے پر عمران نے فلائنگ کک ماری تھی وہ دیوار کے ساتھ ہی گر کر تڑپ رہا تھا۔ اس کے منہ اور ناک سے خون فوارے کی طرح بہہ رہا تھا۔ مارشل ان دونوں سے ٹکرا کر ایک بار پھر نیچے گر کر بے تس و حرکت پڑا ہوا تھا جبکہ مادام شیری نیچے گرتے ہی واقعی پارے کی طرح حرکت میں آئی تھی اور اس نے اچھل کر عمران کو کراس مارنے کی کوشش کی تھی لیکن عمران انتہائی تیزی سے اپنی جگہ چھوڑ گیا تھا اس لئے اس کا یہ خطرناک داؤ ناکام ہو گیا البتہ اس کا جسم جیسے ہی ناکام ہو کر نیچے گرا اس نے ایک بار پھر اچھل کر حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ اچھل کر کراس مارنے کی کوشش کرتی عمران کی لات بجلی کی سی تیزی سے گھومی اور مادام شیری چیختی ہوئی فٹ بال کی طرح اچھل کر سائیڈ دیوار سے جا ٹکرائی جبکہ چوہان اب تیسرے آدمی سے لڑنے میں مصروف تھا۔ عمران کو یقین تھا کہ اب مادام

شیری دوبارہ اپنے قدموں پر کھڑی نہ ہو سکے گی اس لئے وہ بھی اس آدمی کی طرف پلٹ پڑا جس نے چوہان کی گردن اپنی ٹانگوں میں جکڑی ہوئی تھی لیکن مادام شیری عمران کی توقع سے کہیں زیادہ سخت جان واقع ہوئی تھی۔ وہ دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرنے کی بجائے ربر کی گیند کی طرح پوری رفتار سے واپس آکر مڑتے ہوئے عمران سے ٹکرائی اور عمران چونکہ مڑ رہا تھا اس لئے وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا اور وہ نیچے گرا تو مادام شیری کا گھٹنا اس کے چہرے کو رگڑتا چلا گیا۔ مادام شیری نے ہاتھوں کا سہارا لے کر قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ جیسے ہی سیدھی کھڑی ہوئی عمران بھی جسم کسی سپرنگ کی طرح سمٹ کر اچھلا اور وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"گڈ۔ تم میں لڑنے کے جراثیم موجود ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن مادام شیری نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اس پر حملہ کر دیا لیکن اس بار عمران اپنی جگہ پر کھڑا رہا اور دوسرے لمحے بندوق سے نکلی ہوئی گولی کی طرح اپنی طرف بڑھتی ہوئی مادام شیری کے جسم کو اس نے مخصوص انداز میں تھپکی دی تو مادام شیری کے جسم نے یکلخت تیزی سے رخ بدلا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک زوردار دھماکے سے سائیڈ دیوار سے جا ٹکرائی۔ مادام شیری نے واقعی بڑی مہارت سے اپنے دونوں ہاتھ آگے کر کے اپنے سر کو دیوار سے ٹکرانے سے بچا لیا تھا لیکن وہ بہرحال نیچے گر گئی تھی۔ نیچے گرتے ہی

اس نے ایک بار پھر الٹی قلابازی کھائی لیکن اس سے پہلے کہ اس کی دونوں ٹانگیں مڑ کر عمران کے سینے پر پڑتیں عمران نے دونوں ہاتھ سمیٹے اور مادام شیری کا جسم ہوا میں گھومتا ہوا ایک خوفناک دھماکے سے دوسری دیوار سے جا ٹکرایا۔ عمران نے اس کی ٹانگوں کو پکڑ کر مخصوص انداز میں اپنے ہاتھوں کو گھما دیا تھا اور اس بار مادام شیری سنبھل نہ سکی تھی۔ اس کا سر پوری قوت سے دیوار سے ٹکرایا اور پھر ایک دھماکہ ہوا اور مادام شیری کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ نیچے گر کر تڑپنے لگی۔ چوہان اس دوران تیسرے آدمی کی گردن بھی توڑ چکا تھا اس لئے وہ بھی اب خالی ہاتھ کھڑا تھا۔ عمران ہونٹ بھینچے کھڑا مادام شیری کو دیکھ رہا تھا جو بار بار اٹھنے کی کوشش میں مصروف تھی لیکن پھر گر پڑتی۔ اس کے چہرے پر شدید تکلیف کے تاثرات موجود تھے پھر اچانک وہ نیچے گری اور ساکت ہو گئی۔ اس کی ناک سے خون رستے لگ گیا تھا۔

"آئی ایم سوری عمران صاحب۔ یہ سب کچھ میری وجہ سے ہوا ہے"...... چوہان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ تربیت یافتہ لوگ تھے۔ تم نے بہرحال رسیاں چیک کر لی تھیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا یہ سب ہلاک ہو گئے ہیں"...... چوہان نے مڑ کر دوسرے دمیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ صرف یہ مارشل بچ گیا ہے اور ان سب میں یہی سب

سے زیادہ تربیت یافتہ ہے۔ میں نے جان بوجھ کر ابتدا میں ہی اس کی گردن پر مخصوص انداز میں ضرب لگا کر اس کا اعصابی نظام جامد کر دیا تھا ورنہ یہ شخص ہمارے لئے خاصا مسئلہ بن جاتا اور میں اسے زندہ بھی رکھنا چاہتا تھا کیونکہ اس سے میں نے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنی ہیں"...... عمران نے کہا اور چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران آگے بڑھا اور اس نے جھک کر مادام شیری کی نبض پکڑ لی۔

"یہ تو مر چکی ہے عمران صاحب۔ پھر آپ کیا چیک کر رہے ہیں"۔ چوہان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک تو یہ خاصی جاندار اور سخت جان لڑکی ہے اور دوسرا سر پر چوٹ لگنے کے بعد اس کی ناک سے خون نکلا تھا اور خون بہہ نکلنے کی صورت میں اکثر آدمی بچ جاتا ہے لیکن یہ ہلاک ہو چکی ہے"۔ عمران نے اس کی نبض چھوڑ کر سیدھا ہوتے ہوئے کہا اور چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب اس مارشل کا کیا کرنا ہے"...... چوہان نے پوچھا۔

"نعمانی کو بلاؤ۔ وہاں سے سارا سامان بھی کار میں لادنا ہے اور اسے بھی اٹھا کر کار میں ڈالو۔ اب اس سے تفصیلی پوچھ گچھ رانا ہاؤس میں ہو گی"...... عمران نے کہا اور چوہان سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"خاصا ہنگامہ رہا وہاں عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے سامنے بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا کیونکہ عمران نے اسے کوٹھی میں پیش آنے والے سارے واقعات کی تفصیل بتا دی تھی۔

"ہاں۔ ویسے اب مجھے احساس ہوا ہے کہ تم اس مادام شیری کی تعریف کیوں کر رہے تھے۔ خاصی جاندار اور اچھی لڑاکا تھی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"شکر ہے آپ نے خود ہی یہ بات کر دی۔ اب میں مطمئن ہوں ورنہ حقیقتاً مجھے یہ احساس ہو رہا تھا کہ یہ لڑکی ایک بار مجھے نیچے گرانے میں کامیاب ہو گئی تھی"...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اصل لڑاکا وہ مارشل تھا۔ اگر میں اسے مفلوج نہ کرتا تو اس

www.urdufans.com [scanned & PDF Copy DLPF]

کے ساتھ خاصی اٹھک بیٹھک ہوتی لیکن وہاں کا ماحول ایسا تھا کہ مجھے اسے مفلوج کرنا پڑا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ آپ نے بتایا نہیں کہ اس مارشل سے آپ نے رانا ہاؤس میں کیا معلوم کیا ہے"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"کوئی خاص بات تو معلوم نہیں ہو سکی لیکن جو کچھ اس نے بتایا ہے میرے خیال میں وہ عمارت سیکشن ہیڈ کوارٹر نہیں ہو سکتی۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے اور اس کی ڈائری میں بھی وہی اشارات موجود تھے۔ میرا خیال ہے کہ وہاں اصل سیکشن ہیڈ کوارٹر کو خفیہ رکھا گیا ہے۔ بہرحال چانگ کی رپورٹ آنے کے بعد کچھ اندازہ ہو گا کیونکہ چانگ خاصا ہوشیار اور تیز آدمی ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"اوہ۔ شاید چانگ کی ہی کال ہو"...... عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ چیف سپیکنگ"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"چانگ بول رہا ہوں باس باچان سے"...... دوسری طرف سے چانگ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں پوچھا۔

"سر میں نے جو تحقیقات کی ہے اس کے مطابق ساڈان جزیرے

میں شیڈاگ کے ایشیائی سیکشن کا ہیڈ کوارٹر موجود نہیں ہے البتہ وہاں ان کے سپیشل سیکشن کا آفس موجود ہے جس کا انچارج ایک آدمی مارشل ہے لیکن مارشل آج کل اپنے ساتھیوں سمیت کہیں گیا ہوا ہے اور اب وہاں ایک آدمی کرافٹ انچارج ہے۔ یہ عمارت زورک روڈ پر واقع ہے اور بظاہر ایک کلب ہے۔ مارشل آرٹ سکھانے کا کلب اور اس کا نام بھی مارشل کلب ہے اور انچارج مارشل کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ مارشل آرٹ کا خاصا ماہر ہے اور وہی وہاں انسٹرکٹر ہے۔ ویسے اس کلب کے نیچے تہہ خانوں کا وسیع جال موجود ہے البتہ یہ معلوم ہوا ہے کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر جزیرے ساڈان سے شمال کی طرف ایک اور جزیرے یوگان پر ہو سکتا ہے کیونکہ مارشل اکثر یوگان جاتا رہتا ہے لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ یوگان کہاں جاتا ہے"...... چانگ نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اس کلب کے کسی باخبر آدمی کو پکڑ کر اس سے تم مزید معلومات حاصل کر سکتے تھے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن آپ نے خصوصی طور پر چونکہ اس کا حکم نہ دیا تھا اس لئے میں محتاط رہا کہ کہیں کوئی غلط کام نہ ہو جائے"...... چانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کتنے وقت میں یہ کام کر سکتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"جی صرف چند گھنٹے لگیں گے"...... چانگ نے جواب دیا۔

"اوکے جس قدر جلد ممکن ہو سکے یہ معلومات حاصل کر کے رپورٹ کرو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تو یہ مارشل باقاعدہ مارشل آرٹ کا انسٹرکٹر تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں اسی لئے تو مجھے فوراً احساس ہو گیا تھا کہ یہ آدمی اچھا لڑاکا ثابت ہو گا"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"مادام شیری اور اس کے ساتھی تو ختم ہو گئے لیکن یہ لوگ جس طرح کی مشینری استعمال کر رہے ہیں اس سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ شیڈاگ کو مزید مہلت دینا غلطی ہو گا۔ اس کا خاتمہ انتہائی ضروری ہے کیونکہ پاکیشیا ایٹمی اسلحہ کی چوری جیسی واردات کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ ہمارے پاس اتنا وافر ایٹمی اسلحہ نہیں ہے کہ چوری ہو جانے کے باوجود ہمیں کوئی فرق نہ پڑے اور پھر اس اسلحہ پر پاکیشیا کے عوام کی خون پسینے کی کمائی خرچ ہو رہی ہے اور اس سے ہمارے ملک کی سلامتی اور دفاع کا بھی بنیادی تعلق ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں بھی یہی چاہتا تھا لیکن میرا خیال تھا کہ شاید آپ مزید آگے نہ بڑھیں گے کیونکہ مادام شیری اور اس کا گروپ تو ختم ہو چکا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"پہلے میرا بھی یہی خیال تھا لیکن اس لارجنٹ سے بات کرنے کے بعد میرا ارادہ بدل گیا ہے۔ اگر لارجنٹ مجھے یقین دلا دیتا کہ آئندہ شیڈاگ پاکیشیا میں کام نہیں کرے گی تو میں واقعی خاموش ہو جاتا لیکن لارجنٹ کا جواب بتا رہا ہے کہ وہ باز نہیں آئے گا اس لئے اسے ہمیشہ کے لئے باز رکھنا ضروری ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی سپیشل فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ چیف اٹنڈنگ یو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"زیلف بول رہا ہوں چیف کارمن سے"...... دوسری طرف سے کارمن کے فارن ایجنٹ زیلف کی آواز سنائی دی جسے عمران نے مین ہیڈ کوارٹر کے بارے میں اطلاعات مہیا کرنے کا کام سونپا تھا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"چیف میں نے مکمل انکوائری کر لی ہے۔ شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر کارمن کے شہر زیلگ میں نہیں ہے بلکہ یہاں ایک عمارت میں ایک انتہائی جدید ترین ٹرانسمیٹر نصب ہے جس کا تعلق کسی خفیہ مواصلاتی سیارے سے ہے۔ اصل ہیڈ کوارٹر باچان کے قریب ایک جزیرے یوگان میں ہے اور وہاں کا انچارج ایک آدمی جم اسکاٹ ہے۔ لارجنٹ یہاں کارمن میں رہتا ہے اور صرف احکامات دیتا ہے۔ اصل کام وہیں یوگان میں ہوتا ہے اور یہ ہیڈ کوارٹر اس لئے ایشیا میں بنایا گیا ہے کہ جو کام شیڈاگ کرتی ہے اس کے زیادہ تر گاہک ایشیا میں ہی

ہیں"...... زیلف نے کہا۔

"لیکن وہاں تو شیڈاگ کا ایشیائی ہیڈ کوارٹر ہے۔ مین ہیڈ کوارٹر تو ظاہر ہے علیحدہ ہی ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"یس چیف۔ یہ انہوں نے چکر دے رکھا ہے کیونکہ ایکریمیا اور دوسری سپر پاورز بھی مسلسل شیڈاگ کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنے میں لگی رہتی ہیں۔ وہی ہیڈ کوارٹر ہے۔ ایشیائی بھی اور مین بھی"۔ زیلف نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اس قدر حتمی طور پر کیسے یہ بات کر رہے ہو"۔ عمران نے کہا

"اس لئے چیف کہ میں نے لارڈ لارجنٹ کی پرائیویٹ سیکرٹری مارجولی کو ٹرانس میں لے آکر اس سے یہ ساری معلومات حاصل کی ہیں۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ میں نے ہپناٹزم سیکھانے کا سکول کھول رکھا ہے اور وہ میرے سکول میں اس سلسلے میں سبق لینے آتی رہتی ہے۔ جب آپ کا حکم ملا تو مجھے فوراً اس کا خیال آیا کہ وہ چونکہ لارڈ لارجنٹ کے انتہائی قریب ہے اس لئے یقیناً اسے اس بارے میں علم ہو گا۔ ویسے تو وہ ہر ماہ میں صرف دو روز آتی ہے لیکن میں نے اسے خصوصی طور پر کال کر لیا اور پھر جب وہ آئی تو میں نے اسے خصوصی سبق کے بہانے ٹرانس میں لے لیا اور پھر اس سے یہ پوری معلومات حاصل ہوئی ہیں اس لئے یہ معلومات حتمی ہیں"...... زیلف نے جواب دیا۔

"گڈ۔ تم نے اس سے یوگان کے بارے میں مزید تفصیلات

معلوم کی تھیں"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ لیکن لارڈ لارجنٹ کبھی اسے ساتھ لے کر یوگان نہیں گیا اس لئے اسے وہاں کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے البتہ وہ تم اسکاٹ چونکہ یوگان سے آکر لارڈ لارجنٹ سے ملتا رہتا ہے اور لارڈ لارجنٹ بھی اسے کال کرتا رہتا ہے اس لئے اسے معلوم ہے کہ وہاں کا انچارج تم اسکاٹ ہے"...... زیلف نے جواب دیا۔

"اب لارڈ لارجنٹ کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ دارالحکومت میں اپنے محل میں رہتا ہے اور اس نے وہاں حفاظت کے انتہائی سخت انتظامات کر رکھے ہیں اور وہ کسی اجنبی سے کسی صورت بھی نہیں ملتا"...... زیلف نے جواب دیا۔

"کہاں ہے اس کا محل"...... عمران نے پوچھا۔

"کنٹری کلب روڈ پر اس کا انتہائی شاندار محل ہے جسے لارجنٹ مینشن کہا جاتا ہے"...... زیلف نے جواب دیا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اچھا خاصا الجھا ہوا چکر چلا رکھا ہے انہوں نے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن یہ بات میرے حلق سے نہیں اتر رہی کہ شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر یوگان میں ہے۔ اسے لازماً کارمن میں ہونا چاہئے"۔ عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ پہلے اس لارجنٹ کو پکڑا جائے

www.urdufanz.com Scanned & PDF copy by

"پھر ان سے اصل بات معلوم ہو جائے گی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو یہ کام میں کر لوں"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"اوہ نہیں بلیک زیرو۔ ان حالات میں تمہارا پاکیشیا سے جانا مناسب نہیں ہے۔ انہیں بہرحال مادام شیری اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا علم ہو جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ وہ پاگلوں کی طرح یہاں کوئی بڑی واردات کرنے کی کوشش کریں اس لئے تمہارا یہاں رہنا بے حد ضروری ہے۔ ٹیم بھی یہیں رہے گی میں جوانا کو ساتھ لے کر کارمن جاؤں گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم یہاں پوری طرح ہوشیار رہنا اور جب چانگ کی طرف سے اطلاع ملے تو تم جولیا کی سربراہی میں ٹیم باچان بھیج دینا۔ چانگ وہاں ان کا ساتھ دے گا۔ اگر ضرورت ہوئی تو میں کارمن سے براہ راست وہاں جا کر ان کے ساتھ شامل ہو جاؤں گا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں"...... بلیک زیرو نے بھی احتراماً اٹھتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے اونچی نشست کی ریوالونگ چیئر پر بیٹھے ہوئے سخت چہرے کے مالک ادھیڑ عمر آدمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ اس کے جسم پر انتہائی قیمتی لباس تھا اور جس آفس میں وہ بیٹھا ہوا تھا اسے انتہائی قیمتی اور دیدہ زیب فرنیچر سے سجایا گیا تھا۔ فرنیچر کا انتخاب اور اس کی سیٹنگ کے ساتھ ساتھ آفس میں موجود دوسرے سامان کو دیکھ کر پہلی نظر میں ہی احساس ہو جاتا تھا کہ اسے کسی انتہائی ماہر نے ڈیزائن کیا ہے۔

"یس لارڈ لارجنٹ سپیکنگ"...... اس سخت چہرے کے مالک آدمی نے رسیور اٹھاتے ہوئے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔ یہ لارڈ لارجنٹ تھا شیڈاگ کا سرچیف باس اور پوری دنیا میں پھیلے ہوئے لارجنٹ ہوٹلز کا مالک۔

"یوگان سے جم اسکاٹ کی کال ہے باس"..... اس کی لیڈی

www.urdufans.com Scanned PDF Copy

سیکرٹری کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اوکے"...... لارڈ لارجنٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا تاکہ اس کے اور جم اسکاٹ کے درمیان ہونے والی بات چیت اس کی لیڈی سیکرٹری نہ سن سکے۔

"جم اسکاٹ کالنگ باس"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

"یس لارجنٹ بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے"...... لارجنٹ نے اسی طرح سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"باس۔ پاکیشیا میں شیڈاگ کا مشن مکمل طور پر ناکام ہو گیا ہے۔ مادام شیری اور ایکشن گروپ کا چیف مارشل اپنے دو ساتھیوں سمیت ہلاک ہو گئے ہیں اور شیڈاگ کی انتہائی قیمتی مشینری بھی ان کے قبضے میں چلی گئی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو لارجنٹ کے چہرے کا رنگ یکلخت بدل گیا۔

"جبکہ اس سے پہلے تم نے ہی اطلاع دی تھی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا گیا ہے پھر یہ سب کیسے ہو گیا"...... لارجنٹ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مارشل اور مادام شیری نے یہی اطلاع دی تھی۔ انہوں نے وہاں ہیڈ کوارٹر سے بھیجی جانے والی سناپ رینجر کے ذریعے مشینری کو زیرو کر دیا تھا اور پھر ایکس وی میزائل فائر کر دیئے تھے اور ان دونوں نے

اسے تباہ ہوتے ہوئے بھی دیکھا تھا لیکن اب جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق یہ عمارت ویسے کی ویسے موجود ہے حالانکہ مادام شیری اور خصوصاً مارشل کبھی جھوٹ بول ہی نہ سکتے تھے لیکن ان کی یہ بات بہرحال جھوٹ ثابت ہوئی ہے"...... اسکاٹ نے اسی طرح انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مادام شیری۔ مارشل اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا تمہیں علم کیسے ہوا"...... لارجنٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"جس رہائش گاہ کا بندوبست میں نے ان کے لئے کیا تھا اس میں میرے حکم پر خفیہ کیمرہ نصب کیا گیا تھا تاکہ مشن کی اصل تفصیلات سے میں آگاہ رہوں۔ میں نے جب وہاں کال کی تو وہاں سے جواب نہ ملا تو میں نے اس آدمی کو جس نے یہ سارا انتظام کیا تھا وہاں بھیجا تو مجھے رپورٹ دی گئی کہ کوٹھی اور اس کا متبادل پوائنٹ بالکل خالی پڑے ہوئے ہیں البتہ وہاں ایسے آثار ملے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں شدید جدوجہد ہوتی رہی ہے۔ اس پر میں نے اس خفیہ کیمرے کی فلم منگوائی اور اس فلم کو جب دیکھا گیا تو ساری صورت حال سامنے آ گئی۔ اس رہائش گاہ پر عمران سیکرٹ سروس کے دو ممبرز سمیت پہنچا اور مارشل نے انہیں ٹریپ کر کے بے ہوش کر دیا۔ اس کے بعد مارشل نے مادام شیری سے کہا کہ انہیں اس بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک کر دیا جائے لیکن مادام شیری انہیں رسیوں سے باندھ کر ہوش میں لے آئی اور ان سے پوچھ گچھ شروع کر

دی۔ پھر اچانک اس عمران نے کسی خفیہ ہتھیار کی مدد سے مادام شیری، مارشل اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوش کر دیا اور اپنی اور اپنے ساتھیوں کی رسیاں کھول دیں۔ اس کے بعد انہوں نے مادام شیری، مارشل اور اس کے ساتھیوں کو کرسیوں پر رسیوں کی مدد سے باندھ دیا لیکن پھر مارشل نے اپنی صلاحیتوں کی مدد سے خود بھی رہائی حاصل کی اور مادام شیری اور ساتھیوں کو بھی رہا کرا دیا۔ اس کے بعد ان سب کی عمران اور اس کے ساتھیوں سے انتہائی خوفناک لڑائی ہوئی جس میں مادام شیری سمیت سب ہلاک ہو گئے اور عمران اور اس کے ساتھی ان سب کی لاشیں اور تمام مشینری اٹھا کر وہاں سے چلے گئے۔ اس اطلاع کے بعد میں نے اس آدمی کو اس عمارت کا محل وقوع بتا کر وہاں کی رپورٹ حاصل کی تو معلوم ہوا کہ وہ عمارت صحیح سلامت موجود ہے"...... جم اسکاٹ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ جم اسکاٹ۔ ویری بیڈ۔ شیڈاگ کے لئے یہ ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ اس قدر طاقتور تنظیم ہوتے ہوئے وہ ایک پسماندہ ملک کے احمق اور مسخرے سے آدمی کے ہاتھوں شکست کھا گئی ہے"...... لارجنٹ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس لئے میں نے یہ کال کی ہے کہ میں آپ سے اجازت چاہتا تھا کہ میں شیڈاگ کی پوری قوت سے اس عمران اور اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کروں اور جب تک ان کا خاتمہ نہیں ہو جاتا اس وقت تک باقی تمام مشنز پر کام روک دیا جائے"...... جم اسکاٹ

نے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے جم اسکاٹ۔ باقی دنیا بھر میں پورے ہونے والے مشنز کیسے روکے جا سکتے ہیں"...... لارڈ لارجنٹ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس وقت دو مشنوں پر کام ہو رہا ہے باس۔ ایک روسیاہ سے آزاد ہونے والی ریاست کے سلسلے میں اور دوسرا افریقہ کے ایک ملک کے لئے اور ان دونوں مشنوں پر ٹاپ ایجنٹ کام کر رہے ہیں یہ دونوں مشنز بعد میں بھی پورے کئے جا سکتے ہیں۔ میں ان دونوں ٹاپ ایجنٹوں کو پاکیشیا بھجوانا چاہتا تھا"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"نہیں۔ پاکیشیا یا اس کی سیکرٹ سروس کہیں بھاگی نہیں جا رہی۔ پہلے تم یہ دونوں مشنز مکمل کراؤ اور اس کے بعد پاکیشیا پر قیامت بن کر ٹوٹ پڑو۔ اس کے لئے چاہے تمہیں پورے پاکیشیا کی اینٹ سے اینٹ کیوں نہ بجانی پڑے۔ تمہیں اس کی اجازت ہو گی"...... لارڈ لارجنٹ نے کہا۔

"اوکے باس۔ ویسے میں اپنا ایک سیکشن وہاں بھجوا دیتا ہوں جو ان لوگوں کو ٹریس بھی کرے گا اور ان کے بارے میں معلومات بھی مہیا کرے گا اس طرح جب بھی ہمیں مشن مکمل کرنے کا موقع ملے گا ہمارے پاس تازہ ترین معلومات موجود ہوں گی"...... جم اسکاٹ نے کہا۔

"گڈ۔ یہ اچھا انتظام ہے"...... لارڈ لارجنٹ نے کہا اور اس کے

ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ۔ تو یہ عمران وہاں خاصا تیز ثابت ہوا ہے لیکن کب تک شیپ ڈاگ کے مقابلے میں آکر اس نے اپنی موت پر بہرحال مہر لگا دی ہے"...... لارڈ لارجنٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر سامنے موجود ایک فائل پر اس کی نظریں جم گئیں۔ ابھی اسے فائل دیکھتے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ اچانک میز پر موجود فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور لارڈ لارجنٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... لارڈ لارجنٹ نے کہا۔

"باس۔ ہوٹل سکس سٹار کے مینجر جیفرے آپ سے بات کرنے کے خواہش مند ہیں"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"جیفرے۔ اچھا بات کراؤ"...... لارڈ لارجنٹ نے چونک کر کہا۔

"ہیلو لارڈ صاحب۔ میں جیفرے بول رہا ہوں لارجنٹ سکس سٹار ہوٹل سے"...... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ بولنے والے کا لہجہ خاصا بھاری اور باوقار تھا۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... لارڈ لارجنٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ ایسی کال کبھی شاذ و نادر ہی آتی تھی ورنہ ہوٹلوں کا سارا کاروبار ان کے بزنس مینجر ہی سنبھالتے تھے۔

"لارڈ صاحب۔ ایکریمیا میں میرے ایک انتہائی عزیز دوست ہیں جن کے مجھ پر بے پناہ احسانات ہیں۔ انہوں نے مجھے فون کر کے کہا

ہے کہ میں آپ سے دو ایکریمی صحافیوں کے لئے وقت لے کر دوں۔ ان میں ایک سفید فام ہے اور دوسرا سیاہ فام۔ دونوں کا تعلق ایکریمیا کے سب سے بڑے اخبار ہیرالڈ سے ہے اور دونوں اس کے سپیشل رپورٹر ہیں۔ ہیرالڈ اخبار پوری دنیا کے عظیم ترین ہوٹلوں کے سلسلے میں ایک سپلیمنٹ شائع کر رہا ہے اور اس کے لئے انہوں نے لارجنٹ ہوٹلز کا بھی انتخاب کیا ہے اور اس سلسلے میں یہ صحافی آپ کا تفصیلی انٹرویو کرنا چاہتے ہیں۔ چونکہ سب کو معلوم ہے کہ آپ کسی سے ملاقات نہیں کرتے اس لئے انہوں نے مجھے درخواست کی ہے کہ میں آپ سے اس انٹرویو کے لئے وقت لوں۔ میں نے اس لئے آپ کو کال کیا ہے کہ آپ مہربانی فرمائیں"...... جیفرے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سوری جیفرے میرے پاس کسی انٹرویو کے لئے کوئی وقت نہیں ہے اور آئندہ اس سلسلے میں کال نہ کرنا"...... لارجنٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا اور ایک بار پھر اس کی نظریں سامنے موجود فائل پر جم سی گئیں۔

www.urdufans.com Scanned & PDF Copy by Fell

عمران ایکریمی میک اپ میں جوانا کے ساتھ کارمن دارالحکومت کے ایئرپورٹ سے ٹیکسی میں بیٹھ کر سیدھا ایک ہوٹل میں گیا۔ وہاں ان کے لئے کمرے پہلے سے محفوظ کرا لئے گئے تھے۔

"ماسٹر آپ نے بتایا ہے کہ آپ یہاں لارجنٹ سے ملنے آئے ہیں لیکن لارجنٹ تو ایکریمیا میں رہتا ہے وہ یہاں کیسے آ گیا"...... جوانا نے کمرے میں پہنچتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لارجنٹ اب وہ پہلے والا لارجنٹ نہیں ہے۔ اب وہ لارڈ لارجنٹ کہلاتا ہے اور یہاں ایک بہت بڑے محل میں رہتا ہے۔ کارمن تو کیا دنیا کے تمام بڑے بڑے ممالک میں لارجنٹ ہوٹلز موجود ہیں اور وہ ان کا مالک ہے"...... عمران نے جواب دیا تو جوانا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ بہت دولت مند ہو گیا ہے لیکن پھر بھی وہ کم از کم مجھ سے

ملنے سے تو انکار نہیں کر سکتا"...... جوانا نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اب وہ کسی سے نہیں ملتا۔ حتیٰ کہ بڑے بڑے صحافیوں سے بھی وہ ملنے سے انکار کر دیتا ہے اور اس کے بارے میں یہ بھی کسی کو معلوم نہیں ہے کہ وہ کب محل میں موجود ہوتا ہے اور کب نہیں ہوتا۔ پتہ یہی لگا ہے کہ وہ محل میں کم رہتا ہے اور میک اپ کر کے وہ عام آدمی کے روپ میں ایکریمیا اور دوسرے ممالک میں گھومتا پھرتا رہتا ہے البتہ اس کے محل میں فون کیا جائے تو مستقل یہی جواب ملتا ہے کہ لارڈ صاحب موجود نہیں ہیں ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں اس لئے میں نے ان سے ملنے کا ایک چکر چلایا ہے دیکھو شاید بات بن جائے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے نیچے موجود سفید رنگ کا بٹن پریس کر کے اس نے انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں ہوٹل زین سے بول رہا ہوں۔ میرا نام مائیکل ہے اور میں صحافی ہوں ایکریمیا کے سب سے زیادہ شائع ہونے والے اخبار ہیرالڈ کا سپیشل رپورٹر ہوں۔ میرے ساتھ ایک سیاہ فام سپیشل رپورٹر جانسن بھی ہے اور ہم جناب جیفر سے ملاقات کے خواہشمند ہیں اور ہمارے پاس اس سلسلے میں ایکریمیا کے لارڈ ہوگن کا خصوصی اتھارٹی کارڈ بھی موجود ہے۔ کیا یہ ملاقات ہو سکتی ہے نہ

www.urdufans.com Scanned & PDF Copy by RFI]

عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کیجئے میں بات کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی چھا گئی۔

"ہیلو مسٹر مائیکل کیا آپ لائن پر ہیں"...... تھوڑی دیر بعد وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو کنٹرول کرتے ہوئے جواب دیا ورنہ جس طرح اس لڑکی نے بات کی تھی عمران کا ذہن پٹڑی سے اترنے لگا تھا۔

"تشریف لے آئیے باس جیفرے نے آپ کو ملاقات کا وقت دے دیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے شکریہ۔ ہم روانہ ہو رہے ہیں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی جوانا بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ ہوٹل سے نکل کر ٹیکسی میں بیٹھے لارجنٹ سکس سٹار ہوٹل کی طرف بڑھ گئے۔ لارجنٹ ہوٹل تھری سٹار سے سکس سٹار تک تھے اور پھر ہوٹل کے ساتھ سٹارز کی تعداد بھی لکھی اور پڑھی جاتی تھی۔ جیفرے لارجنٹ سکس سٹار ہوٹل کا چیف مینجر تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی نے انہیں ایک عظیم الشان ہوٹل کے مین گیٹ کے سامنے اتار دیا۔ وہ ہال میں داخل ہوئے اور سیدھے کاؤنٹر کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"یس سر"...... کاؤنٹر پر موجود چند لڑکیوں میں سے ایک نے

انہیں اٹنڈ کرتے ہوئے کہا۔

"میرا نام مائیکل ہے اور یہ جانسن ہے۔ ہمارا تعلق ایکریمین ہیرالڈ اخبار سے ہے اور ہمیں چیف مینجر جیفرے نے ملاقات کا وقت دیا ہوا ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... لڑکی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے سائیڈ پر موجود ایک نوجوان کو اشارے سے بلایا۔ اس نوجوان کے سینے پر سپروائزر کا بیج لگا ہوا تھا۔

"یس مس"...... سپروائزر نے قریب آکر کہا۔

"انہیں چیف مینجر کے آفس تک چھوڑ آؤ انہوں نے چیف مینجر صاحب سے ملاقات کرنی ہے"...... لڑکی نے کہا۔

"اوہ یس مس۔ آئیے سر"...... سپروائزر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر اس کی رہنمائی میں وہ لفٹ کے ذریعے چھٹی منزل پر پہنچ گئے۔ راہداری میں مختلف آفس تھے جن کا تعلق ہوٹل انتظامیہ سے ہی تھا البتہ سب سے آخر میں ایک دروازے کے باہر دو مسلح باوردی آدمی موجود تھے۔

"یہ چیف مینجر صاحب کے آفس کا دروازہ ہے"...... اس سپروائزر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ واپس مڑ گیا۔ عمران اور جوانا اس دروازے سے اندر داخل ہوئے تو یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں صوفے رکھے ہوئے تھے۔ ایک طرف اندھے شیشے کا کیبن تھا جس کے دروازے کے باہر بیضوی کاؤنٹر کے پیچھے ایک خوبصورت لڑکی

Scanned & PDF copy by RIJ www.urdurans.com

بیٹھی ہوئی تھی۔

"میرا نام مائیکل ہے اور میرے ساتھی کا نام جانسن ہے۔ ہمارا تعلق ایکریمین اخبار ہیرالڈ سے ہے۔ مسٹر جیفرے نے ہمیں ملاقات کا وقت دیا ہوا ہے"...... عمران نے اس لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر۔ تشریف رکھیں"...... اس لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران اور جوانا مڑ کر ایک صوفے پر بیٹھ گئے۔ عمران اس لڑکی کے بولتے ہی اس کی آواز پہچان گیا تھا کہ فون پر اس کی گفتگو اس لڑکی سے ہوئی تھی۔

"تشریف لائیے سر"...... کچھ دیر بعد لڑکی نے ان دونوں سے کہا تو وہ دونوں اٹھ کر کیبن کے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ لڑکی نے اٹھ کر احتراماً ان کے لئے دروازہ کھولا۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا اور پھر وہ جوانا سمیت اندر داخل ہوا تو ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا جس کی شخصیت خاصی بارعب تھی۔ وہ ان کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر مصافحہ، تعارف اور رسمی جملوں کے بعد عمران نے جیب سے ایک کارڈ نکالا اور جیفرے کے سامنے رکھ دیا۔

"لیکن لارڈ صاحب تو کسی سے کسی صورت بھی ملاقات نہیں کرتے"...... جیفرے نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ بات تو کر دیکھیں شاید ہماری قسمت کام دکھا جائے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جیفرے نے اثبات میں سر ہلا دیا

اور پھر اس نے رسیور اٹھا کر فون کے نیچے موجود بٹن پریس کیا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"لاؤڈر کا بٹن آن کر دیں تاکہ ہم بھی اپنی قسمت کا فیصلہ براہ راست سن سکیں"...... عمران نے کہا تو جیفرے نے مسکراتے ہوئے آخر میں لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"لارڈ لارجنٹ مینشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"جیفرے فرام لارجنٹ سکس سٹار ہوٹل"...... جیفرے نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"لارڈ صاحب سے بات کراؤ انتہائی ضروری بات کرنی ہے"۔ جیفرے نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس"...... جیفرے نے کہا۔

"بات کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو لارڈ صاحب۔ میں جیفرے بول رہا ہوں لارجنٹ سکس سٹار ہوٹل سے"...... جیفرے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

www.urdufans.com [scanned & PDF copy by RFI]

"یس۔ کیا بات ہے کیوں کال کی ہے"...... دوسری طرف سے حیرت بھری آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ آواز سے ہی پہچان گیا تھا کہ بولنے والا واقعی لارجنٹ ہے کیونکہ وہ اس سے ٹرانسمیٹر پر پاکیشیا سے بات کر چکا تھا اور ویسے بھی وہ اس کی آواز پہچانتا تھا۔ پھر جیفرے نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں اسے عمران اور جوانا کے صحافی ہونے اور پھر انٹرویو کے لئے وقت دینے کی درخواست کی لیکن دوسری طرف سے صاف اور دوٹوک انداز میں جواب دے کر رابطہ ختم کر دیا گیا تو جیفرے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"آئی ایم سوری۔ لارڈ صاحب نے انکار کر دیا ہے"...... جیفرے نے کہا۔

"ہاں۔ ہم نے سن لیا ہے لیکن آپ کی بے حد مہربانی کہ آپ نے کوشش کی۔ اب یہ ہماری قسمت کہ ہمیں وقت نہیں مل سکا۔ آپ کو شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ ہم صحافیوں کے لئے یہ معمولی بات ہے"...... عمران نے کہا تو جیفرے کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... جیفرے نے کہا۔

"سوری اس وقت نہیں پھر کبھی سہی۔ آپ کا بھی وقت قیمتی ہوتا ہے بے حد شکریہ۔ اب اجازت دیں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے

کہا اور جیفرے بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر عمران اور جوانا اس سے مصافحہ کر کے کیبن سے باہر آ گئے اور تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل سے باہر آ کر ٹیکسی میں بیٹھے واپس اپنے ہوٹل کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ جوانا کا چہرہ بگڑا ہوا سا نظر آ رہا تھا لیکن وہ خاموش تھا لیکن عمران کے چہرے پر ایسا اطمینان تھا جیسے لارجنٹ نے ملاقات سے انکار کر کے اس کا کوئی فائدہ کر دیا ہو۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک بار پھر اپنے ہوٹل کے کمرے میں موجود تھے۔

"ماسٹر۔ اس گھٹیا اور کمینے آدمی کی یہ جرأت کہ وہ آپ سے ملاقات کرنے سے انکار کرے۔ آپ ابھی چلیں اس کے محل میں پھر دیکھیں میں اس کا کیا حشر کرتا ہوں"...... کمرے میں پہنچتے ہی جوانا بے اختیار پھٹ پڑا۔

"کیا کرو گے وہاں تو سنا ہے کہ خصوصی حفاظتی انتظامات ہیں اور ویسے بھی وہ شیڈاگ کا سر چیف ہے اور شیڈاگ عام مشنز کے دوران انتہائی جدید ترین مشینری استعمال کرتی ہے تو اس کے سر چیف نے کس قسم کی مشینری سے کام لے رکھا ہوگا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں اسے اس کی مشینری سمیت تہس نہس کر دوں گا۔ آپ چلیں تو سہی یا پھر مجھے اجازت دیں میں اسے اٹھا کر وہاں سے یہاں لے آتا ہوں"...... جوانا نے اسی طرح بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"شاید پاکیشیا سے باہر نکلتے ہی تم دوبارہ ماسٹر کلرز کے رکن بن

جاتے ہو۔ بہرحال پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اگر ہم نے ویسے ہی اس کے محل پر ریڈ کر دیا تو اس کی پوری تنظیم یہاں ہمارے خلاف حرکت میں آسکتی ہے اور میں ایسا نہیں چاہتا۔ ہمارا ٹارگٹ صرف لارجنٹ کی موت ہے اور یہ کوئی ایسا بڑا کام نہیں ہے۔ یہ کام خاموشی سے ہو جائے گا۔ تم فکر مت کرو رات کو چلیں گے اس کے محل۔ فی الحال تم آرام کرو"..... عمران نے کہا تو جوانا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اس کی گردن توڑنے کا کام آپ مجھے ہی دیں گے ماسٹر"۔ جوانا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ہی یہ نیک کام کر لینا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس بار جوانا بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

یوگان کے ایک ہوٹل کے کمرے میں جولیا، صفدر، صالحہ، تنویر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ موجود تھی۔ وہ ابھی ایئرپورٹ سے سیدھے یہاں پہنچے تھے کیونکہ اس ہوٹل میں ان کے کمرے بک تھے۔ پاکیشیا سے وہ پہلے باچان پہنچے تھے اور پھر باچان سے یہاں آئے تھے۔ پاکیشیا میں چیف نے انہیں دانش منزل کے میٹنگ روم میں کال کر کے مشن کے بارے میں تفصیلات بتا دی تھیں اور یہ بھی بتا دیا تھا کہ چونکہ عمران کو اس نے شیڈاگ کے سپر چیف کے خاتمے کے لئے بھیجا ہے اس لئے اس مشن میں جولیا کی قیادت میں ٹیم جائے گی البتہ اگر ضرورت پڑی تو عمران کارمن میں اپنا مشن مکمل کر کے ان کے پاس یوگان پہنچ جائے گا اور چیف نے انہیں یہ بھی بتا دیا تھا کہ باچان سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سپیشل فارن ایجنٹ جانگ ان سے آکر ملاقات کرے گا اور اگر وہ چاہیں تو جانگ ان کی ہر طرح سے

امداد بھی کرے گا۔ چنانچہ اس وقت وہ سب جولیا کے کمرے میں موجود تھے۔ جولیا سمیت وہ سب ایکریمی میک اپ میں تھے اور کاغذات کی رو سے وہ سب سیاح تھے۔

"راجر۔ پہلے چیکنگ ہو جانی چاہئے"...... جولیا نے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اٹھ کر اس نے اپنے بیگ میں سے جدید ساخت کا چیکر نکالا اور اس کی مدد سے اس نے پورے کمرے اور ملحقہ باتھ روم وغیرہ کی اچھی طرح تلاشی لے لی۔

"کچھ نہیں ہے"...... صفدر نے واپس آکر اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور سب نے بے اختیار اطمینان بھرا سانس لیا۔

"ہمیں اس عمران کی آمد سے پہلے یہ مشن مکمل کرنا ہے اس لئے زیادہ لمبے چوڑے منصوبوں کی ضرورت نہیں ہے۔ ہیڈ کوارٹر کا پتہ معلوم کرو اور اس پر چڑھائی کر دو"...... تنویر نے کہا۔

"شیڈاگ انتہائی منظم اور باوسائل تنظیم ہے تنویر اور پھر وہ انتہائی جدید ترین مشینری استعمال کرتی ہے۔ چیف نے بتایا تھا کہ انہوں نے دانش منزل پر بھی اٹیک کیا تھا اور اگر چیف نے دانش منزل کے اندر خصوصی حفاظتی انتظامات نہ کئے ہوتے تو دانش منزل راکھ کے ڈھیر میں تبدیل ہو جاتی اس لئے ہمیں ہر قدم سوچ سمجھ کر اٹھانا پڑے گا"...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں ہیڈ کوارٹر کی بجائے شیڈاگ

کے یہاں کے انچارج کو ٹریس کرنا چاہئے۔ وہ بہرحال یوگانی ہے اور وہ لازماً کہیں نہ کہیں آتا جاتا ہو گا۔ اگر اس پر قابو پا لیا جائے تو پھر ہیڈ کوارٹر کی تباہی کوئی مسئلہ نہ ہو گی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری یہ تجویز درست ہے لیکن پہلے چانگ سے بات ہو جائے پھر سوچیں گے"...... جولیا نے جواب دیا اور پھر ان کے درمیان کافی دیر تک اسی قسم کی باتیں ہوتی رہیں کہ اچانک پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور جولیا سمیت سب چونک پڑے۔

"میرا خیال ہے چانگ کی کال ہو گی"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ مارگریٹ بول رہی ہوں"...... جولیا نے کاغذات کی رو سے اپنا نام بتاتے ہوئے کہا۔

"چانگ بول رہا ہوں مس مارگریٹ۔ کیا آپ مجھے ملاقات کا وقت دے سکتی ہیں"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ یس آجاؤ۔ ہم تمہارا ہی انتظار کر رہے تھے"...... جولیا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو صفدر نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا۔ دروازے پر ایک گٹھے ہوئے جسم کا ادھیڑ عمر پاچانی موجود تھا۔

"میرا نام چانگ ہے"...... اس نے اندر داخل ہوتے ہوئے

www.urdujinns.com[scanned & PDF Copy by REH]

مسکرا کر کہا۔

"میرا نام مارگریٹ ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں تشریف رکھیں"...... جولیا نے کہا تو چانگ سر ہلاتا ہوا ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ صفدر نے دروازے کو بند کر کے دوبارہ چٹخنی لگائی اور پھر وہ بھی چانگ کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا کوئی بات ہو سکتی ہے"...... چانگ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کھل کر بات کرو۔ ہم اسے چیک کر چکے ہیں اور یہ اوکے ہے"...... جولیا نے کہا تو چانگ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"آئی ایم سوری۔ مجھے پہلے ہی یہ سوچنا چاہئے تھا کہ آپ کا تعلق کس سے ہے۔ بہرحال مس مارگریٹ، چیف نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں آپ سے ملوں اور آپ کے احکامات کی تعمیل کروں اس لئے میں حاضر ہوا ہوں"...... چانگ نے کہا۔

"کیا شیڈاگ کے بارے میں تم نے یہاں کوئی تحقیقات کی ہیں"...... جولیا نے پوچھا۔

"یس مس۔ لیکن یہاں ان کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چل سکا"...... چانگ نے جواب دیا۔

"کیا یہاں کوئی شیڈاگ کے بارے میں نہیں جانتا حالانکہ یہ ایک بین الاقوامی تنظیم ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے کہا۔

"آپ یقین کریں مس واقعی یہاں کسی کو بھی اس نام کا علم تک نہیں ہے"...... چانگ نے کہا۔

"پھر یہ کیسے طے ہو گیا کہ یہاں شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ ظاہر ہے چیف نے کسی اطلاع کی بنیاد پر ہی ایسا سوچا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"یہاں سے قریب ایک جزیرہ ساڈان ہے۔ چھوٹا سا جزیرہ ہے وہاں شیڈاگ کا اڈا موجود ہے جس کا انچارج مارشل نامی ایک آدمی تھا اسے شیڈاگ کا سپیشل سیکشن کہا جاتا تھا اور پھر یہ بھی کہا جاتا تھا کہ وہیں شیڈاگ کا ایشیائی سیکشن ہیڈ کوارٹر ہے۔ یہ اڈا ایک کلب کے نیچے تہہ خانوں میں قائم کیا گیا تھا۔ یہ کلب مارشل آرٹ سکھانے کا کلب تھا اور مارشل ہی اس کا مالک اور چیف انسٹرکٹر تھا۔ پھر مارشل اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ پاکیشیا گیا تھا اور وہاں وہ سیکرٹ سروس کے ہاتھوں مارا گیا۔ اب وہاں کا انچارج ایک آدمی سمتھ ہے لیکن سمتھ کو قطعی معلوم نہیں ہے کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کہاں ہے البتہ یہ معلوم ہوا ہے کہ مارشل یوگان آتا جاتا رہتا تھا اور اس کلب کے نیچے ایک ایسا جدید ترین ٹرانسمیٹر موجود تھا جس کا تعلق کسی خفیہ مواصلاتی سیارے سے تھا۔ اس کی چیکنگ کی گئی تو اس سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس پر ہونے والی کال خودکار انداز میں یوگان ٹرانسفر ہو جاتی ہے۔ ان ساری باتوں سے یہ نتیجہ نکالا گیا کہ ہیڈ کوارٹر یوگان میں ہے لیکن دھوکہ دینے کے لئے نام ساڈان کا

استعمال کیا جاتا ہے۔ پھر علی عمران صاحب نے بھی چیف کو کسی اطلاع کے ذریعے کنفرم کر دیا کہ ہیڈ کوارٹر یوگان میں ہے اس لئے انہوں نے آپ کو ساؤان کی بجائے یوگان بھیجا ہے۔ آپ کی آمد سے پہلے میں نے یہاں ہر ممکن کوشش کر لی ہے لیکن یہاں نہ میں ہیڈ کوارٹر ٹریس کر سکا ہوں اور نہ ہی اس کے چیف کو۔ یہ ساری معلومات مارشل کو تھیں اور مارشل ہلاک ہو چکا ہے"...... چانگ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمیں یہاں خود اس ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنا پڑے گا لیکن کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ساؤان کے اس سپیشل سیکشن کے کسی آدمی کو اغوا کر لیا جائے اور پھر اس سے معلومات حاصل کی جائیں"...... جولیا نے کہا۔

"میں نے ایسا بھی کر دیکھا ہے وہ لوگ واقعی کچھ نہیں جانتے"۔ چانگ نے جواب دیا۔

"مس مارگریٹ اگر اس ٹرانسفر مشین کی مشینری کو چیک کر لیا جائے تو شاید اس سے یہاں ہیڈ کوارٹر کا سراغ لگایا جا سکے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں نے اس پوائنٹ پر بھی کام کر دیکھا ہے لیکن جس خفیہ مواصلاتی سیارے سے اس کا تعلق ہے اس کی مشینری کو چیک کئے بغیر کچھ معلوم نہیں ہو سکتا"...... چانگ نے جواب دیا۔

"بہر حال مسٹر چانگ ہم نے تو بہر حال اسے ٹریس کرنا ہے۔ آپ

ایسا کریں کہ یہاں ہمارے لئے کسی رہائش گاہ، اسلحے اور کاروں کا بندوبست کریں اس کے بعد ہم جانیں اور ہمارا کام"...... جولیا نے کہا۔

"اس کا بندوبست پہلے ہی کر دیا گیا ہے لیکن آپ کو یہاں ہوٹل میں کم از کم چوبیس گھنٹے گزارنے ہوں گے تاکہ کسی کو آپ پر کسی قسم کا شک نہ پڑ سکے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ شیڈاگ کو آپ کی وہاں سے یہاں آمد کا علم ہو چکا ہو اور وہ آپ کو تلاش کر رہے ہوں"۔ چانگ نے کہا۔

"مسٹر چانگ کیا ایسا ممکن ہے کہ ہم انہیں اپنے بارے میں خود اطلاع دے سکیں"...... اچانک صالحہ نے کہا تو اس کی بات سن کر سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیوں۔ اس کا کیا فائدہ ہو گا"...... چانگ نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"اس طرح ان کا کوئی نہ کوئی آدمی سامنے آئے گا اور پھر اس کے ذریعے ان کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کیا جا سکے گا"...... صالحہ نے جواب دیا۔

"اوہ۔ وری گڈ آئیڈیا۔ واقعی یہ قابل عمل آئیڈیا ہے"...... جولیا نے تحسین بھرے لہجے میں کہا تو صالحہ کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ اس کا یہی طریقہ ہو سکتا ہے کہ آپ مختلف ہوٹلوں میں جا کر شیڈاگ کے بارے میں کھلے عام معلومات حاصل

www.urdufans.com [scanned & PDF copy by Rill]

کرنا شروع کر دیں اس طرح یقیناً ان تک اطلاع پہنچ جائے گی"۔ چانگ نے جواب دیا۔

"گڈ۔ یہ سب سے بہتر طریقہ ہے اور مسٹر چانگ آپ اس رہائش گاہ کی چابیاں ہمیں دے دیں اور اس کے بعد آپ فارغ ہیں"...... جولیا نے کہا تو چانگ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کوٹ کی جیب سے ایک کی رنگ نکال کر دیا جس کے اندر ایک ٹوکن بھی موجود تھا۔

"یہاں کی سب سے پوش آبادی کراس کالونی ہے۔ کوٹھی نمبر بارہ۔ اس کوٹھی میں اسلحہ اور کاریں موجود ہیں میں بھی یہاں موجود رہوں گا۔ میرا فون نمبر آپ نوٹ کر لیں"...... چانگ نے چابی دیتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اپنا فون نمبر بھی بتا دیا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ اب آپ جا سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا تو چانگ اٹھا، اس نے سلام کیا اور پھر بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے اٹھتے ہی صفدر بھی اٹھا اور پھر چانگ کے باہر جانے کے بعد اس نے دروازہ بند کیا اور واپس آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"صالحہ کی تجویز درست ہے اس لئے صالحہ، صفدر کے ساتھ یہاں پوچھ گچھ کرے گی جبکہ کیپٹن شکیل اور تنویر دونوں ان کی نگرانی کریں گے اور میں اپنے طور پر یہاں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کروں گی"...... جولیا نے کہا۔

"آپ اکیلے کیا کریں گی"...... صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"میں کسی چھوٹے ملک کی ایجنٹ بن کر ایٹمی اسلحے کے بارے

میں یہاں معلومات حاصل کروں گی کیونکہ شیڈاگ ایٹمی اسلحے کو ہی ڈیل کرتی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ۔ یہ شیڈاگ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ کیا ہم بھی ایٹمی اسلحہ کے ڈیلر بن کر کام کریں اس طرح زیادہ آسانی سے کام ہو سکے گا"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن کام کا آغاز کہاں سے کیا جائے"...... جولیا نے کہا۔

"یہاں معلومات فروخت کرنے والی کوئی نہ کوئی پارٹی ضرور ہو گی اگر اس کا پتہ چل جائے تو زیادہ آسانی ہو سکتی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ کسی ویٹر سے بات کی جائے"...... صفدر نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں کوشش کرتا ہوں۔ آپ لوگ اس رہائش گاہ پر پہنچ جائیں میں وہاں پہنچ جاؤں گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں بھی آپ کے ساتھ چلتی ہوں"...... صالحہ نے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر جولیا نے بھی اس کے پروگرام کی تائید کر دی اور وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔

www.urdufans.com scanned & PDF copy

ٹیکسی کارمن دارالحکومت کی سب سے معروف شاہراہ پر خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جارہی تھی۔ ٹیکسی کی عقبی سیٹ پر عمران اور جوانا بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر ایک جگہ ان کی ٹیکسی مڑی اور سائیڈ پر دوڑتی ہوئی ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک متوسط درجے کی کوٹھی کے گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی۔ عمران اور جوانا نیچے اترے۔ جوانا نے میٹر دیکھ کر کرایہ ادا کیا اور ٹیکسی ڈرائیور سلام کر کے ٹیکسی کو آگے بڑھا کر لے گیا تو عمران نے آگے بڑھ کر کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... ڈور فون سے ایک سخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہم نے زیلف سے ملنا ہے میرا نام پرنس آف ڈھمپ ہے فرام پاکیشیا"..... عمران نے اپنی اصل آواز میں کہا۔ کچھ دیر تک تو

خاموشی طاری رہی پھر ڈور فون کے مائیک سے ایک اور آواز سنائی دی۔

"کون ہے گیٹ پر"...... بولنے والے کے لہجے میں حیرت تھی اور عمران یہ آواز سنتے ہی پہچان گیا تھا کہ یہ فارن ایجنٹ زیلف بول رہا ہے۔

"پرنس آف ڈھمپ"..... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ ایک منٹ۔ میں خود آ رہا ہوں"...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ڈور فون آف ہو گیا۔ عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی کوٹھی کا چھوٹا سا پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آگیا لیکن باہر آتے ہی وہ یکلخت اس طرح چونک پڑا جیسے اسے طاقتور الیکٹرک شاک لگا ہو۔

"میں عمران ہوں زیلف"...... عمران نے اصل آواز میں کہا تو زیلف بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ تو یہ آپ ہیں۔ میں سمجھا کہ میرے ساتھ ڈاج ہو گیا ہے۔ آئیے۔ اندر آ جائیے"..... زیلف نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور عمران جوانا کو ساتھ آنے کا اشارہ کر کے اندر داخل ہوا۔ ان کے عقب میں زیلف نے پھاٹک بند کیا اور پھر وہ انہیں لے کر ڈرائنگ روم میں آگیا۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... زیلف نے کہا۔

www.urdufans.com [scanned & PDF Copy by RFI]

"کچھ نہیں۔ ہمیں اس طرح اچانک آنا پڑا ہے جس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ لیکن تم سے کچھ معلومات حاصل کرنا تھیں"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"فرمایئے"۔ زیلف نے بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ وہ اب سامنے کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

"چیف نے مجھے بتایا تھا کہ تم نے انہیں رپورٹ دیتے ہوئے بتایا ہے کہ تم نے لارجنٹ کے بارے میں معلومات اس کی پرسنل سیکرٹری سے حاصل کی تھیں۔ کیا یہ درست ہے"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ آپ سے کیا چھپانا وہ میری گرل فرینڈ ہے"۔ زیلف نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا کیا تم نے یہ بات بتا دی۔ اس طرح کم از کم تمہاری گرل فرینڈ کی زندگی بچ جائے گی۔ اب اس کا نام بتا دو اور وہ کہاں رہتی ہے اور کس وقت اس سے ملاقات ہو سکتی ہے۔ یہ سب تفصیل سے بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ اس سے ملنا چاہتے ہیں۔ لیکن کیوں"۔ زیلف نے حیران ہو کر کہا۔

"چیف نے لارڈ لارجنٹ کو ہلاک کرنے کا آرڈر دے دیا ہے اور ہماری یہاں آمد اسی سلسلے میں ہے۔ میں نے ایک اور ذریعے سے کوشش کی تھی کہ لارجنٹ سے ملاقات ہو سکے لیکن ایسا ممکن نہیں

ہو سکا اور اس کے محل پر براہ راست حملہ اس لئے نہیں کیا جا سکتا کہ لامحالہ وہاں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہوں گے اس لئے اس کی پرسنل سیکرٹری سے ہمیں ایسی معلومات مل سکتی ہیں کہ جن کی مدد سے اسے پکڑا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"وہ تو وہاں سے صرف ایک روز چھٹی کرتی ہے۔ چھٹی سنڈے کو ہوتی ہے اور ابھی سنڈے آنے میں چار روز باقی ہیں ورنہ وہ تو مستقل وہیں رہتی ہے۔ پہلے بھی میں نے اسے سنڈے کے دن ہی بلوا کر اس سے پوچھ گچھ کی تھی"۔ زیلف نے کہا۔

"کیا تم اسے فون کر کے فوری ملاقات کا بندوبست نہیں کر سکتے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ وہاں تمام کالیں نہ صرف ٹیپ ہوتی ہیں بلکہ سنی بھی جاتی ہیں اور معمولی سے شک پر آدمی غائب ہو جاتا ہے"۔ زیلف نے کہا۔

"بہرحال کوئی نہ کوئی ایمرجنسی تو ہو سکتی ہے اور پھر تمہارے بارے میں تو وہ لوگ بھی جانتے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"ایک منٹ۔ ہاں ایک کام ہو سکتا ہے۔ مارجولی کی بڑی بہن اگر چاہے تو وہ اس کو بلا سکتی ہے کیونکہ مارجولی کی بڑی بہن مارتھا کسی زمانے میں لارجنٹ کی عورت رہ چکی ہے اور اب بھی لارجنٹ اس کا خرچہ برداشت کرتا ہے لیکن عملی طور پر وہ اسے چھوڑ چکا ہے کیونکہ مارتھا ایک ایکسیڈنٹ میں ٹانگوں سے محروم ہو چکی ہے"۔ زیلف

Scanned & PDF Copy by www.urdufans.com

نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کہاں رہتی ہے وہ" ...... عمران نے پوچھا۔

"سکاٹ پلازہ کے فلیٹ نمبر اٹھائیس چھٹی منزل میں"۔ زیلف نے کہا۔

"کیا وہ وہاں اکیلی رہتی ہے" ...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ وہ وہیل چیئر پر رہتی ہے" ...... زیلف نے جواب دیا۔

"اوکے۔ کیا تم اپنی کار میں ہمیں وہاں تک پہنچا سکتے ہو"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کے لئے مستقل طور پر کار کا بندوبست کر دیتا ہوں"۔ زیلف نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"کار کے ساتھ ساتھ کسی رہائش گاہ کا بندوبست بھی کر دو تو زیادہ بہتر ہے" ...... عمران نے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے۔ اس کالونی میں ایک خالی کوٹھی موجود ہے۔ یہ میری ملکیت ہے اس میں کرایہ دار رہتے تھے جو پچھلے ہفتے چھوڑ گئے ہیں اور ابھی تک کوئی مناسب کرایہ دار نہیں ملے۔ آئیے" ...... زیلف نے کہا۔

"یہ سوچ لو کہ ہم بھی مناسب کرایہ ادا نہ کر سکیں گے"۔ عمران نے کہا تو زیلف بے اختیار ہنس پڑا اور پھر وہ ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے کوٹھی سے باہر آ گئے۔ باہر آتے ہی زیلف دائیں ہاتھ پر مڑ گیا اور کئی کوٹھیاں عبور کرنے کے بعد وہ ایک سائیڈ روڈ پر مڑ گئے

اور کچھ دیر بعد وہ ایک متوسط انداز کی کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ گئے۔ زیلف نے جیب سے چابی نکال کر اس کا تالا کھولا اور پھر وہ اندر آ گئے

"یہاں کار تو موجود نہ ہو گی" عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ کار کا البتہ میں بندوبست کر دیتا ہوں" زیلف نے کہا اور پھر کوٹھی کے اندر ایک کمرے میں موجود فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ماڈرن کارپوریشن" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی تو زیلف نے اسے اس کوٹھی کا پتہ بتا کر وہاں ایک نئی کار بھیجنے کا آرڈر دیا اور رسیور رکھ دیا۔

"کار ابھی پہنچ جائے گی" زیلف نے رسیور رکھتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر واقعی تقریباً نصف گھنٹے بعد نئے ماڈل کی کار پہنچ گئی۔ زیلف نے کاغذات پر دستخط کئے اور کار لے آنے والے کو واپس بھجوا دیا۔

"اسلحہ آپ کو کس قسم کا چاہئے" ...... زیلف نے کار لے آنے والے کے جانے کے بعد عمران سے پوچھا تو عمران نے اسے تفصیل بتا دی۔

"ٹھیک ہے۔ میں ایک خاص آدمی کو کال کر کے منگوا دیتا ہوں"۔ زیلف نے کہا اور ایک بار پھر اس نے فون کا رسیور اٹھا کر

نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے اور پھر رابطہ ہونے پر کسی کو اس نے اسلحہ مہیا کرنے کا کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"ابھی اسلحہ بھی پہنچ جائے گا"۔۔۔ زیلف نے کہا۔

"تم تو واقعی کھل جا سم سم ثابت ہو رہے ہو"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو زیلف بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایسی کوئی بات نہیں پرنس۔ آپ نے اب تک کوئی ایسی فرمائش نہیں کی جو روٹین سے ہٹ کر ہو۔ باقی اسلحہ اور کاریں وغیرہ تو ہمارے لئے روٹین کی حیثیت رکھتی ہیں"۔۔۔ زیلف نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جوانا کی موجودگی میں کوئی فرمائش کرتے ہوئے ڈر لگتا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا تو زیلف بے اختیار چونک پڑا جبکہ ساتھ بیٹھا ہوا جوانا بے اختیار مسکرا دیا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات"۔۔۔ زیلف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جوانا کی انگلیوں میں کھجلی ہوتی رہتی ہے اور اسے انگلیوں کی کھجلی دور کرنے کے لئے انسانی گردنیں چاہئیں۔ چاہے وہ گردن لڑکی کی ہو یا مرد کی۔ اب تم خود سوچ سکتے ہو کہ روٹین سے ہٹ کر فرمائش کیسے کی جا سکتی ہے۔ مجھے تو بہرحال لاش ہی مل سکتی ہے"۔۔۔ عمران نے کہا تو زیلف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد کال بیل بجی تو زیلف اٹھ کر پھاٹک کی طرف چلا

گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک سیاہ رنگ کا بیگ تھا۔

"لیجئے اس میں آپ کا مطلوبہ اسلحہ موجود ہے"۔۔۔ زیلف نے بیگ ایک سائیڈ پر پڑی میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"اوکے بے حد شکریہ۔ اب تم آرام کر سکتے ہو"۔۔۔ عمران نے کہا اور زیلف سر ہلاتا ہوا اٹھا اور سلام کر کے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

عمران نے بیگ کھولا اور اس میں سے مشین پسٹل نکال کر اس نے اپنی جیب میں ڈالا اور ایک مشین پسٹل اس نے جوانا کی طرف بڑھا دیا۔ اس کے علاوہ اس بیگ میں بے ہوش کر دینے والی گیس کا ایک پسٹل بھی موجود تھا۔ وہ بھی عمران نے اٹھا کر اپنی جیب میں ڈال لیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کار میں بیٹھے اس کالونی سے نکل کر اسکاٹ پلازہ والی روڈ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران خود تھا جبکہ جوانا سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

اسکاٹ پلازہ آٹھ منزلہ عمارت تھی۔ عمران نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر وہ دونوں لفٹ کے ذریعے چھٹی منزل پر پہنچ گئے۔ فلیٹ نمبر اٹھائیس کا دروازہ بند تھا جبکہ دروازے کے ساتھ کارڈ پر مارتھا کا نام لکھا ہوا تھا۔ اس پلازہ کے تمام فلیٹ لگژری اور ساؤنڈ پروف تھے۔ عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"۔۔۔۔۔۔ ڈور فون سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ

بے حد سخت تھا۔

"میرا نام مائیکل ہے اور میرے ساتھی کا نام جانسن۔ ہمیں لارڈ لارجنٹ نے بھیجا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھہرو"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو عمران نے ایک لڑکی کو وہیل چیئر پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ اس کی ٹانگوں پر کمبل تھا۔

"آ جائیے"...... لڑکی نے دروازہ کھول کر وہیل چیئر کو سائیڈ پر کرتے ہوئے کہا تو عمران اور اس کے پیچھے جوانا اندر داخل ہو گئے۔ جوانا نے اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر دیا۔ لڑکی وہیل چیئر چلاتی ہوئی انہیں ڈرائینگ روم کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں لے آئی۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کیوں بھیجا ہے اس نے تمہیں۔ ویسے بڑے طویل عرصے کے بعد اس نے کسی کو بھیجا ہے ورنہ تو اس نے مجھ سے ایک لحاظ سے لنک ہی ختم کر دیا تھا"...... لڑکی نے جس کا نام مارتھا تھا مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ شاید تنہائی میں رہنے کی وجہ سے اسے بولنے کا موقع نہ ملتا تھا اس لئے جیسے ہی اسے موقع ملا اس نے مسلسل بولنا شروع کر دیا تھا۔

"مارتھا یہ فلیٹ آپ کے نام ہے یا لارڈ لارجنٹ کے نام ہے"۔ عمران نے کہا تو مارتھا چونک پڑی۔

"یہ میرے نام ہے اور یہ بھی اچھے وقتوں میں میرے نام ہو گیا

تھا ورنہ تو میں کسی محتاج خانے میں پڑی ہوتی لیکن تم نے یہ بات کیوں پوچھی"...... مارتھا نے کہا۔

"لارڈ لارجنٹ آپ کو کتنی رقم دیتے ہیں"...... عمران نے اس کا سوال نظرانداز کرتے ہوئے پوچھا۔

"رقم۔ وہ یہودی رقم دے گا۔ اس نے شروع شروع میں تو رقم دی پھر بند کر دی۔ اب تو میری انشورنس پالیسی کی وجہ سے کچھ رقم مل جاتی ہے جس سے میں گزارہ کر رہی ہوں یا پھر میری بہن مارجولی مجھے کبھی کبھی رقم بھجوا دیتی ہے لیکن یہ سب آخر تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ تم تو لارڈ لارجنٹ کا پیغام دینے آئے تھے"...... مارتھا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مس مارتھا آپ معذور ہیں۔ کیا آپ چاہتی ہیں کہ آپ کو اتنی رقم مل جائے کہ اس کے بعد آپ کی باقی زندگی انتہائی عیش و آرام سے گزرے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں چاہتی تو ہوں۔ ظاہر ہے مجھے ایسا چاہنا بھی چاہئے لیکن اس سفاک اور بے حس معاشرے میں اتنی رقم مجھ معذور کو کون دے گا۔ جب میں ٹھیک تھی تو یہ لارجنٹ میرے آگے پیچھے پھرتا تھا لیکن معذور ہو جانے کے بعد اس نے بھی طوطے کی طرح آنکھیں پھیر لی ہیں۔ لیکن تم کیوں کہہ رہے ہو مجھے رقم مل سکتی ہے لیکن کیسے اور کیوں"...... مارتھا نے ایک بار پھر بولتے ہوئے کہا۔

"اگر دس لاکھ کارمن مارک آپ کو نقد مل جائیں تب"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دس لاکھ کارمن مارک۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ تو خاصی بڑی رقم ہے۔ اسے میں بینک میں جمع کرا دوں تو اس کا منافع ہی اتنا بن جائے گا کہ میری باقی زندگی آرام سے گزر جائے گی لیکن اتنی بڑی رقم مجھے کیوں دی جائے گی۔ اس کے بدلے مجھے کیا کرنا ہو گا"...... مارتھا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر میری بات غور سے سن لو اور اچھی طرح سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا۔ یہ باتیں اور یہ دولت بھی ہم تمہیں اس لئے دے رہے ہیں کہ تم معذور ہو اور ہم نہیں چاہتے کہ تمہارے ساتھ کوئی زیادتی ہو ورنہ یہ دولت دیئے بغیر بھی وہ کام تم سے کرایا جا سکتا ہے۔ ہمارا تعلق ایکریمیا کی ایک سرکاری ایجنسی سے ہے۔ لارڈ لارجنٹ جو بظاہر ہوٹل بزنس کرتا ہے، کا تعلق دراصل ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم شیڈاگ سے ہے اور لارڈ لارجنٹ اس شیڈاگ کا سرچیف ہے اور شیڈاگ ایکریمیا کا ایٹمی اسلحہ چوری کر کے چھوٹے ملکوں کو فروخت کر دیتی ہے اس لئے ایکریمی حکومت نے اس شیڈاگ کے خاتمے کا مشن ہمارے ذمے لگایا ہے لیکن اس شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر کسی طرح ٹریس نہیں ہو رہا۔ اس کا آخری حل یہی ہے کہ اس لارڈ لارجنٹ کو پکڑا جائے اور اس سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں مکمل تفصیلات حاصل کی جائیں لیکن لارڈ لارجنٹ اپنے محل میں محدود رہتا ہے اور اس محل میں اس نے انتہائی جدید سائنسی حفاظتی انتظامات کئے ہوئے ہیں۔ ان حفاظتی انتظامات کی وجہ سے ہم براہ راست اس کے محل میں داخل نہیں ہو سکتے اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ پہلے آپ کی بہن مارجولی سے ملاقات کی جائے اور اس سے ان حفاظتی انتظامات کی تفصیل معلوم کی جائے اس کے بعد وہاں داخل ہوا جائے لیکن مارجولی سے نہ ہی فون پر بات ہو سکتی ہے اور نہ اسے کسی طرح باہر بلایا جا سکتا ہے۔ آپ کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ آپ اگر چاہیں تو مارجولی کو بلوا سکتی ہیں اور کسی کو اس پر شک بھی نہ پڑے گا۔ ہم مارجولی سے صرف معلومات حاصل کریں گے اور اس کے بعد وہ بے شک واپس چلی جائے ہمیں کوئی اعتراض نہ ہو گا۔ ہم یہاں آئے تو اس لئے تھے کہ آپ سے زبردستی مارجولی کو بلوائیں لیکن آپ کی معذوری دیکھ کر ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ آپ کی باقاعدہ امداد کی جائے۔ ایکریمیا بے حد امیر ملک ہے اور سرکاری ایجنسیوں کو اس بات کی اجازت ہوتی ہے کہ وہ معلومات حاصل کرنے کے لئے رقم خرچ کریں جس کا کوئی حساب کتاب نہیں کیا جاتا اس لئے ہم آسانی سے آپ کو دس لاکھ کارمن مارک دے سکتے ہیں اور اپنی ایجنسی کو یہ رپورٹ دیں گے کہ یہ رقم ہم نے معلومات خریدنے پر خرچ کی ہے اس طرح مزید کوئی پوچھ گچھ نہ ہو گی۔ اب آپ خود فیصلہ کریں کہ آپ کا کیا جواب ہو گا"۔ عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس طرح مارجولی کی جان کو بھی خطرہ پیدا ہو جائے گا اور

www.urdulinks.com Scanned & PDF Copy By ...

میں نہیں چاہتی کہ میری چھوٹی بہن کو میری وجہ سے کوئی تکلیف پہنچے" مارتھا نے کہا۔

"ہم آپ کو حلف دیتے ہیں کہ مارجولی کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ ہم اسے واپس بھجوا دیں گے اور اس کے بعد ہم ان معلومات کو اپنے دوسرے سیکشن کو ٹرانسفر کر دیں گے اور وہ سیکشن ان معلومات کی بنا پر کارروائی کرے گا البتہ یہ بات طے ہے کہ نہ ہی آپ کا نام درمیان میں آئے گا اور نہ ہی مارجولی کا" عمران نے کہا۔

"نجانے کیا بات ہے کہ مجھے تمہاری بات پر یقین آ رہا ہے لیکن مارجولی کو کیسے بلایا جائے گا۔ کیا کہہ کر"۔۔۔ مارتھا نے کہا۔

"آپ اسے فون کر کے اپنی طبیعت کی خرابی کا کہیں اور اسے فوراً پہنچنے کا کہیں۔ اس طرح کسی کو شک بھی نہ پڑے گا اور پھر ایک گھنٹے بعد وہ واپس جا کر کہہ سکتی ہے کہ اس نے آپ کی دیکھ بھال کی ہے اور جب آپ کی طبیعت سنبھل گئی تو وہ واپس چلی گئی۔" عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر دیں رقم"۔۔۔ مارتھا نے کہا۔

"جوانسن۔ مس مارتھا کو دس لاکھ کارمن مارک دے دو۔" عمران نے جوانا سے کہا تو جوانا نے سر ہلاتے ہوئے کوٹ کی اندرونی جیب سے مقامی کرنسی کے بڑے نوٹوں کا ایک بنڈل نکالا اور مارتھا کی طرف بڑھا دیا۔ مارتھا نے بنڈل لیا اور پھر وہیل چیئر چلاتی ہوئی وہ تیزی سے ڈرائینگ روم سے نکل کر دوسرے کمرے کی طرف بڑھ

گئی۔ شاید وہ رقم کو سیف میں محفوظ کرنے گئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد مارتھا واپس آ گئی۔

"میں اس رقم کو محفوظ کرنے گئی تھی۔ آپ نے محسوس تو نہیں کیا"۔ مارتھا نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ یہ رقم آپ کی ہے لیکن اب آپ مارجولی کو یہاں بلوائیں تاکہ ہم اپنا کام نمٹا کر واپس جا سکیں"۔۔۔ عمران نے کہا تو مارتھا نے ہاتھ بڑھا کر میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس لارڈ لارجنٹ مینشن"۔۔۔ ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مارتھا بول رہی ہوں مارجولی"۔۔۔ مارتھا نے کہا۔

"اوہ تم۔ خیریت۔ کیسے فون کیا اس وقت"۔۔۔ مارجولی نے چونک کر کہا۔

"سنو مارجولی۔ میں نے اپنا فلیٹ فروخت کر دیا ہے اور میں اب مستقل طور پر ایکریمیا شفٹ ہو رہی ہوں۔ میری فلائٹ ایک گھنٹے بعد جانے والی ہے اس لئے میں چاہتی ہوں کہ تم سے آخری بار ملاقات کر لوں۔ کیا تم ابھی مجھ سے ملنے"۔۔۔ مارتھا نے کہا۔

"لیکن یہ اچانک تمہیں کیا ہو گیا ہے"۔۔۔ مارجولی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں یہاں بور ہو گئی تھی۔ تمہیں پہلے اس لئے نہیں بتایا کہ کہیں تم رکاوٹ نہ ڈالو۔ آ جاؤ پلیز۔ پھر شاید ہماری ملاقات نہ ہو

www.urduinpage.com Scanned & PDF Copy By REH

سکے"۔ مارتھا نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ میں آ رہی ہوں"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور مارتھا نے شکریہ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"وہ آ رہی ہے"..... مارتھا نے اس انداز میں کہا جیسے اس نے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہو اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً بیس منٹ بعد کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی تو مارتھا نے جیکٹ کی جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نکالا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"..... مارتھا نے کہا۔

"مارجولی"..... باکس میں سے مارجولی کی آواز سنائی دی۔

"اچھا"..... مارتھا نے کہا اور باکس کا بٹن آف کر کے اس نے اسے واپس جیب میں ڈالا اور پھر وہیل چیئر چلاتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی اور پھر دروازہ کھلنے اور مارجولی اور مارتھا کے درمیان ہیلو ہیلو کی آوازیں سنائی دیں اور چند لمحوں بعد مارتھا وہیل چیئر چلاتی ہوئی ڈرائینگ روم میں داخل ہوئی تو ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی اس کے ساتھ ہی داخل ہوئی اور ڈرائینگ روم میں عمران اور جوانا کو دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑی۔

"یہ۔ یہ کون ہیں"..... مارجولی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ اس فلیٹ کے خریدار ہیں۔ بیٹھو"..... مارتھا نے مسکراتے ہوئے کہا تو مارجولی کے ستے ہوئے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھ

آئے اور پھر وہ ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔

"میں تمہارے لئے شراب لے آؤں"..... مارتھا نے کہا اور تیزی سے وہیل چیئر چلاتی ہوئی واپس چلی گئی۔

"تمہارا نام مارجولی ہے اور تم مارتھا کی چھوٹی بہن ہو"۔ عمران نے مارجولی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں"..... مارجولی نے مختصر سا جواب دیا۔

"اور تم لارڈ لارجنٹ کی پرسنل سیکرٹری بھی ہو اور اس کے ساتھ اس کے محل میں رہتی ہو"..... عمران نے کہا تو مارجولی بے اختیار چونک پڑی۔

"ہاں مگر تم۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"..... مارجولی نے حیرت اور خوف کے ملے جلے لہجے میں کہا۔

"سنو مارجولی۔ تمہارا بوائے فرینڈ زیلف ہمارا دوست ہے اس لئے ہم نہیں چاہتے کہ تمہیں کوئی نقصان پہنچے۔ مارتھا کو ہم نے اس کے معذور ہونے کی وجہ سے بھاری رقم دی ہے تاکہ وہ تمہیں یہاں بلائے۔ ہم تمہیں بھی رقم دے سکتے ہیں بشرطیکہ تم لارڈ لارجنٹ کے محل میں موجود حفاظتی انتظامات کے بارے میں تفصیلات بتا دو اور اگر تم نے انکار کیا تو پھر یہ سب کچھ زبردستی بھی معلوم کیا جا سکتا ہے لیکن اس کے بعد تم شاید ہی زندہ رہو"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ نہیں۔ یہ غلط ہے۔ میں کچھ نہیں بتاؤں گی۔ میں با

www.urduifans.com Scanned & PDF Copy by PFI

رہی ہوں"...... مارجولی نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"خاموشی سے بیٹھ جاؤ ورنہ"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل نظر آنے لگ گیا جبکہ جوانا بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر دروازے کے ساتھ کھڑا ہو گیا تھا۔

"یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ پہلے مجھے ہلاک کر دیا جائے گا"۔ مارجولی نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا لیکن وہ خود دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔ اسی لمحے مارتھا وہیل چیئر چلاتی ہوئی واپس کمرے میں آئی تو اس کے ہاتھ میں شراب کی بوتل موجود تھی۔

"کیا ہوا۔ تم خوفزدہ کیوں ہو"...... مارتھا نے بوتل میز پر رکھتے ہوئے حیرت بھرے انداز میں مارجولی کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی نظریں دروازے کے قریب کھڑے جوانا پر پڑ گئیں اور وہ چونک پڑی تھی۔

"مارجولی کچھ بتانے سے انکار کر رہی ہے۔ اسے سمجھاؤ"۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"دیکھو مارجولی۔ یہ لوگ بے حد ہمدرد اور اچھے ہیں اس لئے یہ رقم دے رہے ہیں ورنہ یہ لوگ چاہیں تو سب کچھ زبردستی بھی کر سکتے ہیں۔ انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ تمہارا اور میرا نام سامنے نہیں آئے گا اس لئے تم انہیں بتا دو جو یہ پوچھتے ہیں"...... مارتھا نے کہا۔

"مارجولی۔ ہمیں صرف تمہارے دوست زیلف کا خیال ہے ورنہ

اس جانسن کو دیکھ رہی ہو۔ یہ اگر اپنا انگوٹھا بھی تمہاری گردن پر رکھ دے تو تم سب کچھ بتانے پر مجبور ہو جاؤ گی لیکن اس کے بعد تمہارا جسم ہمیشہ کے لئے مفلوج ہو جائے گا اور تم پر وہ لارڈ لارجنٹ ہرگز رحم نہ کھائے گا اور تمہاری باقی عمر فٹ پاتھوں پر یا محتاج خانوں میں بے حس و حرکت پڑے پڑے گزرے گی۔ تم ایک مکھی بھی اڑانے کے قابل نہ رہو گی۔ بولو۔ جواب دو میرے پاس وقت نہیں ہے اس لئے ہاں یا نہ میں جواب دو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے ان حفاظتی انتظامات کی تفصیل کا علم نہیں ہے۔ اس کا انچارج جیمز ہے۔ مجھے نہیں معلوم۔ میں تو صرف فون سنتی ہوں اور بس"...... مارجولی نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"جانسن"...... عمران نے جوانا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے جواب دیا۔

"جتنی رقم تم نے مارتھا کو دی ہے اتنی ہی رقم مارجولی کو بھی دے دو"...... عمران نے کہا تو جوانا نے کوٹ کی دوسری جیب سے ایک اور بنڈل نکالا اور مارجولی کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

"یہ۔ یہ اتنی بڑی رقم۔ تم کیا"...... مارجولی نے انتہائی حیرت بھری نظروں سے بڑی مالیت کے نوٹوں کے اس بنڈل کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ رقم تمہاری ہے۔ اسے اٹھا لو اور سنو اس کے بدلے میں تم

www.urdujahan.com [scanned & PDF Copy by ...]

صرف وہ خفیہ راستہ بتا دو جس سے لارڈ لارجنٹ محل سے باہر آتا جاتا ہے"...... عمران نے کہا تو مارجولی بے اختیار اچھل پڑی۔

"کک کیا۔ کیا مطلب۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ ایسا راستہ ہے"...... مارجولی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان باتوں کو چھوڑو اور میری بات کا جواب دو۔ پہلے ہی بہت سا وقت ضائع ہو چکا ہے"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"لیکن اگر انہیں معمولی سا شک بھی پڑ گیا تو میں ماری جاؤں گی۔ وہ بے حد بے رحم لوگ ہیں"...... مارجولی نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"تم تو مارتھا سے ملنے آئی ہو اور مل کر واپس چلی جاؤ گی اور بس۔ تمہارا یا مارتھا کا نام درمیان میں نہیں آئے گا لیکن یہ سن لو کہ اگر تم نے غلط معلومات دیں یا ڈاج دینے کی کوشش کی تو پھر دنیا بھر میں تمہیں کہیں پناہ نہ مل سکے گی اور تمہاری موت اس قدر عبرتناک ہو گی کہ تمہاری روح بھی صدیوں تک تڑپتی رہے گی"...... عمران نے اس قدر سرد لہجے میں کہا کہ مارجولی اور مارتھا دونوں کے جسم نمایاں طور پر کانپنے لگ گئے۔

"مارجولی۔ یہ لوگ جو کچھ کہہ رہے ہیں یہ واقعی ایسا کر سکتے ہیں۔ پلیز انہیں سچ سچ بتا دو"...... مارتھا نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے بھی احساس ہو گیا ہے کہ اس کے سوا میرے پاس اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ ٹھیک ہے میں بتا دیتی ہوں لیکن یہ رقم مارتھا تم اپنے پاس رکھ لو۔ میں سنڈے کو آؤں گی تو تم سے لے لوں گی ورنہ اس قدر بھاری رقم وہاں ٹریس ہو گئی تو انہیں شک پڑ جائے گا"...... مارجولی نے کہا تو مارتھا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"سنو مسٹر۔ میں تمہیں بتاتی ہوں۔ محل سے باہر آنے اور اندر جانے کا ایک خفیہ راستہ موجود ہے لیکن اس راستے کو صرف لارجنٹ ہی استعمال کرتا ہے اور کوئی اسے استعمال نہیں کر سکتا۔ اس کا کنٹرول بھی لارڈ لارجنٹ کے پاس ہی رہتا ہے۔ اس کے اندر بھی حفاظتی انتظامات ہیں لیکن کسی کو یہ معلوم نہیں ہیں کہ یہ انتظامات کس قسم کے ہیں۔ صرف لارڈ لارجنٹ ذاتی طور پر جانتا ہے"...... مارجولی نے کہا۔

"اس کی تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"محل سے ایک فرلانگ کے فاصلے پر ایک کوٹھی ہے جس کا نمبر تھری ایکس ہے۔ اس کوٹھی میں لارڈ کے حفاظتی عملے کے چار آدمی رہتے ہیں۔ یہ محل سے مغرب کی طرف ہے۔ محل سے خفیہ راستہ اس کوٹھی تک جاتا ہے۔ لارڈ لارجنٹ نے جب جانا ہوتا ہے تو وہ اس خفیہ راستے سے اس کوٹھی میں جاتا ہے اور پھر وہاں سے باہر چلا جاتا ہے اور اس کی واپسی بھی اسی طرح ہوتی ہے"...... مارجولی نے کہا۔

"ویسے وہاں کس قسم کے حفاظتی انتظامات ہیں اور محل میں کتنے افراد ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"کمپیوٹر کنٹرول انتظامات ہیں اور ان کا انچارج جیمز ہے۔ باقاعدہ

www.urdufans.com [scanned & PDF copy by RH]

آپریشن روم بنا ہوا ہے۔ ہمیں جب باہر جانا ہوتا ہے تو جیمز سے اجازت لینی پڑتی ہے۔ پھر جیمز اوکے کرتا ہے تو ہم باہر جاتے ہیں اور جب ہماری واپسی ہوتی ہے تو ہم باہر سے گیٹ پر کال بیل بجاتے ہیں تو اندر سے ہمیں خفیہ کیمروں سے چیک کیا جاتا ہے پھر ہمیں اندر آنے کی اجازت ملتی ہے"...... مارجولی نے کہا اور پھر عمران اس سے سوالات کرتا رہا اور وہ جوابات دیتی رہی۔

"اوکے۔ اب تم جا سکتی ہو"...... عمران نے کہا تو مارجولی اٹھی اور سر ہلاتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی جبکہ مارتھا اس کو دی جانے والی رقم اٹھا کر دوبارہ اندرونی کمرے کی طرف چلی گئی۔

"ماسٹر۔ کیا یہ مارجولی جا کر اس جیمز کو سب کچھ نہیں بتائے گی"۔ جوانا نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح وہ خود ماری جائے گی اس لئے وہ کچھ نہیں بتائے گی"...... عمران نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر مارتھا کی واپسی پر وہ مارتھا کو خاموش رہنے کا کہہ کر اس کے فلیٹ سے باہر آ گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد ان کی کار اس علاقے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جہاں وہ تھری ایکس کوٹھی اور لارڈ لارجنٹ کا محل تھا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک انتہائی دلچسپ یادگار اور تحیر خیز ناول

شیڈاگ ہیڈکوارٹر

مصنف ____ مظہر کلیم ایم اے

شیڈاگ ہیڈکوارٹر — جسے تلاش کرنا ہی ناممکن تھا لیکن عمران نے ہر قیمت پر اسے تباہ کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا ____ پھر ____؟

شیڈاگ ہیڈکوارٹر — جس تک طویل جدوجہد کے بعد پہنچنے کے باوجود عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اس میں داخل ہونے سے قاصر رہے ____ کیوں ____؟

شیڈاگ ہیڈکوارٹر — جسے تباہ کرنے کے مشن پر عمران اور اس کے ساتھیوں کا واسطہ لاتعداد خونخوار شارکس سے پڑ گیا اور عمران کے ساتھی ان خونخوار شارکس کے مقابل بے بس ہو کر رہ گئے۔

جم اسکاٹ — شیڈاگ کا چیف ____ جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کیلئے انتہائی جدید ترین اور انتہائی مہلک اور جدید اسلحے کا

بے دریغ استعمال شروع کر دیا ۔۔۔ پھر کیا ہوا ۔۔۔ ؟

۔۔۔ وہ لمحہ

۔۔۔ جب عمران کے ساتھی جولیا، تنویر اور کیپٹن شکیل تینوں عمران اور دوسرے ساتھیوں کی آنکھوں کے سامنے مشین گن کے برسٹ کا شکار ہو گئے ۔۔۔ حقیقی شکار ۔۔۔ یا پھر ۔۔۔ ؟

۔۔۔ وہ لمحہ

۔۔۔ جب عمران نے شیڈاگ ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کا ارادہ ترک کر دیا ۔۔۔ کیوں ۔۔۔ ؟

۔۔۔ وہ لمحہ

۔۔۔ جب عمران اپنے ساتھیوں سمیت شیڈاگ ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کی بجائے مشن چھوڑ کر واپس لوٹ گیا ۔۔۔ کیوں ۔۔۔ ؟

• ۔۔۔ کیا شیڈاگ کا ہیڈ کوارٹر
واقعی ناقابل تسخیر ثابت ہوا ۔۔۔ یا ۔۔۔ ؟

• انتہائی تیز رفتار ایکشن ۔۔۔ بے پناہ سسپنس اور لمحہ بہ لمحہ تبدیل ہونے والے واقعات۔ انتہائی حیرت انگیز سچوایشنز

انوکھا۔ دلچسپ اور منفرد ناول

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

Scanned By [illegible]